

فضائل اہل بیت اطہار علیہم السلام کی روایت پر مشتمل ۱۰۰۰ کتب کا مطالعہ کرنا

فضائل مسند اہل بیت

أَحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ

جزء ۱۰۰۰ مسند اہل بیت

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ

ایک ایسی شہرہ آفاق کتاب

محمد ریاض احمد سعیدی

سابق مفتی جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

فضائل و مسند اہل بیت

أَحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ

﴿ تالیف ﴾ امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ

۵۸۴۹..... ۵۹۱۱

﴿ تعقیب و تفسیر ﴾

السید عباس بن احمد مقرئ الحسینی اذاکر محمد زینہم محمد عزب

جُزْءٌ فِيهِ مُسْنَدُ أَهْلِ بَيْتِ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ

السنن سنة ۱۶۴ ھ ۶۴۱ م

روایة..... ابنہ عبد اللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ

﴿ تعقیب و تفسیر ﴾

عبد اللہ اللیثی الانصاری

﴿ توجیہ ﴾

محمد ریاض احمد سعیدی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

| | | |
|-----------------|-------|---|
| کتاب | | اَحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فِصَائِلِ اَهْلِ الْبَيْتِ |
| تالیف | | علامہ جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ |
| تحقیق و تخریج | | السید عباس بن احمد صقر الحسینی |
| | | ڈاکٹر محمد زینہم محمد عزب |
| | | جُزْءٌ فِيهِ مُسْنَدُ اَهْلِ بَيْتِ |
| تالیف | | امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ |
| تحقیق و تخریج | | عبد اللہ الیسی الانصاری |
| ترجمہ / کمپوزنگ | | محمد ریاض احمد سعیدی |
| تعاون | | برادر معظم سید شفاء الحق شاہ صاحب |
| | | و دیگر احباب |
| صفحات | | 272 |
| سن اشاعت | | دسمبر 2014 |

ملنے کے پتے

اَهْلُ الْمَسْنَدِ پبلسی کیشنز
شامدار بھری والی گلی، منگلہ روڈ۔ دیند۔ ضلع جہلم

Muhammad Riaz Ahmad Saedi

3 Violet Street Burnley BB10 1PU Lancashire UK

Phone:01282-703933

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فہرست

إِحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ

- 8 [1] پیش لفظ..... از مترجم
- 12 [2] نذرانہ رضا
- 13 [3] شان اہل بیت..... فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں
- 18 [4] حالات زندگی علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ
- 21 [5] معتمد خطی نسخوں کا تعارف
- 23 [6] ابتدائیہ
- 27 [7] (رسالہ) اِحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ
- 96 [8] فہرست احادیث
- 98 [9] فہرست الآثار
- 99 [10] المراجع والمصادر

فہرست

جزء - مُسند اہل بیت

اجمالی فہرست

- 102 (1) مقدمۃ المحقق
- 121 (2) حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی
- 128 (3) نسبت کتاب کی صحت کا ثبوت
- 130 (4) سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی حدیث
- 158 (5) سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے مناقب
- 164 (6) سیدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی حدیث
- 189 (7) سیدنا عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی
- 261 (8) اطراف الحدیث
- 263 (9) اعلام
- 268 (10) المراجع

تفصیلی فہرست

- 130 (۱) قنوت وتر کے الفاظ
- 134 (۲) شان و عظمت سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ
- 136 (۳) شان و عظمت سیدنا علی المرتضیٰ ﷺ
- 139 (۴) قنوت وتر کے الفاظ کی ایک مزید سند
- 140 (۵) جنازہ گزرے تو کھڑا ہونا کیسا؟
- 142 (۶) اہل بیت کرام کے لئے صدقہ حرام ہے
- 145 (۷) اہل بیت کرام کے لئے صدقہ حرام ہے
- 146 (۸) اہل بیت کرام کے لئے صدقہ حرام ہے
- 148 (۹) جنازہ گزرے تو کھڑا ہونا کیسا؟
- 150 (۱۰) اہل بیت کرام کے لئے صدقہ حرام ہے
- 154 (۱۱) جنازہ گزرے تو کھڑا ہونا کیسا؟
- 157 (۱۲) جنازہ گزرے تو کھڑا ہونا کیسا؟
- 164 (۱۳) مسائل کا حق کیا ہے؟
- 169 (۱۴) اہل بیت کرام کے لئے صدقہ حرام ہے
- 171 (۱۵) فضول گفتگو چھوڑنا اسلام کا حسن ہے
- 173 (۱۶) جنازہ گزرے تو کھڑا ہونا کیسا؟

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- 174 (۱۷) اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنے کی فضیلت
- 176 (۱۸) قنوت وتر کے الفاظ
- 177 (۱۹) درود شریف نہ پڑھنے والا بخیل ہے
- 180 (۲۰) فضول گفتگو چھوڑنا اسلام کا حسن ہے
- 184 (۲۱) شادی کی مبارکباد کن الفاظ سے دی جائے؟
- 186 (۲۲) شادی کی مبارکباد کن الفاظ سے دی جائے؟
- 191 (۲۳) ہجرت حبشہ کا تفصیلی واقعہ
- 208 (۲۴) نبی کریم ﷺ کا لکڑی اور تر بھجوریں تناول فرمانا
- 210 (۲۵) نبی کریم ﷺ کی بچوں کے ساتھ محبت و شفقت
- 215 (۲۶) نبی کریم ﷺ کی بچوں کے ساتھ محبت و شفقت
- 217 (۲۷) بہترین گوشت پشت (کمر) کا ہے
- 219 (۲۸) حدیث نمبر ۲۹ کی ایک سند
- 220 (۲۹) نبی کریم ﷺ کا جانوروں کے ساتھ کریمانہ برتاؤ
- 223 (۳۰) انگٹھی کس انگلی میں پہنی جائے؟
- 226 (۳۱) رکعات نماز میں شک ہو تو کیا کرے؟
- 228 (۳۲) چھینک مارنے والے کو کیسے جواب دیا جائے؟
- 230 (۳۳) بہترین گوشت پشت (کمر) کا ہے
- 232 (۳۴) آپ ﷺ نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کی کفالت کا ذمہ لیا
- 238 (۳۵) آپ ﷺ نے آل جعفر کے لیے کھانا تیار کروایا

- 241 (۳۶) رکعات نماز میں شک ہو تو کیا کرے؟
- 242 (۳۷) حدیث نمبر (۳۶) کی ایک اور سند
- 244 (۳۸) نبی کریم ﷺ کا جانوروں کے ساتھ کریمانہ برتاؤ
- 246 (۳۹) بہترین گوشت پشت (کمر) کا ہے
- 247 (۴۰) انگوٹھی کس انگلی میں پہنی جائے؟
- 248 (۴۱) ”میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر ہوں“ کہنا کیسا؟
- 251 (۴۲) سیدنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے جنت میں محل کی خوشخبری
- 254 (۴۳) بہترین گوشت پشت (کمر) کا ہے
- 255 (۴۴) نبی کریم ﷺ کی بچوں کے ساتھ محبت اور سیدنا جعفر کے لیے دعا
- 257 (۴۵) رکعات نماز میں شک ہو تو کیا کرے؟
- 258 (۴۶) مصیبت اور پریشانی کے وقت کی ایک خاص دعا

پیش لفظ

(از مُتَرْجِم)

اس کتاب میں پہلے تو علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایک عربی رسالے "أَحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ" کا ترجمہ ہے جس میں انہوں نے اہل بیت کی عظمت و شان اور فضائل میں ساٹھ (60) احادیث جمع فرمائی ہیں۔ ان کی تخریج و تحقیق کا کام مندرجہ ذیل دو مختلف علما نے کیا ہے۔

[1] السید عباس بن احمد صقر الحسینی

[2] ڈاکٹر محمد زہیم محمد عزیب

پہلے عالم، السید عباس الحسینی نے احادیث کی صرف تخریج کی ہے جبکہ ڈاکٹر عزیب نے زوادیہ و رجال پر کام کیا ہے۔ میں نے دونوں کی محنت کو یکجا کر دیا ہے۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات، جَمْعِيَّةُ آلِ الْبَيْتِ لِلتَّرَاثِ وَالْعُلُومِ الشَّرْعِيَّةِ - فَلَسْطِينِ کی طرف سے لکھے گئے ہیں اور ابتداً ہی، السید عباس بن احمد صقر الحسینی نے تحریر فرمایا ہے۔

میں نے حدیث کے متن اور ترجمہ کے بعد تخریج نقل کی ہے اور اگر کوئی وضاحت طلب بات آئی تو اس کا بھی ترجمہ لکھ دیا ہے۔ پھر ہر حدیث کے تحت تخریج کے بعد (زہیم) لکھ کر ڈاکٹر زہیم کی طرف سے راویوں کے لکھے ہوئے حالات کا ترجمہ درج کر دیا ہے۔ رسالے کے آخر میں فہرس الاحادیث، فہرس الآثار اور فہرس المراجع درج کر دی گئیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس رسالہ کا نام ”فضائل اہل بیت“ تجویز کیا۔ اس ترجمہ سے فارغ ہوا ہی تھا کہ انٹرنیٹ پر ”مسند اہل بیت“ کے نام سے ایک اور رسالہ نظر آیا تو مناسبت کے پیش نظر ”فضائل اہل بیت“ کے ساتھ اکٹھا کرنے کا سوچا۔ ”مؤسسة الكتب الثقافية“ کی طرف سے ایک جزء شائع کیا گیا جو (۴۶) احادیث کا ایک مختصر مجموعہ تھا۔ یہ احادیث، امام احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی ۱۶۳ ہجری) سے مروی ہیں۔ اُن سے روایت کرنے والے اُنہی کے بیٹے حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اس جزء کی تحقیق عبداللہ اللیش الانصاری نے کی ہے۔

ان احادیث کے متن اور ترجمہ کے ساتھ [الاسناد] اور [الخریج] کے عنوان سے محقق کے کام کا ترجمہ بھی کر دیا۔

سب سے آخر میں، فہرس اطراف الحدیث، اعلام کی فہرست اور المراجع کی فہرست ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ جائے گی۔

اب اس مجموعہ کا نام ”فضائل و مسند اہل بیت“ رکھا ہے۔

اس مجموعہ پر کام جاری تھا کہ ایک دن میرے ایک عزیز میرے پاس تشریف لائے۔ ”کوئی نئی تازی“ کے ضمن میں اُن سے اس کتاب کے متعلق تذکرہ ہوا۔ انہوں نے اپنے ذوق کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کتاب میں گہری دلچسپی لی اور پھر وسعت قلبی کا اظہار کرتے ہوئے اس کتاب کے شائع کرنے میں ایک خطیر رقم دینے کا بھی وعدہ کیا۔

اسی دوران قریبی ناؤن براؤن فیلڈ (برطانیہ) سے سید شفاء الحق شاہ صاحب نے احادیث متواترہ کے متعلق دریافت فرمایا کہ وہ تعداد میں کتنی ہیں۔ میں نے فوری طور پر تو کوئی جواب نہ دیا کیونکہ اس سلسلے میں کوئی عدد میری نظروں سے نہیں گزرا تھا کہ احادیث متواترہ کی

صحیح تعداد کیا ہے۔ میں نے جواب دینے کا وعدہ کر لیا۔ دوسرے ہی دن انٹرنیٹ سے علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اور چند دیگر محدثین کرام کی کچھ مولفیات کا سراغ مل گیا۔ اس سلسلے میں علامہ سیوطی کی دو کتابیں ہیں۔

[1] أَلْفَوَائِدُ الْمُعْكَاتِرَةُ فِي الْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ

یہ 310 احادیث کا مجموعہ ہے۔

[2] لَطْفُ الْأَزْهَارِ الْمُتَنَابِرَةِ فِي الْأَخْبَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ

یہ 113 احادیث کا مجموعہ اور پہلی کتاب کا اختصار ہے۔ اس کتاب کے نام میں کچھ اختلاف ہے۔ بعض جگہ پہلا لفظ (لَطْفٌ) نہیں ہے، اور (الْأَخْبَارِ) کی جگہ (الْأَحَادِيثِ) کا لفظ ہے۔ اس کی تحقیق کا کام الشیخ خلیل محی الدین الہیس نے سرانجام دیا ہے۔ اور 312 صفحات پر محیط ہے۔ میں نے سوچا کہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کا ترجمہ کروں گا اور شاہ صاحب اس کے چھپوانے میں تعاون فرمائیں گے۔

دوسرے دن قبلہ شاہ صاحب کو اس کی اطلاع دی اور عرض کیا کہ میں ایک کتاب ”فضائل و مسند اہل بیت“ کے ترجمے میں مصروف ہوں۔ کتاب کا نام سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور ساتھ ہی تعاون کی بھی یقین دہانی کرائی۔ چند دنوں کے بعد فرمایا کہ میں خود بھی کچھ رقم پیش کروں گا اور چند احباب کو بھی تعاون کرنے پر مائل کروں گا۔ ساتھ ہی وضاحت فرمادی کہ ہمارا تعاون کسی بھی کتاب میں ڈالا جاسکتا ہے۔ لہذا اس تعاون کو کتاب ”فضائل و مسند اہل بیت“ میں شامل کر دیا ہے۔

اللہ عزوجل شاہ صاحب قبلہ اور آپ کے احباب کے تعاون کو قبول فرماتے ہوئے سب کو دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز و کامران فرمائے۔ شاہ صاحب سے خدمت و دین کا

کام لیتا رہے۔ آپ کے علم و عمل میں مزید ترقی دے اور سب کو مزید برکات سے نوازے۔
کتاب کی اشاعت کے سلسلے میں عزیز محمد ناصر الباشمی صاحب سے بات ہوئی تو
انہوں نے حسب معمول کھل تعاون کا یقین دلایا۔ اللہ عزوجل برادر محمد ناصر الباشمی صاحب
کو ہمیشہ خوش و خرم رکھے۔ اُن کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔

باذوق برادر مولانا مشرف صاحب بھی اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔
اللہ تعالیٰ اُن کے علم و عمل اور عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور علم حاصل کرنے میں آسانیاں پیدا
فرمائے۔ صالح اولاد سے نوازے اور رزق میں وسعتیں عطا فرمائے۔

پاکستان میں میرے عزیز دوست اور مصائب عالم دین، مولانا علم الدین کو کب
صاحب سَلَمَةُ اللّٰهُ تَعَالٰی کے مشورے بھی ملتے رہے۔ اللہ رب العزت انہیں صحت کاملہ
عطا فرمائے اور اُن کے علم و عمل اور رزق میں اضافہ اور برکتیں عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے صدقہ سے، اپنے محبوب کرم، نبی معظم، رسول محتشم، حضور
احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے اور آپ کے اہل بیت کرام کے وسیلے سے ہماری سب
دعائیں قبول فرمائے، ہمیں صراط مستقیم پر قائم رکھے اور ہم سے خدمت دین کا کام لیتا رہے۔

اٰمِیْن بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ،

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِهِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَ

اَصْحَابِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ،

نذر انہر ضما

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ان کے موٹی کی اُن پر کروں درود
صیح بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
پاؤں کے اُصحاب و عِزّت پہ لاکھوں سلام
اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام
اس ریاضِ نجات پہ لاکھوں سلام
اُن کی بے لوثِ طبعیت پہ لاکھوں سلام
نَجَلۃِ آرائے عِفت پہ لاکھوں سلام
اس روائےِ تواہب پہ لاکھوں سلام
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
راکبِ دوںِ عزت پہ لاکھوں سلام
روحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
چاشنیِ گِیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام
یکسِ دشتِ عُربت پہ لاکھوں سلام
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام
باؤانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
پروگیاںِ عِفت پہ لاکھوں سلام
مصحفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
ان کے موٹی کی اُن پر کروں درود
پاؤں کے اُصحاب و عِزّت پہ لاکھوں سلام
اس ریاضِ نجات پہ لاکھوں سلام
اُن کی بے لوثِ طبعیت پہ لاکھوں سلام
نَجَلۃِ آرائے عِفت پہ لاکھوں سلام
اس روائےِ تواہب پہ لاکھوں سلام
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام
راکبِ دوںِ عزت پہ لاکھوں سلام
روحِ رُوحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام
چاشنیِ گِیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام
یکسِ دشتِ عُربت پہ لاکھوں سلام
رنگِ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام
باؤانِ طہارت پہ لاکھوں سلام
پروگیاںِ عِفت پہ لاکھوں سلام
سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
حَسَنِ مَجْتَبٰی سَيِّدِ الْاَمْنٰی
اَوَجِ بَہرِ ہدیٰ مَوَجِ نَحْرِ ہدیٰ
شہدِ خوارِ لُغابِ زَبانِ نَبی
اس شہیدِ تَلا شَاہِ لُغَلُکُوں قَبَا
دُورِ دُورِجِ نَجفِ بَہرِ نُرُوجِ شَرَفِ
اہلِ اسلام کی مادرانِ حَقِیقِ
جَلُوگِیَانِ بَیْتِ الشَّرَفِ پَرِ دَرُودِ

شان اہل بیت فتاویٰ رضویہ کی روشنی میں

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک شخص کے چار سوالوں کا جواب دیتے ہوئے اہل بیت کرام کی شان و عظمت اُجاگر فرماتے ہیں۔ پہلے سوالات درج کئے جاتے ہیں اور پھر ان کے جوابات، ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ نمبر ۱۸۳۳۱۸۰

- (۱) جو لوگ سیدوں کو کلمات بے ادبانه کہا کرتے ہیں اور ان کے مراتب کا خیال نہیں کرتے بلکہ کلمہ تحقیر آمیز کہہ بیٹھتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟
- (۲) حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دربارہٴ محبت و اطاعت آل کے لیے کچھ ارشاد فرمایا ہے یا نہیں؟
- (۳) اور جو لوگ سیدوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لیے یوم محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟

(۴) ایک جلسہ میں دو مولوی صاحبان تشریف رکھتے ہیں ایک ان میں سے سید ہیں تو مسلمان کسے صدر بنائیں؟

الجواب:

(۱) سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کی توہین حرام، بلکہ علمائے کرام نے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ارشاد فرمایا جو کسی عالم کو مولویا، یا کسی کو میروا، بروجہ تحقیر کہے کافر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

الْإِسْتِخْفَافُ بِالْأَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ كُفْرٌ وَمَنْ قَالَ لِعَالِمٍ عَوْلِيْمٌ أَوْ
لِعَلْوِيٍّ عُلْيُوِيٍّ قَاصِدًا بِهِ الْإِسْتِخْفَافَ كُفْرٌ. (۱)

سادات کرام اور علما کی تحقیر کفر ہے، جس نے عالم کی تحقیر کر کے عویلیم یا علوی کو
علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا۔

بیہقی، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اور ابوالشیخ ودیلی روایت کرتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عَمْرَتِي وَالْأَنْصَارِ وَالْعَرَبِ فَهُوَ لِأَخِي ثَلَاثِ أَمَّا
مُنَافِقًا وَ أَمَّا لِزَيْنِيَّةٍ وَ أَمَّا لِغَيْرِ طَهْرٍ. (۲) هَذَا لَفْظُ الْبَيْهَقِيِّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ
جُبَيْرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَفْظُ
غَيْرِهِ أَمَّا مُنَافِقٌ وَ أَمَّا وَلَدٌ زَيْنِيَّةٍ وَ أَمَّا امْرَأَةٌ حَمَلْتُ بِهَا أُمَّهُ فِي غَيْرِ طَهْرٍ. (۳)

جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں، یا تو
منافق ہے یا حرامی یا جھٹی بچہ۔ (یہ بیہقی کے الفاظ زید بن جبیر نے دلاؤ بن حصین سے انہوں
نے ابن ابی رافع انہوں نے اپنے والد کے حوالہ سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے
روایت کئے۔ دوسروں کے الفاظ یوں ہیں، یا منافق یا ولد زنا یا اُس کی ماں نے ناپاکی کی
حالت میں اس کا حمل لیا۔)

(۱) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، باب المرتد ثم ان الفاظ الکفر الخ،

دار احیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۵

(۲) شعب الایمان، حدیث ۱۶۱۴، دار الکتب العلمیہ بیروت ۲/۲۳۲

(۳) الفردوس بمأثور الخطاب حدیث ۵۹۵۵، دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/۶۲۶

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بلکہ علماء و انصار و عرب سے تو وہ مراد ہیں جو گمراہ و بے دین نہ ہوں اور سادات کرام کی تعظیم ہمیشہ جب تک اُن کی بدنمذہبی حد کفر کو نہ پہنچے کہ اس کے بعد وہ سید ہی نہیں نسب منقطع ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿.....إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ جَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ز.....﴾ [مؤد: ۱۱۵: ۴۶]

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے نوحؑ!) وہ تیرا بیٹا (کنعان) تیرے گھر والوں میں سے نہیں اس لئے کہ اس کے کام اچھے نہیں۔

جیسے نیچری، قادیانی، وہابی غیر مقلد، دیوبندی اگرچہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں نہ اُن کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض، اور روافض کے یہاں تو سیادت بہت آسان ہے کسی قوم کا رافضی ہو جائے دو دن بعد میر صاحب ہو جائے گا، ان کا بھی وہی حال ہے کہ اُن فرقوں کی طرح تیرا بیٹا ان زمانہ بھی عموماً مرتدین ہیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲) محبت آلِ اطہار کے بارے میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآن عظیم کی آیت

کریمہ ہے:

﴿.....قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ط.....﴾ [الشوری: ۴۲: ۲۳]

(ان سے) فرمادیتے (لوگو!) اس دعوت حق پر میں تم سے کچھ نہیں مانگتا مگر رشتہ کی

ألفت و محبت۔

اُن کی محبت بجز اللہ تعالیٰ مسلمان کا دین ہے اور اُس سے محروم ناہی خارجی جہنمی ہے، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر محبت صادقہ، نہ روافض کی سی محبت کا ذبیہ، جنہیں ائمہ اطہار فرمایا کرتے تھے خدا کی قسم! تمہاری محبت ہم پر عار ہوگی۔ اطاعت عامہ اللہ و رسول کی پھر علمائے

دین کی ہے۔

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى :

﴿.....أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ ج.....﴾ [النساء ۴: ۵۹]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، اور رسول کا حکم مانو، اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں (یعنی

امراء خلفاء)

اصل اطاعت اللہ ورسول کی ہے اور علمائے دین اُن کے احکام سے آگاہ، پھر اگر عالم سید بھی ہو تو نُوْرٌ عَلَی نُوْرٍ، اُمور مباحہ میں جہاں تک نہ شرعی حرج ہو نہ کوئی ضرر سید غیر عالم کے بھی احکام کی اطاعت کرے کہ اس میں اس کی خوشنودی ہے اور سادات کرام کی خوشی میں کہ حد شرع کے اندر ہو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا ہے اور حضور کی رضا اللہ عزوجل کی رضا۔

(۳) ہاں سچے محبان اہل بیت کرام کے لیے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں،

طبرانی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الزُّمُّوْا مَوَدَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ وَ هُوَ يَوْمُذُنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

بِشَفَاعَتِنَا وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا. (۱)

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری

شفاعت سے جنت میں جائے گا۔ قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے

کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

(۱) المعجم الاوسط، حدیث ۲۲۵۱، مکتبۃ المعارف ریاض ۱۲۲/۳

(۳) اگر دونوں عالم دین سنی صحیح العقیدہ اور جس کام کے لئے صدارت مطلوب ہے اس کے اہل ہوں تو سید کو ترجیح ہے ورنہ ان میں جو عالم یا علم میں زائد یا سنی ہو اور دونوں علم دین میں مساوی ہوں تو جو اس کام کا زیادہ اہل ہو،

أَلَا تَرَىٰ أَنَّ الْأَحَقَّ بِالإِمَامَةِ الْأَعْلَمُ وَمَا عُدَّ شَرَفَ النَّسَبِ إِلَّا بَعْدَ وَجُودِهِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُسِدَ الْأَمْرُ إِلَىٰ غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، (۱) وَاللَّهُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ .

کیا تم نہیں دیکھتے کہ امامت کے زیادہ لائق وہ شخص ہے جو سب سے بڑا عالم ہو، اور شرافتِ نسب کا شمار نہیں کیا جاتا مگر اس کے پائے جانے کے بعد۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی کام کسی نا اہل کے حوالے کیا جائے تو قیامت آنے کا انتظار کیجئے۔

اسے بخاری نے روایت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ سب کچھ بخوبی جانتا ہے۔ (۱)

(۱) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من سئل علما، قدیمی کتب خانہ کراچی ۱۴/۱

فتاویٰ رضویہ، ج ۲۲ ص ۴۱۹ ۴۲۲۵

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ

صَحْبِهٖ الطَّيِّبِیْنَ وَالطَّاهِرِیْنَ وَ بَعْدُ:

نام و نسب:

ابو الفضل جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی ہے۔ آپ مسلک شافعی ہیں۔

امام اور جلیل القدر حافظ ہیں۔

پیدائش:

آپ کی ولادت ۸۴۹ھ ہجری میں ہوئی۔ سیوط کی طرف نسبت کی وجہ سے آپ کو

سیوطی کہا جاتا ہے۔ سیوط، مصر میں دریائے نیل کے مغرب میں ایک شہر کا نام ہے۔

آپ کے والد فقہاء شافعیہ سے تھے۔ انہوں نے ۸۵۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

جبکہ علامہ سیوطی کی عمر اس وقت پانچ سال تھی اور حفظ قرآن میں سورہ تحریم تک پہنچے تھے۔

شیوخ، طلب علم:

بچپن ہی سے علامہ سیوطی پر ذہانت اور سعادت و شرافت کی نشانیاں ظاہر تھیں۔

آپ نے آٹھ سال کی عمر میں قرآن عظیم حفظ کر لیا، پھر الحمدہ، المنہاج النعمی، المنہاج

الاصولی اور الفیہ ابن مالک حفظ کر لیں۔ شام، حجاز یمن، مغرب اور مکرور کے شہروں کا سفر

فرمایا۔ حج کیا اور آب زم زم اس نیت سے پیا کہ وہ فقہ میں شیخ سراج الدین البلقینی رحمہ اللہ

تعالیٰ کے رتبہ اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مقام کو پہنچیں۔ جس چیز کا آپ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہی مقام عطا فرمایا۔

کثیر بے مثال علما سے علم حاصل کیا۔ اُن میں سراج الدین بلقینی، اُن کے بیٹے علم الدین بلقینی، شرف ابو زکریا یحییٰ بن محمد المیناوی، تقی الدین غنمی حنفی، جلال الدین محلی اور عز کنانی احمد بن ابراہیم ہیں۔ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ علامہ سیوطی نے مکتبہ المدرستہ الحمدیہ سے بہت نفع حاصل کیا۔ جس کے بارے میں علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس مکتبہ میں قیمتی کتب پائی جاتی تھیں۔ یہاں تقریباً چار ہزار جلدیں تھیں۔

جن شیوخ نے آپ کو اجازت دی، یا آپ نے پڑھا یا سنا اُن کی تعداد ایک سو اکاون (151) تک پہنچتی ہے۔ اپنے شیوخ کے ناموں کی آپ کی ایک معجم کبیر ہے جس کا نام ”حاطب لیل و جارف سیل“ ہے۔

علمی مقام:

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ صاحبِ فنون کثیرہ ہیں۔ آپ کو سات علوم میں تبحر عطا کیا گیا جیسا کہ آپ نے ”حسن المحاضرة“ میں ذکر فرمایا ہے وہ علوم و فنون یہ ہیں: تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بدیع۔ عرب بلغاء کے طریقے پر، علامہ سیوطی اجتہاد مطلق کے درجے تک پہنچے اور اس کا مواد آپ کے پاس جمع ہو گیا مگر اس کے باوجود آپ نے بالفعل اجتہاد نہ کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر، مذہب بالتخریج والتریح کا اجتہاد کیا۔

تالیفات:

مکتبہ اسلامیہ نے امام سیوطی رحمہ اللہ کی نفع مند مؤلفات کا ذخیرہ کر رکھا ہے جن میں سے کچھ اہم تالیفات کا ذکر کرتے ہیں:

(2) عین الاصابة فی معرفة الصحابة

(1) حسن المحاضرة

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- (3) اسعاف المبطل برجال المؤطا (4) اللمع فى اسماء من وضع
(5) الحاوى فى الفتاوى (6) التعريف بأداب التأليف
(7) احياء الميت بفضائل اهل البيت (8) الدر المنثور فى التفسير بالمأثور
(9) شد الرحال فى ضبط الرجال (10) تدريب الراوى شرح تقريب النواوى
(11) تاريخ الخلفاء (12) لباب النقول فى اسباب النزول

وفات:

۱۹ جمادى الاولیٰ شب جمعہ ۹۱۱ھ ہجری کو علامہ سیوطی کا وصال ہو گیا۔

آپ کے حالات زندگی، ابن ایاس نے اپنی ”تاریخ“ عراقی نے ”ذیل الطبقات“ غزی نے ”الکواکب السارة“ اور الاسدی نے ”طبقات الشافعیة“ میں بیان کئے۔ علامہ نے خود اپنی سوانح ”حسن المحاضرة“ میں لکھی۔

اللہ تعالیٰ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ پر رحم فرمائے، ان کی قبر کو منور کرے اور ان پر اپنے رضوان سے فیض جاری فرمائے، ان کی کتابوں سے دل منور ہو گئے ہیں اور ان کتابوں کے انوار سے غیب اور اندھیرے چمک اٹھے ہیں۔

وَ آخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ .

اعداد

قسم البحوث و الدراسات

جمعية آل البيت للتراث والعلوم الشرعية

9 ربيع الاول 1427ھ ہجری 7 اپریل 2006 رومی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

معتمد خطی نسخوں کا تعارف

مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل اور عظیم احسان کے سبب پانچ خطی نسخے حاصل ہوئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

[1] نسخہ ”ا“ تین اوراق میں واقع ہے۔ اس کا خط رقعه اور (۲۷) سطروں پر مشتمل ہے۔

[2] نسخہ ”ب“ سات اوراق میں واقع ہے۔ اس کا خط مغربی واضح اور (۱۹) سطروں پر مشتمل ہے۔

[3] نسخہ ”ج“ پانچ اوراق میں واقع ہے۔ اس کا خط معتاد اور (۲۳) سطروں پر مشتمل ہے۔

[4] نسخہ ”د“ پانچ اوراق میں واقع ہے۔ اس کا خط فارسی اور (۱۶) سطروں پر مشتمل ہے۔

[5] نسخہ ”ه“ پانچ اوراق میں واقع ہے۔ اس کا خط مغربی اور (۲۶) سطروں پر مشتمل ہے۔

تمام نسخے مدینہ منورہ کی جامعہ اسلامیہ کے مصورات سے ہیں، سوائے نسخہ ”ج“ کے، یہ نسخہ شیخ الاسلام عارف حکمت کے مکتبہ کے محفوظات مخطوطات سے ہے۔

سابقہ الذکر خطی نسخوں پر اضافہ کرتے ہوئے میں نے مقابلہ میں، شبراوی کی کتاب

”الْإِتِّحَافُ بِحُبِّ الْأَشْرَافِ“ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۸ھ کے حاشیہ پر موجود نسخہ پر اعتماد کیا۔
نص کتاب کے اخراج میں مقابلہ کرتے ہوئے میں نے حتی المقدور کوشش اور
طاقت کے مطابق عمل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد، توفیق اور ہدایت و درستی کا سوال کرتے
ہوئے۔ اول و آخر، حمدا و احسان، اللہ ہی کے لیے ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّم وَبَارَكَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ابتدائیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی
الْمُنْتَخَرِ وَعَلٰی آلِهِ الْمُتَّقِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الْاَطْهَارِ وَصَحَابَتِهِ الْمِیَامِیْنَ الْاَخْبَارِ ،
وَبَعْدُ :

بیشک حال جس چیز سے شرف اور مقال جس سے عظمت پاتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ کی آل پاک اور آپ کے اصحاب کرام ﷺ سے محبت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ کے ذکر میں دل راحت و سکون پاتے ہیں، ایمان تازہ ہوتا ہے اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ہماری طرف سے، اسلام اور اہل بھلائی کی طرف سے بھرپور جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ہمارے لئے اس چند اوراق کے چھوٹے سے جزء میں، فضائل اہل بیت نبوی کے ذکر میں عظیم نفع بخش احادیث جمع کر دی ہیں، جس میں انہوں نے اہل بیت کا ساری مخلوق اور بندوں پر بلند رتبہ بیان کیا۔ انہوں نے ہمارے لئے ایسے شرف اور اعزاز بیان فرمائے جو اس عظیم الشرف گھر کے لیے ہیں۔ آپ ﷺ کی طرف سے اُن کے لیے وصیت بھی بیان فرمائی۔

اس جزء میں اس چیز کا بیان اور وضاحت ہے جو ہر غیر مسلمان اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والے پر واجب ہے، وہ (واجب) اس رسالہ کو بار بار پڑھنا ہے تاکہ وہ اہل بیت کا مقام پہچانے اور جانے جو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے نزدیک ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نہیں پاکیزگی اور طہارت بیان کرنے پر ابھارنا رب العباد کی طرف سے صادر ہے اور اس چیز کو یاد دلانا اور اس میں موجود ثواب و عقاب عابدین اور بندوں کے سردار کی طرف سے ہے۔

پیشک آل بیت کے فضائل و مناقب عظیم اور اسلام کی قوت اور جڑ سے جڑے ہوئے ہیں۔ پس تعظیم کی مقدار پر، انسان کے دل میں ایمان کا حسن اور قوت ظاہر ہوتی ہے۔ کیوں نہیں! کیونکہ وہ نبوت، رسالت اور قدرت کا گھر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت موذت کے علاوہ بھی اُن کا خاص ذکر فرمایا ہے جن میں انہیں ایذا نہ پہنچانے اور اُن کی طہارت کا ذکر ہے اور متعدد آیات جو پوشیدہ نہیں ہیں۔

لہذا جو شخص اس بیت نبوی کے مناقب و فضائل پہچانتا ہے اس بنا پر اُس پر واجب ہے کہ وہ اُن کی قدر و منزلت کی اتنی تعظیم کرے جتنی اس گھر کے سردار کی تعظیم ہے۔ کیونکہ وہ گھر والا اُن سے اور وہ گھر والے اُس ذات ﷺ سے ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”الشفاع“ میں یہ اثر ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ -

آل محمد ﷺ کی معرفت دوزخ سے نجات ہے۔

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَعْرِفَتُهُمْ ، هِيَ مَعْرِفَةُ مَكَانِهِمْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَ إِذَا

عَرَفْتَهُمْ بِذَلِكَ ، عَرَفَ وَجُوبَ حَقِّهِمْ وَ حُرْمَتِهِمْ بِسَبَبِهِ . انتهى منه

بعض علمائے نے فرمایا ہے کہ آل نبی ﷺ کی قدر و منزلت کی معرفت و پہچان، نبی کریم

ﷺ کی معرفت و عزت کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ جس نے آل نبی ﷺ کی عزت پہچان لی بلاشبہ

اس نے ان کی عزت و حقوق کی معرفت پالی جو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ہے۔

اس تعلق میں عظیم تشبیہ ہے، کثیر لوگ آل بیت کے متعلق اپنے نظریہ میں اس سے

مناقل ہیں۔ پس بعض نے انہیں اس نظر سے دیکھا کہ یہ دوسرے لوگوں کی طرح افراد اور عام لوگ ہیں ان کے لیے کوئی خوبی اور زائد حق نہیں ہے۔ یہ عین جہالت اور چشم پوشی ہے کیونکہ وہ افضل الرسل کی اولاد پاک اور رسول اعظم ﷺ کی وصیت ہیں، وہ آپ کے بیٹے اور محبت کرنے والے ہیں، وہ جنتی خواتین کی سردارز ہرہاء بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسل ہیں، جنتی نوجوانوں کے سرداروں (امام حسن امام حسین رضی اللہ عنہما) کی اولاد ہیں۔ لہذا جو خوبی اصل کے لیے ثابت ہوگی وہ اُس کی فرع (شاخ) کے لیے بھی ثابت ہوگی۔

کیا کسی اور کے لیے بھی یہ خوبیاں ہیں جو ان کے لیے ہیں؟ اس چیز کا بیان کرنا ہم پر واجب ہے۔ یہ ضروری ہے جس کی طرف قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے: کہ ہم آپ کا مقام پچھانیں جو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ہے اور ان کی عزت و حرمت نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ہے۔ اور اُن کی عزت و حرمت، نبی کریم ﷺ کی عزت و حرمت کی طرح ہم پر واجب ہے۔

اس عترت طاہرہ نبویہ کی نسل کے لیے بزرگی اور تعظیم کا نمونہ ہمیں علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دکھایا ہے۔ سید عبدالحی الکتانی نے ”فہرَسُ الْفہَارِص“ میں ذکر کیا کہ علامہ سنہوری نے علمگی سے پوچھا کہ آپ نے علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ سے ”الْجَابِع“ کیسے حاصل کی؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہم سید شریف یوسف ارمیونی کے ساتھ روضہ (سیوطی کی رہائش گاہ) جاتے ہم حافظ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر دستک دیتے، اگر سید یوسف ہمارے ساتھ ہوتے تو علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ دروازہ کھول دیتے ورنہ نہ کھولتے۔ سید یوسف پڑھتے تھے اور ہم سماع کرتے تھے۔ اتنی

اس پر سید کتانی نے تحریر کرتے ہوئے فرمایا: علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں

کے لئے نکلنا ضروری نہیں سمجھتے تھے لیکن جب اُن کے ساتھ اولاد نبوی دیکھتے تو اُن کے لیے نکلنے تھے۔ پس یہ اُس گوشہ نشینی میں رہنے سے اُن کے لیے بہتر ہو گیا جس گوشہ نشینی کو اپنے حق میں واجب خیال کرتے تھے۔ اتنی

اللہ تعالیٰ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہر اس شخص کو جزاء عطا فرمائے جو ان وصایا اور تنبیہات نبویہ کو جمع کرنے کا ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور اُنہیں اس گھر کے سردار اور اُن کی آل پاک کی شفاعت عطا فرمائے، ہمارے سینے کشادہ فرمائے۔ اور اُنہیں نبی کریم ﷺ اور اُن کی آل پاک کی محبت، تعظیم اور بزرگی سے بھرے۔

وَصَلِّ اللّٰهُمَّ وَبَارِكْ وَانْعِمْ وَتَفَضَّلْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ
آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ . اَلْحَمْدُ لِلَّهِ وَ
سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى .

(امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ ساٹھ حدیثیں ہیں، میں نے
اس رسالہ کا نام [اِحْيَاءُ الْمَيِّتِ فِي فَضَائِلِ اَهْلِ الْبَيْتِ] رکھا۔

﴿التصنيف الاول﴾ [1]

اَخْرَجَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي "سُنَنِهِ" عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ؓ فِي قَوْلِهِ
تَعَالَى

﴿.....قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ط.....﴾ [الشورى ۴۲: ۲۳]
قَالَ قُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت سعید بن جبیر ؓ سے نقل کیا آپ نے اس
آیت ﴿.....قُلْ لَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ط.....﴾
آپ فرما دیجئے اس (تبلیغ رسالت) پر میں تم سے کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا قرابت
کی محبت کے سوا۔

کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قرابت اور خویش ہیں۔

اسے طبری نے "جامع البيان" ۱: ۱۴۴: ۱۱ میں، اور ایسے ہی محبت طبری نے "ذخائر العقبی" ص ۳۳
میں روایت کیا اور اس کی نسبت ابن السری کی طرف کی۔ مصنف سیوطی نے "الدر المنثور" ۵: ۷۰۱
میں روایت کیا۔ امام بخاری نے اس کا ذکر کیا۔ ۳: ۲۸۸: ۳ اس میں ان الفاظ کی زیادتی ہے:

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَكُنُّ بَطْنًا مِنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَ لَهُ

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

فِيهِ قَوَابِلٌ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصَلُّوا قَرَابَةَ بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قریش کی ہر شاخ میں نبی کریم ﷺ کی قرابت موجود تھی۔ اسی لیے آپ پر یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی تھی کہ تم میری اور اپنی قرابت میں ملاپ رکھو۔
مصنف علامہ سیوطی نے "الدر المنثور" ۶۹۹:۵ میں حدیث کی تمام روایات کا احاطہ کیا ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمائیں۔

(زیئہم) سعید بن منصور بن شعبہ خراسانی، حافظ، بڑے عالم اور "السنن والترمذی" کے مؤلف ہیں۔ امام مالک، لیث، فتح، ابن حبان، ابن عیینہ، حماد بن زید اور متعدد محدثین سے روایت لی۔ امام احمد، مسلم، ابوداؤد، ابویور، ابویکر الاثرم، کدی، ابوزرہ، ابوحاتم اور کثیر محدثین نے ان سے روایت حاصل کی۔ ان ثقہ اور مثبت لوگوں سے تھے جنہوں نے روایات جمع اور تصنیف کیں۔ ۲۲۷ ہجری میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: تذکرۃ الحفاظ ۴/۱۶۶، خلاصۃ تذهیب الکمال ۱۲۱، شذرات الذهب ۲/۶۲، طبقات ابن سعد ۵/۳۶۷، العبر ۱/۳۹۹، میزان الاعتدال ۲/۱۵۹، الرسالة المستطرفة: ۳۴

سعید بن جبیر بن ہشام الاسدی الوابی، ابو محمد یا ابو عبد اللہ کوفی تابعی ہیں۔ مطلق بہت بڑے عالم تھے، حبشی الاصل ہیں۔ بنی اسد سے بنی والہ بن حارث کے موالی سے ہیں۔ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ذہن تشریف لائے لوگ آپ سے سوال کرتے تو آپ فرماتے کیا تم میں ابن ام الدہماء یعنی سعید نہیں ہیں؟ حجاج بن یوسف ثقفی نے آپ کو ۹۲ ہجری میں شہید کر دیا جبکہ آپ کی عمر ۳۹ سال تھی۔

مزید دیکھیں: وفيات الاعيان ۱/۲۰۴، المعارف ۴۴۵، طبقات المفسرين للدوادى ۱/۱۸۱، طبقات القراء لابن الحزري ۱/۳۰۵، طبقات القراء للذهبي ۱/۵۶، طبقات الفقهاء للمشيرازي ۸۲، تذکرۃ الحفاظ ۱/۷۶، تہذیب التہذیب ۴/۱۱، حلیۃ الاولیاء ۴/۲۷۲، خلاصۃ تہذیب الکمال ۱۱۶، شذرات الذهب ۱/۱۰۸، طبقات ابن سعد ۶/۱۷۸، طبقات الحفاظ للسيوطی: ۳۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديت الثانية﴾ [2]

أَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَالِمٍ وَابْنُ مَرْذُوقٍ فِي [تَفَاسِيرِهِمْ] وَالطَّبْرَانِيُّ فِي [الْمُعْجَمِ الْكَبِيرِ] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ ﴿..... قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ط.....﴾ [الشورى ٤٢: ٢٣] قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمْنٌ قَرَابَتِكَ هُوَ لِآءِ الدِّينِ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ ﷺ: عَلَيَّ، وَفَاطِمَةَ، وَوَلَدَاهُمَا.

ابن منذر، ابن ابی حاتم، اور ابن مردویہ نے اپنی تفاسیر میں اور طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿..... قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ط.....﴾ [آپ فرمادیتے] اس (تبلیغ رسالت) پر میں تم سے کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا قرابت کی محبت کے سوا [صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے وہ کون قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ نے فرمایا علی، فاطمہ اور ان کے بیٹے ﷺ ہیں۔

اسے قرطبی نے "الحامع لاحکام القرآن" ۲۱:۸ میں، فخر الدین رازی نے "التفسیر الکبیر" ۱۶۶:۲۷ میں طبرانی نے "المعجم الکبیر" ۴۷:۳ (۲۶۴۱) - ۳۵۱:۱۱ (۱۲۲۵۹) میں، البیہقی نے "مجمع الزوائد" ۱۶۸:۹ - ۱۰۳:۷ میں روایت کیا۔ اسی طرح مصنف نے "الدر المنثور" ۷۰۱:۵ میں روایت کیا۔

(زیسنہم) (ابن المنذر) حافظ، علامہ، ثقہ، ابو بکر محمد بن ابراہیم بن منذر نیشاپوری شیخ الحرم، بے مثل کتابوں کے مصنف جیسے "الاشراف"، "المبسوط"، "الاجماع"، اور "التشیر" اختلاف اور دلیل کی پہچان میں اجتہاد کو پہنچے ہوئے تھے۔ مجتہد تھے کسی کے مقلد نہیں تھے۔ ۳۱۸ ہجری میں مکہ میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: نوفیات الاعیان ۱/ ۴۶۱، طبقات العبادی ۶۷، طبقات الفقہاء

۱۰۸، تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۷۸۲، شذرات الذهب ۲/ ۲۹۵

(ابن ابی حاتم) امام، حافظ، ناقد، شیخ الاسلام، ابو محمد عبدالرحمن بن حافظ کبیر محمد بن ادریس بن منذر تمیمی حنظلی رازی ۲۳۵ ہجری میں ولادت ہوئی۔ انہیں ان کے والد نے سفر کرایا تو انہوں نے بلند اسانید حاصل کیں غلیلی نے ان کے بارے میں فرمایا: انہوں نے اپنے والد اور ابو زرعد کا علم حاصل کیا۔ علوم و معرفت رجال میں دریا، ثقہ، حافظ اور زاہد تھے۔ ابدال میں شمار ہوتا تھا۔ ”البحر والتمذیل“، ”التفسیر“ اور ”الرد علی الجرمیہ“ ان کی معروف کتابیں ہیں۔ ۳۲۷ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں:

البدایة والنهاية ۱۱/ ۱۹۱، تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۲۹، الرسالة المستطرفة ۷۲

شذرات الذهب ۲/ ۳۰۸، طبقات الحنابلة ۲/ ۵۵، طبقات السبکی ۳/ ۳۲۴، طبقات

العبادی: ۲۹، طبقات المفسرین للداودی ۱/ ۲۷۹، طبقات المفسرین للسیوطی: ۱۷،

العبر ۲/ ۲۰۸، فوات الوفيات ۱/ ۵۴۲، لسان المیزان ۳/ ۴۳۲، مرآة الجنان ۲/ ۲۸۹،

میزان الاعتدال ۲/ ۵۸۷، النجوم الزاهرة ۳/ ۲۵۶

(ابن مردویہ) احمد بن موسیٰ بن مردویہ اصبہانی ابو بکر۔ انہیں ابن مردویہ کبیر کہا جاتا ہے۔ حافظ، مؤرخ

مفسر اور اہل اصبہان سے تھے۔ ان کی کتابوں میں ”التاریخ“، ”تفسیر القرآن“ اور حدیث میں ”مسند“ اور

”مستخرج“ ہیں۔ ۳۲۳ھ/ ۹۳۵م میں پیدا ہوئے اور ۳۱۰ھ/ ۱۰۱۹م میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں:

تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۲۳۸، شذرات الذهب ۳/ ۱۹۰، طبقات الحفاظ: ۴۴۶

(طبرانی)

امام علامہ حجت بقیۃ الحفاظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی، دین کی

مسند اور بلند شان کے شہسوار تھے۔ عکا میں ۲۶۰ ہجری میں ولادت ہوئی اور ۳۷۳ ہجری میں مدائن الشام،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حجاز، یمن، مصر، بغداد و کوفہ، بصرہ، اصبہان اور جزیرہ وغیرہ میں سماعت کی۔ ایک ہزار یا اس سے زائد شیوخ سے علم حدیث حاصل کیا۔

متعدد تصنیفات ہیں جن میں المعجم الكبير، المعجم الاوسط، المعجم الصغير، الدعاء، دلائل النبوة، النوادر، مسند شعبہ، مسند سفیان، مسند الشاميين، الاوائل، التفسیر، مسند العشرہ، معرفة الصحابة، مسند ابی ہریرة، مسند عائشة، الطولات، السنة، حدیث الاوزاعی، حدیث الاعمش، مسند ابی ذر، العلم، الفرائض، فضل رمضان، مکارم الاخلاق اور تفسیر الحسن وغیرہ ہیں۔

سوسال اور دس ماہ زندگی گزارنے کے بعد ۳۶۰ ہجری میں وفات پائی۔
مزید دیکھیں:

وفیات الاعیان ۱/۲۱۵، النجوم الزاهرة، ۴/۵۹، میزان الاعتدال ۲/۱۹۵،
البداية والنهاية ۱۱/۲۷۰، تاریخ اصبہان ۲/۳۳۵، تذکرة الحفاظ ۳/۹۱۲، شذرات
الذهب ۳/۳۰، طبقات الحنابلة ۲/۴۹، طبقات المفسرين للداودي ۱/۱۹۸، العبر
۳۱۵/۲، لسان المیزان ۳/۷۳، مرآة الحنن ۲/۳۷۲، المتظم ۷/۵۴
(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ)

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب ابو العباس النہاشی، امام بحر، عالم، رسول اللہ ﷺ کے
چچا زاد۔ نبی کریم ﷺ نے اُن کے لیے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی سمجھ عطا فرمائے اور تاویل
کھائے۔ آپ نے ۶۸ ہجری میں طائف میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: اسند الغابة ۳/۲۹۰، الاصابة ۱/۳۲۲، تاریخ بغداد
۱/۱۷۳، تذکرة الحفاظ ۱/۴۰، خلاصة تذهيب الكمال ۱۷۲، شذرات الذهب ۱/۷۵،
طبقات الفقهاء ۴۸، طبقات القراء لابن الحزري ۱/۴۲۵، طبقات القراء للذهبي ۱/۴۱،
العبر ۱/۷۶، النجوم الزاهرة ۱/۱۸۲، نکت الهميان: ۱۸۰

﴿التصحيح الثالث﴾ [3]

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿..... وَمَنْ يُقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدَ لَهُ فِيهَا حُسْنًا.....﴾ [الشورى ٤٢: ٢٣]

قَالَ: الْمَوْدَّةُ لَيْلٍ مُحَمَّدٍ ﷺ.

ابن ابی حاتم رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول

﴿..... وَمَنْ يُقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدَ لَهُ فِيهَا حُسْنًا.....﴾

اور جو نیکی کرے ہم اس کے لئے اس کی نیکی میں خوبی بڑھائیں گے۔

میں حَسَنَةَ کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد آل محمد (رَضُوا لِلَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمُ

أَجْمَعِينَ) کی محبت ہے۔

اسے قرطبی نے "الجامع لاحکام القرآن" ۸: ۲۴ میں، کمبودی نے "جواهر العقدين"

۱۳: ۲ میں، الدولابی نے "الذرية الطاهرة" ص ۷۴ حدیث نمبر ۱۲۱ میں حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کے قول سے روایت کیا۔

اسی طرح مصنف نے "الدر المنثور" ۵: ۱۰۷ میں روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح الرابع﴾ [4]

أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ عَنِ الْمُطَّلِبِ
بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ
أَمْرِي بِمُسْلِمٍ إِيمَانًا حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ لِقَرَابَتِي.

امام احمد، ترمذی (امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا)، نسائی اور حاکم نے حضرت
مطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے قرابت کے
متعلق) فرمایا: اللہ کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا
جب تک وہ اللہ کی رضا کے لیے اور میری قرابت داری کی وجہ سے تم سے محبت نہیں کرتا۔

(۱) المسند لاحمد ۱: ۳۴۲ (۱۷۸۰) - ۱۷۲: ۵ (۱۷۰۶۱)، الترمذی ۵: ۶۱۰ (۳۷۰۸)،
النسائی ۵۱: ۵ (۸۱۷۵)، المستدرک ۴: ۸۵ (۶۹۶۰)

(زینہم) (احمد بن حنبل) امام احمد بن حنبل بن بلال بن اسد الشیبانی ابو عبد اللہ المروزی، البغدادی، مشہور
امام ہیں۔ "المسند" اور "الزهد" وغیرہ کے مؤلف ہیں۔ امیر ایم بن سعد، اسماعیل بن طلحہ بہر بن اسد،
بشر بن مفضل اور کثیر محمدین سے روایت حدیث کی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، امیر ایم حرابی اور بغوی نے ان
سے روایت لی۔ بڑے حفاظ اور ائمہ سے تھے اور اس امت کے بہت بڑے علما میں شمار ہوتا ہے۔

۲۳۱ ہجری میں بغداد میں وصال ہوا۔

مزید دیکھیں: تاریخ بغداد ۴/ ۴۱۲، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۴۳۱، تہذیب

التہذیب ۱/ ۷۲، حلیۃ الاولیاء ۱۶۱/ ۹، خلاصۃ تہذیب الکمال ۱۰، الرسالة المستطرفة
۱۸، شذرات الذهب ۲/ ۹۶، طبقات الحنابلة ۱/ ۴، طبقات الفقہاء ۹۱، طبقات
المفسرین للداؤدی ۱/ ۷۰، العبر ۱/ ۴۳۵، الفہرست ۲۲۹، مرآة الحنان ۲/ ۱۳۲،
النجوم الزاهرة ۲/ ۳۰۴، وفيات الاعیان ۱/ ۱۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(الترمذی)

محمد بن یحییٰ بن سورۃ بن ضحاک السلسی، ابو یحییٰ الترمذی، "الحامح" اور "الجمل" کے مؤلف حافظ اور علامہ تھے۔ متعدد شہروں میں گھومے پھرے اور کئی خراسانی، عراقی اور حجازی محدثین سے حدیث حاصل کی۔ آپ سے محمد بن منذر شکر، ابو یسحاق بن کلیب، ابو العباس محبوبی اور خلق کثیر نے روایات لیں۔ ابن حبان نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا اور فرمایا: امام ترمذی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے احادیث جمع کیں، تصنیف و تالیف میں مشغول رہے، روایات حفظ کیں اور علمی مذاکرے کیے۔

آپ نے ۲۷۹ ہجری میں ترمذ میں وفات پائی۔
مزید دیکھیں:

تذکرۃ الحفاظ ۶۳۳/۲، تہذیب التہذیب ۳۸۷/۹، خلاصۃ تہذیب الکمال ۲۰۳، شذرات الذهب ۱۷۴/۲، العبر ۶۳۳/۲، میزان الاعتدال ۶۷۸/۳، النجوم الزاہرۃ ۸۸/۳، نکت الہمیان ۲۶۴، وفيات الاعیان ۱/۵۷۱

(نسائی)

ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن ستان بن بحر بن دینار الخراسانی النسائی، قاضی امام حافظ شیخ الاسلام، سبقت لے جانے والے ائمہ، مضبوط حافظ اور مشہور پیشواؤں میں سے ایک تھے۔ کئی شہروں کا سفر کیا اور متعدد محدثین سے سماعت کی۔ آپ سے ابن جوصا، ابن السنی، ابو سعید بن الاعرابی، طحاوی، ابو علی نیشاپوری، ابن عدی، ابن یونس، عقیلی، ابن الاخرم، ابو عوانہ اور متعدد علمائے استفادہ کیا۔
حاکم نے فرمایا: امام نسائی اپنے زمانے میں تمام مشائخ مصر سے بڑے فقیہ، صحیح اور سقیم آثار کی زیادہ جانچ رکھنے والے اور رجال کو سب سے زیادہ پہچاننے والے تھے۔
ذہبی نے فرمایا: نسائی، امام مسلم بن حجاج سے زیادہ حافظ تھے۔

آپ کی متعدد تصنیفات ہیں جن میں السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ، خصائص علی، مسند علی، مسند مالک وغیرہ ہیں۔ آپ نے ۳۰۳ ہجری میں وفات پائی۔ آپ کی ولادت ۲۱۵ ہجری میں ہوئی تھی۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مزید دیکھیں: البداية والنهاية ۱۲۳/۱۱، تہذیب التہذیب ۳۶/۱،
الرسالة المستطرفة ۱۱، شذرات الذهب ۲۳۹/۲، طبقات السبکی ۱۴/۳، طبقات القراء
لابن الحزری ۶۱/۱، العبر ۱۲۳/۲، العقد الثمین ۴۵/۳، وفيات الاعیان، ۲۱/۱
(امام حاکم)

حاکم حافظ کبیر، امام الحدیث ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ محمد بن عمرو بن نعیم النعمانی نیشاپوری جو
ابن المنجج کے نام سے پہچانے جاتے تھے۔ المستدرک، التاریخ، علوم الحدیث، المدخل،
الاکلیل اور مناقب الشافعی وغیرہ کے مؤلف ہیں ۳۳۱ ہجری میں ولادت ہوئی۔ ابوہل الصعلوکی اور
ابن ابی ہریرہ سے فقہ حاصل کی۔ آپ سے دارقطنی، ابن ابی الفوارس، بیہقی، غیلی اور علما کی کثیر تعداد نے
روایت حدیث لی۔

۳۰۵ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: وفيات الاعیان ۱/۴۸۴، الوافی بالوفیات ۳/۳۲۰، النجوم
الزاهرة ۴/۲۳۸، میزان الاعتدال ۳/۶۰۸، المنتظم ۷/۲۷۴، لسان المیزان ۵/۲۳۲،
العبر ۳/۹۱، الانساب ۹۹ ب، البداية والنهاية ۱۱/۳۵۵، تاریخ بغداد ۵/۴۷۳، تبیین
کذب المفتوی ۲۷۷، تذکرۃ الحفاظ ۳/۱۰۳۹، الحواہر المضیفة ۲/۶۵، الرسالة
المستطرفة ۲۱، شذرات الذهب ۳/۱۷۶، طبقات السبکی ۴/۱۵۵، طبقات القراء لابن
الحزری ۲/۱۸۴، طبقات ابن ہدایة اللہ ۱۲۳

(مطلب بن ربیعہ)

مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب البہاشمی، کہا گیا ہے کہ آپ عبدالمطلب ہیں۔ نبی
کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپ سے عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے روایت
لی۔ ثقہ تھے۔

مزید دیکھیں: تہذیب التہذیب ۱۰/۱۷۷

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصديق الخامس﴾ [5]

أَخْرَجَ مُسْلِمٌ ، وَالْبَيْهَقِيُّ ، وَالنَّسَائِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ ؓ
..... ثُمَّ قَالَ : وَ أَهْلُ بَيْتِي . أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي . أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ
فِي أَهْلِ بَيْتِي . أَذْكُرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي .

امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے روایت کیا.....
پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میرے اہل بیت ہیں میں اپنے اہل بیت کے
حقوق کے متعلق تمہیں یاد دلاتا ہوں، میں اپنے اہل بیت کے حقوق کے متعلق تمہیں ڈرانا
ہوں، میں اپنے اہل بیت کے حقوق کے بارے میں تمہیں اللہ کے نام سے نصیحت کرتا ہوں۔

(۱) مسلم، ۴: ۱۸۷۳ (۳۶)، النسائی ۵۱: ۵ (۸۱۷۵)، حدیث زید بن ارقم، اسے ترمذی
نے روایت کیا، اور اس میں کوئی محل شاہد نہیں ہے جسے مصنف نے یہاں وارد کیا۔

مصنف نے جن کا ذکر کیا اُن کے علاوہ اسے امام احمد نے "المسند" ۴۹۲: ۵ (۱۸۷۸۰)
اور ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" ۶۲: ۴ (۲۳۵۷) میں روایت کیا۔

(زینہم)

(امام مسلم)

مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری ابو الحسن نیشاپوری، امام حافظ، صحیح مسلم کے مؤلف ہیں۔ قتیبہ،
عمرو الناقد، ابن ابی شیبہ، ابن یسار، احمد، یحییٰ، اسحاق اور متعدد محدثین سے روایات لیں۔ ترمذی، ابو حوانہ،
ابن مسعود اور خلق کثیر نے آپ سے روایت حدیث کی۔

آپ کی متعدد تالیفات ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

المسند، الحامع علی الابواب، الاسماء والکنی، التمییز، العلل، الوحدان،
الافراد، الاقران، حدیث عمرو بن شعیب، الانتفاع باہب السباع، مشائخ مالک، الثوری،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شعبہ ، المحضرمون، اولاد الصحابہ ، الطبیقات ، افراد الشامیین ، اوہام المحدثین اور
سوالات احمد بن حنبل۔

مزید دیکھیں:

البداية والنهاية ۱۱/ ۵۴ ، تاریخ بغداد ۹/ ۵۵ ، تذكرة الحفاظ ۲/ ۵۹۱ ، تہذیب
التہذیب ۴/ ۱۶۹ ، الرسالة المستطرفة ۱۱ ، شذرات الذهب ۲/ ۱۶۷ ، طبقات الحنابلة
۱/ ۱۵۹ ، طبقات السبکی ۲/ ۲۹۳ ، طبقات المفسرین للداؤدی ۱/ ۲۰۱ ، العبر ۲/ ۵۴ ،
اللباب ۱/ ۵۳۳ ، مرآة الحنان ۲/ ۱۸۹ ، مفتاح السعادة ۲/ ۱۳۵ ، وفيات الاعیان ۱/ ۲۱۴

(سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ)

سیدنا زید بن ارقم الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سترہ غزوات میں
شرکت کی۔ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرکت کی۔

کوفہ میں ۶۸ھ - ۶۸ھ م میں وفات پائی۔ بخاری اور مسلم نے آپ سے ۷۰ حدیثیں

روایت کیں۔

مزید دیکھیں:

تہذیب التہذیب ۳/ ۳۹۴ ، خزانة البغدادي ۱/ ۳۶۳

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف السادس﴾ [6]

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالْحَاكِمُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رضي الله عنه قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي نَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي: كِتَابُ اللَّهِ، وَ
عِثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي. وَ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ
تَخْلُقُونِي فِيهِمَا.

امام ترمذی (آپ نے اسے حسن کہا) اور حاکم نے حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه سے
روایت کیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد تم ہرگز
گمراہ نہ ہو گے، اللہ ﷻ کی کتاب (قرآن) ہے، اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت
ہیں۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض
پر آئیں گی۔ اب تم غور کرو کہ میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

”الترمذی“ ۶۲۲:۵ (۳۷۸۸) اور فرمایا: حسن غریب ہے۔ اور اس میں ”لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي“ کے
بعد یہ قول ہے:

أَحَلَّهُمَا أَكْثَرُ مِنَ الْأُخْرَى: كِتَابُ اللَّهِ، حَبْلٌ مَمْلُودٌ مِنَ السَّمَاءِ.....

ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے لٹکی ہوئی رسی ہے۔

”المستدرک“ ۳: ۱۶۰ (۴۷۱۱) اور فرمایا: یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے۔ اور شیخین نے
اس کا اخراج نہیں کیا۔ ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

﴿التصحيح السابع﴾ [7]

أَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ بَعْدِي لَمْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَ
عَثَرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَ إِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حضرت زید بن ثابت رضي الله عنه سے روایت کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں وہ چیز چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم میرے بعد اسے مضبوطی سے تھام لو تو گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ ﷻ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور بیشک یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں گی۔

”المنتخب“ ۱۰۷: ۲۴۰، ”المسند“ ۶: ۲۳۲ (۲۱۰۶۸) - ۲۴۴ (۲۱۱۴۵)، الہیثمی
”مجمع الزوائد“ ۹: ۱۶۲۔ ان دونوں میں حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ
خَلِيْفَتَيْنِ اسی طرح ابن ابی شیبہ کے نزدیک ہے ”المصنف“ ۶: ۳۱۳ (۳۱۶۷۰) اور نسوی
نے اسے ”المعرفة والتاريخ“ ۹: ۵۳۷ میں روایت کیا۔

(زینہم)

(عبد بن حمید)

عبد بن حمید بن نصر الکسی ابو محمد الحافظ۔ کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبد الحمید ہے۔ انہوں نے یزید بن ہارون، محمد بن بشر العبدي، عبد الرزاق اور کثیر محمد شین سے حدیث روایت کی۔ آپ سے روایت لینے والوں میں مسلم، ترمذی، ابراہیم بن خزیم الشاشی اور کثیر لوگ شامل ہیں۔ آپ نے ”المسند“ اور ”التفسیر“ تصنیف کیں۔ ۲۳۹ ہجری میں وصال ہوا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مزید دیکھیں:

تبصیر المتنبہ ۱۲۱۸/۳، تذکرۃ الحفاظ ۵۳۴/۲، خلاصۃ تذهیب الکمال ۲۱۰
الرسالة المستطرفة ۶۶، شلرات الذهب ۱۲۰/۲، طبقات المفسرین للداؤدی ۳۶۸/۱،
العبر ۴۵۴/۱، النجوم الزاهرة ۳۳۰/۲
(سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ)

زید بن ثابت ابو سعید الانصاری الخزرجی المقرئ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔ صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ سے قرآن کریم پڑھا ان میں حضرت ابن عباس اور عبدالرحمن السلی
رضی اللہ عنہما ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹے خارجہ، انس بن مالک اور ابن عمرو وغیرہم نے روایت کی۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب حج کے لیے جاتے تو مدینہ پر آپ کو اپنا جانشین بناتے۔

آپ کا وصال ۳۵ ہجری میں ہوا۔

مزید دیکھیں:

اسد الغابۃ ۲۷۸/۲، الاصابۃ ۵۴۳/۱، تذکرۃ الحفاظ ۳۰/۱، خلاصۃ تذهیب
الکمال ۱۰۸، شلرات الذهب ۵۴/۱، طبقات الفقہاء ۴۶، طبقات القراء لابن الحزری،
۲۹۶/۱، طبقات القراء للذہبی ۳۵/۱، العبر ۵۳/۱، النجوم الزاهرة ۱۳۰/۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح الثامن﴾ [8]

أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَ أَبُو يَعْلَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي أَوْشِكُ أَنْ أَدْعَى فَأَجِيبُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ عَشْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّ اللَّطِيفَ الْخَبِيرَ خَبَّرَنِي، أَنَّهُمَا لَنْ يُفْتَرَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَنَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا.

امام احمد اور ابو يعلى نے حضرت ابو سعيد خدری رضي الله عنه سے اور آپ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرا بلایا آجائے گا اور میں اس پر لبیک کہوں گا، میں تم میں دو اہم اور نفیس چیزیں چھوڑ رہا ہوں، اللہ ﷻ کی کتاب اور اپنی عترت۔ میری عترت میرے اہل بیت ہیں۔ ہر چیز کی باریکیوں اور مشکلات کو جاننے والے اور ظاہر و باطن سے خبردار نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض پر آجائیں گی۔ اب تم غور کر لو کہ میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو۔

”المسند“ ۳: ۳۹۳ (۱۰۷۴۷) ”ابو يعلى“ ۳: ۶ (۱۰۱۷) - ۹: (۱۰۲۳) - ۴۷: (۱۱۳۵) (زینم)

(احمد بن علی) احمد بن علی بن عثمان التیمی الموصلی ابو یعلیٰ حافظ، مشہور ثقہ علمائے حدیث سے ہیں۔ ذہبی نے محدث موصل کے لقب سے ان کی تعریف کی۔ ”المعجم فی الحدیث“ اور دوسندیں (مسند کبیر، مسند صغیر) آپ کی تالیفات ہیں۔ ۳۰۰ھ ۹۱۹م میں وصال فرمایا۔

مزید دیکھیں: دول الاسلام ۱۴۶/۱، الرسالة المستطرفة: ۵۳

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ پر ملاحظہ فرمائیں)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصحيح التاسع﴾ [9]

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو كُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَ أَحِبُّونِي بِحُبِّ
اللَّهِ، وَ أَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي .

امام ترمذی نے اس حدیث کا اخراج کیا اور اسے حسن کہا، اور طبرانی نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا رضی اللہ عنہما سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے
روزی اور غذا عطا فرماتا ہے اور رضی اللہ عنہما کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میرے سبب سے
میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

..... (ابوسعید خدری) حضرت ابوسعید خدری سعد بن مالک الانصاری الخرزجی المدنی رضی اللہ عنہ، علمائے
صحابہ سے تھے۔ بیعت شجرہ میں شریک ہونے والوں میں شامل تھے۔ کثیر احادیث روایت کیں اور مدت
تک فتویٰ دیتے رہے ۴۷ھ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: اسد الغابہ ۱۴۲/۶، تاریخ بغداد ۱۸۰/۱، تذکرۃ الحفاظ
۴۴/۱، خلاصۃ تذهیب الکمال ۱۱۵، شہرات الذهب ۸۱/۲، طبقات الفقہاء ۵۱، العیون
۸۴/۱، النجوم الزاہرۃ ۱۹۲/۱

(اس صفحہ کا حاشیہ) "الترمذی" ۶۲۲:۵ (۳۷۸۹) اور فرمایا: حسن غریب ہے۔ "المعجم الكبير
"للطبرانی ۴۶:۳ (۲۶۳۸) اسے حاکم نے "المستدرک" ۱۶۲:۳ (۴۷۱۶) میں روایت کیا اور
فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اس کا اخراج نہیں کیا۔ اور ذہبی نے اُن کی موافقت کی۔ بیہقی
نے اسے "شعب الایمان" ۱۳۰:۲ (۱۳۷۸) میں روایت کیا۔ سمودی نے "جوہر العقیدین"
(۲۲۸:۲) میں اس حدیث کو وارد کرنے کے بعد فرمایا: سخاوی نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ ابن الجوزی نے
اس حدیث کو "العلل المتناہیہ" میں ذکر کیا ہے۔ انتہی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف العاشر﴾ [10]

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنه قَالَ: أَرُقُبُوا مُحَمَّدًا رضي الله عنه فِي أَهْلِ بَيْتِهِ
امام بخاری نے حضرت ابو بکر رضي الله عنه سے روایت کیا آپ نے فرمایا:
سیدنا محمد رسول اللہ رضي الله عنه کے اہل بیت کا خیال اور لحاظ رکھو۔

”بخاری“ کتاب فضائل اصحاب النبی رضي الله عنه ، باب مناقب قرابة رسول الله رضي الله عنه ۳: ۲۵ (۳۷۱۳)
”بخاری“ باب مناقب الحسن والحسين رضي الله عنهما ۳۲: ۳۷۵ (۳۷۵۱) سمودی نے ”جوہر
العقدين“ ۲: ۳۱۱ میں ماسبق کے ذکر اور اسے صحیح بخاری کی طرف منسوب کرنے کے بعد فرمایا: وارقطنی نے
متعدد طرق سے اس کا اخراج کیا ہے۔

اور بعض میں حضرت امین عمر رضی اللہ عنہما سے ہے: ”أَرُقُبُوا مُحَمَّدًا رضي الله عنه فِي أَهْلِ بَيْتِهِ“۔ اور ایک
روایت میں ہے: ”أَحْفَظُوا“ انتہی منہ۔ اور صواب یعنی صحیح بات یہ ہے کہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(زینہم) (امام بخاری) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ الجعفی حافظ صحیح کے مولف، آپ نے
امام احمد، ابراہیم بن المنذر، ابن المدینی، آدم بن ابی ایاس، قتیبہ اور کثیر محدثین سے روایت لی۔ آپ سے مسلم،
ترمذی، ابراہیم حربی، ابن ابی الدنیا، ابو حاتم، الحافظی، الفریری اور نسعی وغیرہم نے روایت لی۔ آپ کی تصنیفات
میں الجامع الصحیح، تاریخ الکبیر، الادب المفرد اور القراءۃ خلف الامام زیادہ مشہور ہیں۔ ۲۵۶ جبری میں وفات پائی۔
مزید دیکھیں: زوفیات الاعیان ۱/ ۴۵۵، الوافی بالوفیات ۲/ ۲۰۶، ہدایۃ العارفين ۲/ ۱۶

النجوم الزاهرة ۳/ ۲۵، مفتاح السعادة ۲/ ۱۳۰، شذرات الذهب ۲/ ۱۳۴، خلاصۃ تہذیب
الکمال ۳۲۷، تہذیب التہذیب ۹/ ۴۷، مرآة الحنان ۲/ ۱۶۷، طبقات السبکی ۲/ ۲۱۲، البدایۃ
والنہایۃ ۱۱/ ۲۴، الفہرست ۵۲۱، تاریخ بغداد ۲/ ۴، طبقات العبادی ۵۳، طبقات الحنابلۃ
۱۱/ ۲۷۱، الانساب ۲/ ۱۰۰، اللباب ۱/ ۱۲۵، تہذیب الاسماء واللغات ۱/ ۶۷، سیر اعلام
النبلاء ۱۱۲/ ۳۹۱، العبر ۲/ ۱۲، تذکرۃ الحفاظ ۲/ ۵۵۵، تہذیب الکمال ۲۴/ ۴۳۰

(سیدنا ابو بکر صدیق رضي الله عنه) مزید دیکھیں: اسد الغابۃ ۳/ ۳۰۹، تاریخ الخلفاء ۲۷، تذکرۃ

الحفاظ ۲/ ۲۱، شذرات الذهب ۱/ ۲۷، طبقات الفقہاء ۳۶، العبر ۱/ ۱۶، مروج الذهب ۲/ ۳۰

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصحيح التاسع عشر﴾ [11]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ فَلَئًا:
سَأَلْتُهُ أَنْ يُثَبِّتَ قُلُوبَكُمْ وَأَنْ يَعْلَمَ جَاهِلِكُمْ وَيَهْدِيَ ضَالِكُمْ وَسَأَلْتُهُ
أَنْ يُجْعَلَ لَكُمْ جُودَاءُ نَبِذَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ
فَصَلَّى وَصَامَ ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ.
امام طبرانی اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا
آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے عبدالمطلب کی اولاد! میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال
کیا۔ وہ تمہارے دلوں کو ثابت رکھے، تمہارے جاہلوں کو علم سکھائے اور تمہارے گمراہوں کو
راستہ بتائے۔ اور میں نے تمہارے لئے سوال کیا کہ وہ تمہیں سخی، بہادر اور رحم دل بنائے۔ پس
اگر ایک شخص رکن (یحیانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اور روزہ
دار ہو پھر وہ مر جائے اس حال میں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے بغض رکھتا ہو (توبہ
سب کچھ کرنے کے باوجود) وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔

”المعجم الكبير“ ۱۱: ۱۴۲ (۱۱۴۱۲)، ”المستدرک“ ۳: ۱۶۱ (۴۷۱۲) اور اے مسلم کی
شرط پر صحیح قرار دیا۔ ذہبی نے اُن کی موافقت فرمائی۔ ان دونوں میں ”قلوبکم“ کی بجائے یہ الفاظ وارد
ہیں: ”يُثَبِّتُ قُلُوبَكُمْ“ خطی نسخوں کی بڑی تعداد میں ایسے ہی ہے سوائے ایک نسخے کے جس کی طرف میں
نے رجوع کیا۔

(۱۱: ۱۴۲) اپنی ”معجم الاوسط“ میں۔

﴿التصريف الثاني عشر﴾ [12]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ:

بُغِضَ بَنِي هَاشِمٍ وَالْأَنْصَارِ كُفْرًا وَبُغِضَ الْعَرَبُ نِفَاقًا.

طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔ آپ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بنی ہاشم اور انصار کے ساتھ بغض رکھنا کفر اور عرب کے ساتھ بغض رکھنا نفاق ہے۔

”المعجم الكبير“ ۱۱: ۱۸ (۱۱۳۱۲)

(زینم)

اپنی ”معجم الكبير“ میں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح الثالث عشر﴾ [13]

أَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ فِي الْإِكْلِيلِ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ۖ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَهُوَ مُنَافِقٌ.

ابن عدی نے الاکلیل میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

اسے کہو دی نے ”جواهر العقدين“ ۲: ۲۵۰ میں روایت کیا اور دیلمی کی ”المسند“ کی طرف منسوب
کیا۔ اور فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول اس کا شاہد ہے۔

مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ إِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلَيْنَا ۖ

ہم منافقوں کو بغض علی رضی اللہ عنہ سے ہی پہچانتے تھے۔

اسے احمد نے روایت کیا اور لفظ انہی کے ہیں۔ ترمذی نے بھی اسے روایت کیا ہے۔

(زينهم)

(ابن عدی) امام حافظ کبیر ابو احمد عبداللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد بن مبارک الجرجانی۔ بابت
القطان کے نام سے بھی معروف ہیں۔ ”الاکمال فی الجرح والتعديل“ کے مؤلف ہیں اور چوٹی کے علما میں
سے ایک ہیں۔ ۲۷۷ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۲۹۰ میں احادیث کی سماعت کی۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
نسائی اور ابویعلیٰ سے روایت کی۔ آپ سے ابن عسقر، جو کہ آپ کے شیخ ہیں، المالیق اور حمزہ سہمی نے
روایت لی۔ ۳۶۵ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: تاریخ جرحان ۲۲۵، الانساب ۲۲۱/۳، اللباب ۲۷۰/۱، تذکرہ
الحفاظ ۹۴۰/۳، سیر اعلام النبلاء ۱۶/۱۵۴، العبر ۲/۳۳۷، دول الاسلام ۱/۲۶۶،
مرآة المحنن ۲/۳۸۱، طبقات السبکی ۳/۳۱۵، البداية والنهاية ۱۱/۲۸۳، النجوم
الزاهرة ۱۱۱/۴، مشنرات الذهب ۳/۵۱، عہدیہ العارفین ۱/۴۴۷، الرسالة المستطرفة ۱۴۵

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح الرابع عشر﴾ [14]

أَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ
﴿ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُبْعِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ.

ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے مستدرک میں حضرت ابوسعید خدری

﴿ سے روایت کیا۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہمارے اہل بیت

سے کوئی شخص بغض نہیں رکھتا مگر اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

”صحیح ابن حبان“ (الاحسان) ۴۳۵:۱۵ (۶۹۷۸)، ”المستدرک“ ۱۶۲:۳ (۴۷۱۷) اور

فرمایا: یہ حدیث، مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور شیخین نے اس کا اخراج نہیں کیا۔ ذہبی نے اس سے سکوت کیا۔

(زینہم) (ابن حبان) حافظ علامہ ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد بن سہید بن ہدیہ

بن مرہ ابن سعد التمیمی البستی۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ نسائی، حسن بن سفیان اور ابو یعلیٰ موصلی سے

سماعت کی۔ سمرقند کے قاضی مقرر کئے گئے۔ فقہاء و دین، حفاظ آثار میں سے تھے۔ نجوم، طب اور فنون کے

عالم تھے، المسند الصحیح، التاريخ اور الضعفاء نامی کتابیں تصنیف کیں۔ ۳۵۴ ہجری میں وفات پائی

مزید دیکھیں: الاکمال ۲۱۰/۱، الانساب ۲۰۹/۲، معجم البلدان، ۴۱۵/۱، انباء

الرواة ۱۲۲/۳، الکامل ۵۶۶/۸، اللباب ۱۰۱/۱-۳۳۵، طبقات ابن الصلاح ۱۱۵/۱،

المختصر لابی الفداء ۱۰۵/۲، المشتبہ ۷۲، تذکرۃ الحفاظ ۹۲۰/۳، سیر اعلام النبلاء ۹۲/۱۶

میزان الاعتدال ۵۰۶/۳، العبر ۳۰۰/۲، دول الاسلام ۲۲۰/۱، الوافی بالوفیات ۳۱۷/۲، مرآة

الحنان ۳۵۷/۲، طبقات السبکی ۱۳۱/۳، طبقات الاسنوی ۴۱۸/۱، البداية والنهاية

۲۵۹/۱۱، لسان المیزان ۱۱۲/۵، شذرات الذهب ۱۶/۳، ہدیہ العارفین ۴۴/۲

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصنيف الثامن عشر﴾ [15]

أَخْرَجَ الطَّبْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ
بْنِ خُدَيْجٍ يَا مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ! إِيَّاكَ وَبُعْضَنَا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:
لَا يُبْعَضُنَا أَحَدٌ وَلَا يُحْسَدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيئِدْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنِ الْحَوْضِ
بِسَيِّئِ مَنْ نَارٍ.

طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انہوں نے معاویہ
بن خدیج سے فرمایا:

اے معاویہ بن خدیج! اپنے آپ کو ہمارے بغض سے بچا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: کوئی ہم سے بغض نہیں رکھے گا اور ہم سے حسد نہیں کرے گا مگر قیامت کے دن وہ حوض
کوثر سے آگ کے کوڑوں سے ہانکا جائے گا۔

”المعجم الكبير“ ۳: ۸۱ (۲۷۲۶)، المعجم الاوسط“ ۳: ۲۰۳ (۲۴۲۶)

اور ”ذیئد“ کا معنی ہے: دفع و طرد۔ اُسے دور کر دیا اور دھکا دیا جائے گا۔

(زینہم)

مزید دیکھیں:

تہذیب التہذیب ۲/۲۹۵، الاصابة ۱/۳۲۸، تاریخ یعقوبی ۲/۱۹۱، تہذیب ابن

عساکر ۴/۱۹۹، ذکر اخبار اصیہان ۱/۴۴-۴۷، مقاتل الطالبین ۳۱، حلیۃ الاولیاء ۲/۳۵،

الکامل ۳/۱۸۲، صفة الصفوة ۱/۳۱۹، تاریخ الخمیس ۲/۲۸۹-۲۹۲، ذیل المنذیل ۱۵

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصديق السادس عشر﴾ [16]

أَخْرَجَ ابْنُ عَدِيٍّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَالْأَنْصَارِ فَهُوَ لِأَحَدِي ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ أَوْ
لِزْنِيَّةٍ وَإِمَّا لِعَيْبِرٍ طَهُورٍ يَعْنِي حَمَلْتَهُ أُمَّهُ عَلِيٌّ غَيْرِ طَهْرٍ.

ابن عدی نے ”الکامل“ میں اور بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں حضرت علی رضي الله عنه سے نقل کیا آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے خاندان اور انصار کا حق نہ پہچانا وہ تین میں سے ایک ہوگا یا منافق ہوگا، یا حرامی ہوگا اور یا حالت ناپاکی کا ہوگا یعنی اس کی ماں کا حمل حالت حیض میں ہوا ہوگا۔

”الکامل“ لابن عدی ۳: ۱۰۶۰، ”شعب الایمان“ ۲: ۲۳۲ (۱۶۱۴) سے دیلمی نے ”الفردوس“ ۳: ۶۶۲ (۵۹۵۵) میں روایت کیا۔ اور سمودی نے ”جواهر العقیدین“ ۲: ۲۴۰ میں اس کی نسبت ابوالشیخ کی کتاب ”الثواب“ کی طرف کی ہے۔

(زینہم) (بیہقی) امام حافظ علامہ شیخ خراسان ابو بکر احمد بن حسین ابن علی بن موسیٰ الخضر وجرودی، صاحب تصانیف تھے ۳۸۳ ہجری میں ولادت ہوئی۔ ہمیشہ حاکم کے ساتھ رہے، انہی سے تربیت حاصل کی اور ان سے بہت آگے بڑھ گئے۔ امام حاکم کے کبار اصحاب سے تھے۔ کئی علوم میں ان سے سبقت لے گئے۔ امام بیہقی کی متعدد تصانیف ہیں جن میں کچھ یہ ہیں: السنن الکبریٰ، السنن الصغریٰ، شعب الایمان، الاسماء والصفات، دلائل النبوة، البعث، الآداب، فضائل الاوقات، الدعوات، المدخل، المعرفة، الترغیب والترہیب، الخلافیات، الزهد، المعتقد و غیرہم۔

۳۵۸ ہجری میں وفات پائی۔

دیکھیں: الانساب ۱/۲، تبیین کذب المفتری ۲۶۵، المنتظم ۸/۲۴۲،.....

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصحيح السابع عشر﴾ [17]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
أَخِرُّ مَا تَكَلَّمُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُخْلُقُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي.
طبرانی نے اوسط میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا آپ نے فرمایا کہ رسول
اللہ ﷺ نے آخری بات یہ فرمائی کہ تم میرے اہل بیت کو میرا خلیفہ سمجھو۔

بقیہ حاشیہ حدیث نمبر ۱۶

..... معجم البلدان ۱/۵۳۸، الکامل ۱۰/۵۲، اللباب ۱/۲۰۲، طبقات ابن الصلاح ۱/۳۳۲،
وفیات الاعیان ۱/۷۵، المختصر فی اخبار البشر ۲/۱۸۵، تذکرۃ الحفاظ ۲/۱۱۳۲، دول
الاسلام ۱/۲۶۹، مفتاح السعادة ۲/۱۴۳، طبقات ابن ہدایۃ اللہ ۱۵۹، شذرات الذهب
۳/۳۰۴، روضات الحنات ۶۹، ہدیۃ العارفين ۱/۷۸، الرسالة المستطرفۃ ۳۳

حاشیہ حدیث نمبر ۱۷

پیشی نے اسے "مجمع الزوائد" ۹: ۱۶۳ میں ذکر کیا اور ضعیف قرار دیا۔

(زینہم)

(سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب ابو عبدالرحمن الحدادی المدنی الفقیہ، علم و
عمل میں چوٹی کے عالم، غزوہ خندق میں شریک ہوئے۔ آپ بیعت رضوان والوں سے ہیں۔ آپ کے
مناقب کثیر ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کی تعریف فرمائی ہے: "آپ کی تعریف میں وفات پائی۔"

مزید دیکھیں: نکت الہمیان ۱۸۳، النجوم الزاهرة ۱/۱۹۲، اسد الغابۃ ۳/۳۴۰،
الاصابة ۱/۳۳۸، تاریخ بغداد ۱/۱۷۱، تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۷، خلاصۃ تہذیب الکمال
۱۷۵، شذرات الذهب ۱/۱۸۱، طبقات الفقہاء ۴۹، طبقات القراء لابن الجزری ۱/۴۳۷،

العبر ۱/۸۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديق الطامو عشو﴾ [18]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

الزُّمُومَا مَوَدَّتْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى وَهُوَ يَوْمُدُنَا دَخَلَ
الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.

طبرانی نے اوسط میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ
نے ارشاد فرمایا:

ہمارے اہل بیت کی محبت و موڈت کو لازم اور مضبوط پکڑو۔ بیشک جو اللہ سے اس
حال میں ملے گا کہ وہ ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہماری شفاعت سے
جنت میں داخل ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کسی شخص کو
اس کا عمل نفع نہ دے گا مگر ہمارا حق پہچاننے کے ساتھ۔

”المعجم الاوسط“ ۱۲۲:۳ (۲۲۵۱) کا منی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”الشفاعۃ“ ۴۸:۲ میں فرمایا:

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: مَعْرِفَتُهُمْ، هِيَ مَعْرِفَةُ مَكَالِهِمْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِذَا عَرَفْتَهُمْ
بِذَلِكَ، عَرَفَ وَجُوبَ حَقِّهِمْ وَحُرْمَتِهِمْ بِسَبَبِهِ. انتهى منه

بعض علما نے فرمایا ہے کہ آل نبی ﷺ کی قدر و منزلت کی معرفت و پہچان، نبی کریم ﷺ کی
معرفت و عزت کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ جس نے آل نبی ﷺ کی عزت و پہچان لی بلاشبہ اس نے ان کی عزت
و حقوق کی معرفت پالی جو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصحيح التاسع عشر﴾ [19]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.
قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ:
أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَهُودِيًّا.

طبرانی نے اوسط میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، میں نے سنا آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن یہودیوں میں اٹھائے گا۔

”المعجم الاوسط“ ۱۴:۵ (۴۰۱۱)

(زینہم)

(سیدنا جابر بن عبد اللہ ﷺ)

حضرت جابر بن عبد اللہ امام ابو عبد اللہ الانصاری ﷺ الفقیہ اپنے زمانے کے مفتی مدینہ طیبہ۔
نبی کریم ﷺ سے کثیر نفع بخش علم حاصل کیا۔
۷۸ ہجری میں وصال فرمایا۔
مزید دیکھیں:

نکت الہمیان ۱۳۲، النجوم الزاهرة ۱/۱۹۸، العبر ۱/۸۹، اسد الغابۃ ۱/۳۰۷

الاصابة ۱/۲۱۴، تذکرۃ الحفاظ ۱/۴۳، خلاصۃ تلخیص الکمال ۵۰، شذرات الذهب

۱/۸۴، طبقات الفقہاء ۵۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿الْحَمِيْثُ الْعَشْرُوْنَ﴾ [20]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا بَنِي هَاشِمٍ! إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ اللَّهَ لَكُمْ أَنْ يَجْعَلَكُمْ
نُجْدَاءَ رُحَمَاءَ، وَ سَأَلْتُهُ أَنْ يَهْدِيَ ضَالِّكُمْ وَيُؤْمِنَ خَائِفَكُمْ وَيُسَبِّحَ جَانِعَكُمْ .
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُهُمْ حَتَّى يُحِبَّكُمْ بِحُبِّي، أَوْ رَجُونَ أَنْ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي وَلَا يَرْجُوَهَا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟

طبرانی نے اوسط میں حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔ آپ نے فرمایا

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا :

اے بنی ہاشم! بیشک میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے سوال کیا کہ وہ تمہیں جو ان
مرد، دلاور اور رحمدل بنائے۔ اور میں نے اس سے سوال کیا کہ وہ تمہارے بھولے ہوؤں کو
راستہ بتائے، تمہیں ڈرانے والے سے تمہیں امن میں رکھے اور تمہارے بھوکے کا پیٹ بھرے۔
اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان میں سے کوئی مؤمن نہیں
ہو سکتا یہاں تک کہ وہ تم سے میری محبت کی وجہ سے محبت کرے۔ کیا تم امید رکھتے ہو کہ تم میری
شفاعت سے جنت میں داخل ہو گے اور بنی عبدالمطلب اس کی امید نہیں رکھیں گے؟

”المعجم الاوسط“ ۳۷۳:۸ (۷۷۵۷)

(زینہم) حریدویکیس: تہذیب ابن عساکر ۳۲۵/۷، فوات الوفيات ۲۰۹/۱ ذیل المذیل ۲۳،

المحبر ۱۴۸

آپ اول مسلمان ہیں جو حبشہ میں پیدا ہوئے۔ آپ بھرہ، کوفہ اور شام آئے۔ آپ کریم تھے اور آپ
کو بحر الجود (جود و سخا کے دریا) کہا جاتا تھا۔ شعراء نے آپ کی مدح میں قصائد لکھے۔ آپ صفین کے دن حضرت علی
کریم اللہ وجہا کریم کے لشکر کے امراء میں سے ایک تھے۔ مدینہ میں ۸۰ھ سے ۷۰ھ میں وصال ہوا۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصنيف الخامس والعشرون﴾ [21]

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُسَدَّدٌ فِي مُسْنَدَيْهِمَا وَالْحَكِيمُ التِّرْمِذِيُّ فِي نَوَادِرِ الْأُصُولِ وَ أَبُو يَعْلَى وَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ۞ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞ :

النَّجْوَمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي .

ابن ابی شیبہ اور مسدد نے اپنی اپنی مسند میں، حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے حضرت سلمہ بن اکوع ۞ سے روایت کیا، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ۞ نے ارشاد فرمایا:

ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان و سلامتی ہیں۔

”المطالب العالیة“ لابن حجر ۲۶۲ (۳۹۷۲) ، ”مختصر اتحاف السادة المهرة“ للبو صیری ۲۱۰:۵ (۳۹۷۲) ”نوادیر الاصول“ ۱۹۹:۲ ، ”المعجم الكبير“ للطبرانی ۲۲:۷ (۶۲۶۰) اور اسے فسوی نے ”المعرفة والتاریخ“ ۱: ۵۳۸ میں، طبری نے ”ذخائر العقبی“ ص ۴۹ میں، متقی ہندی نے ”کنز العمال“ ۱۲: ۱۰۱ میں اور الرویانی نے ”المسند“ ۲: ۲۵۳ (۱۱۵۲) ۲۵۸ (۱۱۶۴) میں روایت کیا۔

(زینہم)

(ابن ابی شیبہ) ابو بکر بن ابی شیبہ عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العصبی حافظ، آپ نے شریک، ہشیم، ابن المبارک، ابن عیینہ، غندر اور کثیر محمد شین سے روایت کی۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں امام بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابوزرعہ، ابو حاتم، ابو یعلیٰ اور خلق کثیر شامل ہے۔ ۲۳۵ ہجری میں وفات پائی۔

﴿التصديت الثاني والعشرون﴾ [22]

أَخْرَجَ الْبَزَارُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي لَأَذْخُلُ فِيكُمْ فِيكُمْ النَّبِيِّ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا أَبَدًا: كِتَابَ اللَّهِ وَ
نَسَبِي وَ لَنْ يَفْرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ .

بزار نے حضرت ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں کہ تم ان دونوں کے بعد کبھی بھی گمراہ نہیں ہو
گے، وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) اور میری نسب (اہل بیت) ہیں یہ دونوں ایک دوسرے سے
جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض کوثر پر جا پہنچیں گی۔

”كشف الاستار“ للهيثمى ٣: ٢٢٣ (٢٦١٧)، اسی طرح اسے ”مجمع الزوائد“ ٩: ١٦٣
میں روایت کیا۔

(نہم)

(ابو ار)

حافظ حجت ابوالفضل انیس پوری ابوزرار المعدل۔ بلخ اور بصرہ کے سفر میں امام مسلم کے رفیق
تھے۔ صحیح مسلم کی طرز روایت پر آپ کی ایک ”مستخرج“ ہے۔
مزید دیکھیں:

تاریخ بغداد ٤ / ١٨٦ ، تذكرة الحفاظ ٢ / ٦٣٧ ، الرسالة المستطرفة ٢٨ ، العبر

٧٦/٢

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التحذیر الثالث والعشرون﴾ [23]

أَخْرَجَ الْبُزَارُ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي مَقْبُوضٌ وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ وَ أَهْلَ بَيْتِي

وَ أَنْكُمْ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا.

بزار نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا، آپ بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں وصال فرمانے والا ہوں اور میں نے تم میں دو بھاری یا نفیس چیزیں چھوڑی

ہیں، وہ کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں، بیشک تم ان دونوں کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔

”کشف الاستار“ للہیثمی ۳: ۲۲۱ (۲۶۱۲)

اور اس میں ہے:

..... وانه لن تقوم الساعة حتى يفتي اصحاب رسول الله ﷺ كما تفتي

الضالة ، فلا توجد .

اور ایسے ہی اسے ”مجمع الزوائد“ ۹: ۱۶۳ میں روایت کیا۔

(زینہم)

مزید دیکھیں:

اسد الغابۃ ۴/ ۹۱، الاصابۃ ۲/ ۵۰۱، تاریخ بغداد ۱/ ۱۳۳، تاریخ الخلفاء

۱۶۶، تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۱۰۱، خلاصۃ تذهیب الکمال ۲۳۲، شذرات الذهب ۱/ ۴۹

طبقات الفقہاء ۴۱، العبر ۱/ ۴۶، مروج الذهب ۲/ ۳۵۸، النجوم الزاہرۃ ۱/ ۱۱۹

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصییت الوابع والعشور﴾ [24]

أَخْرَجَ الْبَزَّازُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:
مَعَلُ أَهْلِ الْبَيْتِ مَعَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ.

بزار نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا کہ نبی کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے اہل بیت کی مثال سفینہ نوح کی مانند ہے جو اس پر سوار ہوا وہ سلامت اور
محفوظ رہا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔

”کشف الاستار“ للہیثمی ۳: ۲۲۲ (۲۶۱۵) اور ایسے ہی اسے ”مجمع الزوائد“ ۹: ۱۶۸ میں
روایت کیا۔

(زینہم)

مزید دیکھیں:

الکامل فی التاریخ ۴/ ۱۳۵، فوات الوفيات ۱/ ۲۱۰، تاریخ الحمیس ۲/ ۳۰۱،
حلیة الاولیاء ۱/ ۳۲۹، تاریخ الیحقوی ۳/ ۲، صفة الصفوة ۱/ ۳۲۲، تاریخ الطبری
۲/ ۲۰۲، تہذیب ابن عساکر ۷/ ۳۹۶، جمہرة انساب العرب ۱۱۳-۱۱۴

﴿التصويرات النامس والعشرون﴾ [25]

أَخْرَجَ الْبُرَّازُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا

غَرِقَ.

بزار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میرے اہل بیت کی مثال سفینہ نوح کی مانند ہے جو اس پر سوار ہو وہ نجات پا گیا اور
جو اس سے پیچھے رہا (دورا اور ہٹا رہا) وہ ڈوب گیا۔

”كشف الاستار“ للہیثمی ۲۲۲:۳ (۲۶۱۵) ایسے ہی اسے ”مجمع الزوائد“ ۱۶۸:۹ میں

روایت کیا۔ طبرانی نے ”المعجم الكبير“ ۴۶:۳ (۲۶۳۸) میں اور ابو نعیم نے ”الحلیة“ ۳۰۶:۴

میں روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف السادس والعشور﴾ [26]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ:
مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ فِي قَوْمِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا
وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ، وَمَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ لِي بَيْنِي وَإِسْرَائِيلَ.
طبرانی نے حضرت ابو ذر رضي الله عنه سے اخراج کیا فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلى الله عليه وسلم کو
فرماتے ہوئے سنا:

تم میں میرے اہل بیت کی مثال قوم نوح میں سفینہ نوح کی مانند ہے۔ جو اس پر
سوار ہوا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ہلاک ہو گیا، اور (میرے اہل بیت) بنی
اسرائیل میں باب حطہ کی مانند ہیں۔

”المعجم الاوسط“ ۲۸۳:۴ (۳۰۰۲) ۲۵۱:۶ (۵۰۳۲)، ”المعجم الاوسط“ ۱۳۹:۱
اور اسے حاکم نے ”المستدرک“ ۳۷۳:۲ (۳۳۱۲) میں، بوسیری نے ”مختصر اتحاف الخيرة“
۲۱۱:۵ (۷۵۴۰) میں روایت کیا۔ اور اس کی نسبت ابو یعلیٰ، بزار اور بیہقی کی ”كشف الاستار“
۲۲۲:۳ (۲۶۱۴) کی طرف کی۔

(زینہم) (سیدنا ابو ذر غفاری رضي الله عنه)

حضرت ابو ذر الغفاری جب تک بن جنادہ رضي الله عنه، سابقین اولین میں سے ایک تھے۔ علم، زہد، جہاد
صدق لہجہ و اخلاص میں سردار تھے۔ حق کا کھلے طور پر اظہار کرتے اگر چہ سچ کڑوا ہوتا۔ آپ سے حضرت
انس بن مالک بن وہب رضي الله عنه اور ایک گروہ نے حدیث بیان کی ۳۲۔ ہجری میں وصال ہوا۔

دیکھیں: اسد الغابہ ۱/۳۵۷، الاصابة ۴/۶۳، تذکرة الحفاظ ۱/۱۷، حلیہ

الاولیاء ۱/۱۵۶، خلاصۃ تلخیص الکمال ۳۸۶، شہرات الذهب ۱/۳۹، صفوة الصفوة

۱/۲۳۸، العبر ۱/۳۳، النجوم الزاهرة ۱/۸۹

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصاویف السابع والعشرون﴾ [27]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

إِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَإِنَّمَا مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَيْتِ إِسْرَائِيلَ، مَنْ دَخَلَهُ غُفِرَ لَهُ.

طبرانی نے ”الاولوسط“ میں حضرت ابو سعید خدری رضي الله عنه سے اخراج کیا کہ میں نے نبی

کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

میرے اہل بیت کی مثال تو کشتی نوح کی مانند ہے۔ جو اس پر سوار ہو اوہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ ڈوب گیا، اور تم میں میرے اہل بیت کی مثال تو بنی اسرائیل میں باب حطہ کی مانند ہے جو اس میں داخل ہو اس کی بخشش ہوگی۔

﴿التصريف الثامن والعشرون﴾ [28]

أَخْرَجَ ابْنُ النُّجَّارِ فِي تَارِيخِهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

لِكُلِّ قَسِيٍّ وَأَمَّامٍ وَ أَسَاسِ الْإِسْلَامِ حُبُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ
حُبُّ أَهْلِ بَيْتِهِ .

ابن النجار نے اپنی تاریخ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا
اخراج کیا فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر چیز کی بنیاد اور جڑ ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سے اور آپ
کے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمین سے محبت ہے۔

مصنف سیوطی نے "الدر المنثور" ۷:۶ میں اس کی نسبت ابن النجار کی طرف کی ہے، "تاریخ ابن
النجار" عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما .

شعور میں جو "أَخْرَجَ ابْنُ النُّجَّارِ" کی بجائے "أَخْرَجَ الْبُهَّارِيُّ" کے الفاظ ہیں وہ غلط

ہیں۔

(زینہم)

تاریخ الصغير

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديقات التاسع والعشرون﴾ [29]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ عُمَرَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
كُلُّ بِنْتٍ أَنْتَى فَإِنَّ عَصَبَتَهُمْ لِأَبِيهِمْ مَا خَلَا وَوَلِدِ فَاطِمَةَ، فَإِنِّي عَصَبَتُهُمْ
فَأَنَا أَبُوهُمْ .

طبرانی نے حضرت عمر رضي الله عنه سے اخراج کیا آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا:

ہر عورت کی اولاد کا عصبہ، اُن کے باپ سے ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے، بیشک
میں اُن کا عصبہ ہوں اور میں اُن کا باپ ہوں۔

”المعجم الكبير“ ۳: ۴۴ (۲۶۳۱) اور اسے بیہمی نے ”مجمع الزوائد“ ۴: ۲۲۴ میں روایت کیا۔

(زینہم)
المعجم الوسيط میں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديق الثلاثون﴾ [30]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ (١) عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

كُلُّ بَنِي آدَمَ يَنْتَمُونَ إِلَيَّ عَصَبَةٍ إِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَأَنَا وَلِيُّهُمْ، وَأَنَا
عَصَبَتُهُمْ. (٢)

طبرانی نے سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، آپ فرماتی
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر انسان نسبہ کی طرف منسوب ہوتا ہے، سوائے اولاد فاطمہ کے۔ میں اُن کا ولی
ہوں اور میں اُن کا عصبہ ہوں۔

(١) مطبوعہ نسخوں میں حدیث اس طرح وارد ہوئی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں:

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَاهِرٍ الخ .

جیسے اکتیسویں حدیث میں اس کی مثل ہے۔ اور ایسے ہی دو خطی نسخوں میں ہے لیکن باقی نسخوں
میں اسی طرح وارد ہے جس طرح ہم نے یہاں ثابت کیا ہے۔ اور یہ اس کے موافق ہے جو مصادر میں مذکور
ہے۔ شاید مصنف کی طرف سے غلطی کی درستی اور اصلاح ہو گئی ہو، جس کی تصحیح اُن نسخوں میں پوری نہ ہوئی
ہو جو کتابوں کی طرف سے پھیل گئے۔ واللہ اعلم بالصواب

(٢) "المعجم الكبير" ٤: ٤٤٣، (٢٦٦٣٢)، اور سے ابو یعلیٰ نے ١٦١: ٦ (٦٧٠٩) میں، خطیب

بغدادی نے "تاریخ بغداد" ١١: ٢٨٥ میں روایت کیا۔ سخاوی نے "المقاصد الحسنة" ص ٣٨١
میں حدیث کے طرق وارد کرنے اور مصادر کی طرف نسبت کرنے کے بعد فرمایا: بعض طرق، بعض کواقتویت

دہیچے ہیں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصییت الناصو، الظلثور﴾ [31]

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لِكُلِّ بَنِي أُمَّ عَصْبَةَ يَنْتَمُونَ إِلَيْهِمْ إِلَّا ابْنِي فَاطِمَةَ، فَأَنَا وَلِيَّهُمَا وَ

عَصَبَتُهُمَا.

حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر عورت کی اولاد مرد کی طرف منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے

کہ ان دونوں کا ولی میں ہوں اور ان کا عصبہ ہوں (یعنی یہ دونوں میری طرف منسوب ہوتے

ہیں)۔

”المستدرک“ ۳: ۱۷۹ (۴۷۷۰) حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ ذہبی نے ان کا تعاقب کیا۔

(۲۴۴۴)

دیکھیں: المستدرک، طبع بیروت ۱۹۸۸ م

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف الثاني والثلاثون﴾ [32]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ عَنْ جَابِرٍ ؓ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لِلنَّاسِ حِينَ تَزَوَّجَ بِنْتَ عَلِيٍّ ؓ: أَلَا تَهْنَأُونِي
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ، إِلَّا سَبَبِي وَنَسَبِي.

طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے
حضرت عمر بن خطاب ؓ سے سنا، آپ لوگوں سے کہتے تھے جب کہ انہوں نے حضرت علی
کرم اللہ وجہہ الکریم کی بیٹی سے نکاح کیا تھا کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دو گے، میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے:

قیامت کے دن ہر سبب اور نسب قطع ہو جائے گا سوائے میرے سبب اور میرے
نسب کے۔

”المعجم الاوسط“ ۶: ۲۸۲ (۵۶۰۲) تہذیبی نے اسے ”السنن الكبرى“ ۷: ۱۰۱ (۱۳۳۹۳)
۷: ۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں طبرانی نے ”المعجم الكبير“ ۳: ۴۵۰ (۲۶۳۵) میں دولابی نے ”الذرية
الطاهرة“ ص ۱۱۵ حدیث نمبر (۲۱۹) میں اور طبرانی نے ”المعجم الكبير“ ۳: ۴۴ (۲۶۳۳)
میں روایت کیا۔

دونوں نے سیدنا عمر ؓ کے مولیٰ السلم ؓ سے روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿الْحَدِيثُ الثَّلَاثُ وَالثَّلَاثُونَ﴾ [33]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَ نَسَبِي .

طبرانی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر سبب اور نسب قیامت کے دن قطع ہونے والا ہے سوائے میرے سبب اور میرے

نسب کے۔

اسے بیہمی نے ”مجمع الزوائد“ ۱۷۳:۹ میں، طبرانی نے ”المعجم الكبير“ ۲۷:۲۰ (۳۳) میں
حضرت سوربن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اسی طرح ۴۰:۳ (۲۶۳۴) میں، ”المعجم الاوسط“ ۲۸۲:۶ (۵۶۰۲) میں اور بیہمی
نے ”السنن الكبرى“ ۱۰۲:۷ (۱۳۳۹۴)/۱۸۵ (۱۳۶۶۰) میں روایت کیا۔

(زینہم)
المعجم الكبير میں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح الرابع والثلاثون﴾ [34]

أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ فِي تَارِيخِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

كُلُّ نَسَبٍ وَ صِهْرٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، إِلَّا نَسَبِي وَ صِهْرِي .

ابن عساكر نے اپنی تاریخ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا ہے، آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ ہر نسب اور سرالی رشتہ قیامت کے دن قطع ہونے والی ہے سوائے میرے نسب اور سرالی رشتہ کے۔

اسے طبرانی نے "المعجم الكبير" ۴۰:۳ (۲۶۳۴) میں، تمام رازی نے "الفوائد" ۲:۲۳۳ (۱۶۰۳) اور بیہقی نے "السنن الكبرى" ۱۰:۲۰۷ (۱۳۳۹۵/۱۳۳۹۶) میں حضرت مسور بن عزمہ سے روایت کیا۔

(۴۰۶)

(ابن عساكر) ابن عساكر امام كبير، شام کے حافظ، ابو القاسم علي بن الحسن بن مہبہ اللہ بن الحسين الدمشقي الشافعي۔ تاریخ دمشق، فضل اصحاب الحديث، اطراف السنن الاربعہ، عوالی مالک، غرائب مالک، مناقب الشبان، عوالی الثوری، من وافقت کتبہ کتبہ زوجتہ، مسند اہل داريا اور تاریخ المزمرة کے مؤلف ہیں۔ ۳۹۹ ہجری میں ولادت ہوئی اور ۵۵ ہجری میں فوت ہوئے۔ آپ کے متعلق ابن الجار نے کہا: آپ اپنے وقت کے امام احمد شین ہیں، آپ پر حفظ، اتقان، شامت اور معرفت نامہ کی ریاست ختم ہوئی۔ اور آپ کے ساتھ ہی یہ شان ختم ہوئی۔

مزید دیکھیں: البدایة والنهاية ۱۲/۲۹۴، تذكرة الحفاظ ۴/۱۳۲۸، شذرات الذهب ۴/۲۳۹، طبقات السبکی ۷/۲۱۵، العبر ۴/۲۱۲، مرآة الجنان ۳/۳۹۳، مفتاح السعادة ۲/۳۵۲، المنتظم ۱۰/۲۶۱، النجوم الزاهرة ۶/۷۷، وفيات الاعيان ۱/۳۳۵

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف التاسع والثلاثون﴾ [35]

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

النُّجُومُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ
الْإِخْتِلَافِ فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ إِبْلِيسَ .

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ستارے زمین والوں کے لیے ڈوبنے سے امان (اور بچاؤ کا سبب) ہیں اور
میرے اہل بیت میری اُمت کے لیے اختلاف اور جھگڑے سے امان ہیں۔ پس جب عرب کا
کوئی قبیلہ ان (اہل بیت) کی مخالفت کرے گا تو وہ شیطان کا گروہ اور جماعت قرار پائے گا۔

﴿الحديث السادس والثلاثون﴾ [36]

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي، مَنْ أَقْرَبَهُمْ بِالتَّوْحِيدِ، وَوَلِيَّ بِالتَّبْلَاغِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میرے رب نے میرے اہل بیت کے حق میں مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے جو بھی توحید کو ماننا ہوگا اور یہ اقرار کرتا ہوگا کہ میں نے اللہ کا پیغام (دنیا والوں کو) پہنچا دیا ہے اُسے عذاب نہیں دے گا۔

”المستدرک“ ۳: ۱۶۳ (۴۷۱۸)

(زنگنه)

(سیدنا انس بن مالک)

حضرت انس بن مالک بن انضر ابو حمزہ الانصاری المدنی رضي الله عنه، رسول اللہ ﷺ کے خادم۔ آپ کو طویل صحبت کا شرف حاصل رہا۔ آپ سے کثیر احادیث مروی ہیں۔ ۹۳ ہجری میں وصال فرمایا۔ مزید دیکھیں:

اسد الغابۃ ۱/ ۱۵۱، الاصابة ۱/ ۸۴، تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۴۴، خلاصۃ تذهیب

الکمال ۳۵، شذرات الذهب ۱/ ۱۰۰، طبقات الفقہاء ۵۱، طبقات القراء لابن الجزری

۱۷۲/۱، العبر ۱/ ۱۰۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح السابع والثلاثون﴾ [37]

أَخْرَجَ ابْنُ جَرِيرٍ فِي تَفْسِيرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي

قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ [الضحى ۹۳:۵۰]

قَالَ: مِنْ رِضَا مُحَمَّدٍ ﷺ: أَنْ لَا يَدْخُلَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ النَّارَ.

ابن جریر نے اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس

قول کے معنی میں اس روایت کا اخراج کیا،

﴿وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى﴾ [الضحى ۹۳:۵۰]

اور بیشک عنقریب آپ کا رب آپ کو (اتنا) دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

فرمایا: سیدنا محمد ﷺ کی رضامندی سے یہ ہے کہ آپ کے اہل بیت سے کوئی بھی جہنم

میں داخل نہ ہو۔

”جامع البيان“ لابن جریر ۲: ۶۲۴ (۳۷۱۵) اسے مصنف نے ”الدر المنثور“ ۶: ۶۱۰ میں،

قرطبی نے ”الجامع لاحکام القرآن“ ۱۰: ۸۴ میں اور طبری نے ”الفردوس“ ۲: ۳۱۰ (۳۴۰۳)

میں حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت کیا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَدْخُلَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي النَّارَ، فَأَعْطَانِيهَا. انتهى

میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ وہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو جہنم میں داخل نہ

فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔

(۲۴۴م)

(جریر طبری)

محمد بن جریر بن یزید بن کثیر، الامام، العظیم، الحافظ ابو جعفر الطبری چوٹی کے عالم تھے، صاحب

بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر.....

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ.....

تصانیف۔ تاریخ الاسلام، التفسیر اور تہذیب الآثار کے مؤلف ہیں۔

۲۲۳ ہجری میں ولادت ہوئی اور ۳۱۰ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں:

البداية والنهاية ۱۱/ ۱۴۵، تاریخ بغداد ۲/ ۱۶۲، تذكرة الحفاظ ۲/ ۷۱۰،

تہذیب الاسماء واللغات ۱/ ۷۸، الرسالة المستطرفة ۴۳، شذرات الذهب ۲/ ۲۶۰،

طبقات السبکی ۳/ ۱۲۰، طبقات الفقہاء ۹۳، طبقات العبادى ۵۲، طبقات القراء لابن

الجزرى ۲/ ۱۰۶، طبقات القراء للنہبى ۱/ ۲۱۳، طبقات المفسرين للدوادى ۲/ ۱۰۶،

طبقات المفسرين للسيوطى ۳۰، الفهرست ۲۳۴، اللباب ۲/ ۸۱، لسان الميزان ۵/ ۱۰۰،

مرآة الحنان ۲/ ۱۶۱، المقفى ۱/ ۱۸۲، ميزان الاعتدال ۳/ ۴۹۸، النجوم الزاهرة ۳/ ۲۰۵،

الوافى بالوفيات ۲/ ۲۸۴، وفيات الاعيان ۱/ ۵۶

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديق الناصر والثلاثون﴾ [38]

أَخْرَجَ الْبَزَارُ وَ أَبُو يَعْلَى وَالْعَقِيلِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ وَ ابْنُ شَاهِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ فَاطِمَةَ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللَّهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ .

بزار، ابو یعلیٰ، عقیلی، طبرانی اور ابن شاہین نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیچک (میری بیٹی) فاطمہ نے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کی ہے (اور اپنے آپ کو پردے میں رکھا ہے) پس اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو جہنم پر حرام فرما دیا ہے۔

”كشف الاستار“ للهبثی ۳: ۲۳۵ (۲۶۵۱) ”المعجم الكبير“ للطبرانی ۳: ۴۱ (۲۶۲۵)
”المطالب العالیة“ لابن حجر ۴: ۲۵۸ (۳۹۵۹) میں روایت کیا، اور اس کی ابو یعلیٰ اور بزار کی طرف نسبت کی۔

اسے تمام رازی نے ”الفوائد“ ۱: ۱۵۴ (۳۵۶) ۱۵۵/ (۳۵۷) میں، یومیری نے ”مختصر اتحاف الخیرة“ ۱۷: ۲۱۷ (۷۵۶۴) میں اور ابو نعیم نے ”الحلیة“ ۴: ۱۸۸ میں روایت کیا۔
(زیادہ)

(عقیلی) الحافظ الامام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد بن صاعد، کتاب الضعفاء اور القدر کے مصنف ہیں۔ ۳۳۲ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: تذکرۃ الحفاظ ۳/ ۸۳۳، العبر ۲/ ۱۹۴

(ابن شاہین) الحافظ الحمید الکبیر، عراق کے محدث ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان البغدادی۔
الترغیب، التفسیر، المسند، التاريخ اور الزهد کے مصنف ہیں۔ آپ نے باغندی، بغوی سے سماعت کی۔ آپ سے مالینی اور برقانی نے روایت کی۔
(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر.....)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿الحديث التاسع والثلاثون﴾ [39]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ اللَّهَ غَيَّرَ مَعْلَبِكَ وَلَا وَلَدَيْكَ.

طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اخراج کیا، آپ نے فرمایا کہ رسول

اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا:

بیٹک اللہ تعالیٰ تمہیں اور تیرے دونوں بیٹوں کو عذاب نہیں دینے والا۔

”المعجم الكبير“ ۱۱: ۲۱۰ (۱۱۶۸۵)

سابقہ حاشیہ..... ۲۸۵ ہجری میں وفات پائی۔

مزید دیکھیں: تاریخ بغداد ۱۱ / ۲۶۵، تذکرۃ الحفاظ ۳ / ۹۸۷، الرسالة

المستطرفة ۳۸، شذرات الذهب ۳ / ۱۱۷، طبقات القراء لابن الجزری ۱ / ۵۸۸، طبقات

المفسرین للداؤدی ۲ / ۲، العبر ۳ / ۲۹، لسان المیزان ۴ / ۲۸۳، مرآة الحنان ۲ / ۴۲۶،

المنتظم ۱۵۲ / ۷، النجوم الزاهرة ۴ / ۱۷۲

(سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ) حضرت عبداللہ بن مسعود ابو عبد الرحمن الہمدانی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے

صحابی اور خادم، سابقین اولین، کبار بدرین اور صاحب فضیلت فقیر قراء میں سے ایک تھے۔ آپ ان

لوگوں میں سے تھے جو اہل حدیث میں غور کرتے اور روایت میں سختی کرتے تھے۔ ضبط الفاظ میں سستی

کرنے پر اپنے شاگردوں کو ڈالتے۔ علم و حکمت کے برتنوں سے اور ائمہ ہدی سے تھے۔

مدینہ طیبہ میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی۔ مزید دیکھیں:

النجوم الزاهرة ۱ / ۸۹، العبر ۱ / ۳۳، طبقات القراء لابن الجزری ۱ / ۴۵۸، طبقات

القراء للذہبی ۱ / ۳۳، طبقات الفقہاء ۴۳، شذرات الذهب ۱ / ۳۸، اسد الغابۃ ۳ / ۳۸۴،

الاصابة ۲ / ۳۶، تاریخ بغداد ۱ / ۱۴۷، خلاصۃ تہذیب الکمال ۱۸۱، تذکرۃ الحفاظ ۱ / ۳۱

﴿التصريح بالابوعور﴾ [40]

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضي الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَأْيِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ لَسَمِيعَتَهُ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مِنْ [مَا] إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ وَعَثْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي.

ترمذی نے اس روایت کا اخراج کیا اور اسے حسن قرار دیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله عنه سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حج کے موقع پر عرفہ کے دن رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں، آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! بیشک میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے اگر تم نے اُسے پکڑا تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے، وہ کتاب اللہ (قرآن کریم) اور میری عترت ہے جو میرے اہل بیت ہیں۔

”الجامع الصحيح“ للترمذی: ۵: ۶۲۱ (۳۷۸۶)

اور دیکھیں: حدیث نمبر ۶، ۷، ۸ کی تخریج۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف الخامس والأربعون﴾ [41]

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ فِي "تَارِيخِهِ" عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
شَفَاعَتِي لِأُمَّتِي مَنْ أَحَبَّ أَهْلَ بَيْتِي.

خطیب نے اپنی تاریخ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ایک روایت نقل کی ہے، آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

میری شفاعت میری امت کے لیے ہے (اور اُس کے لیے) جس نے میرے
اہل بیت سے محبت کی۔

"تاریخ بغداد ۲: ۱۴۶"

(زینہم) (خطیب) الحافظ الکبیر شام اور عراق کے محدث، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی
البغدادی، نفع بخش تصانیف کے مصنف ہیں۔

التاریخ، الجامع، الکفایة، السابق واللاحق، شرف اصحاب الحدیث، الفصل
فی الملج، المتفق والمفترق، تلخیص المتشابه، الذیل المکمل فی المهمل، الموضح،
المهمات، الرولة عن مالک، تمییز متصل الاسانید، البسملة، الجهر بها، المقتبس فی
تمییز المتبیس، الرحلة، المراسیل، مقلوب الاسماء، اسماء الملتسین، طرق قبض العلم،
من وافقت کتبه اسم ابیه وغیره آپ کی نفع بخش تصانیف ہیں ۳۶۳ ہجری میں وقات پائی۔

دیکھیں: ارشاد الاریب ۱/ ۲۴۶، الاتساب ۲۰۰ ب، البداية والنهاية ۱۲/ ۱۰۱،
تبیین کذب المفتری ۲۶۸، تذکرة الحفاظ ۳/ ۱۱۳۵، الرسالة المستطرفة ۵۲، شذرات
الذهب ۳/ ۳۱۱، طبقات السبکی ۴/ ۲۹، طبقات ابن هداية الله، ۱۶۴، الصبر ۳/ ۲۵۳،
اللباب ۱/ ۱۹۱، امرأة العننان ۳/ ۸۷، مفتاح السعادة ۱/ ۲۵۸، المنتظم ۸/ ۲۶۵، النجوم
الزاهرة ۵/ ۸۷، وفيات الاعیان ۱/ ۲۷

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصويث الثاني والاربعون﴾ [42]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَهْلُ بَيْتِي.

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کا اخراج کیا، آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن سب سے پہلا شخص جس کی میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل

بیت ہیں۔

”المعجم الكبير“ ۳۲۱:۱۲، (۱۳۵۵۰) اور اسے شامی نے ”مجمع الزوائد“ ۱: ۳۸۰ میں،
خطیب بغدادی نے ”الموضح“ ۲: ۴۵ میں، ویلیسی نے ”الفردوس“ ۱: ۲۳ (۲۹) میں اور ابن عدی
نے ”الکامل“ ۲: ۷۹۰ میں روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف الثالث والاربعون﴾ [43]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِيهِ ۞
قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ۞ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ:

أَلَسْتُ أَوْلَىٰ بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟

قَالُوا: بَلَىٰ، يَا رَسُولَ اللَّهِ!

قَالَ: فَيَأْتِي سَائِلِكُمْ عَنِ النَّيِّنِ، عَنِ الْقُرْآنِ، وَعَنْ عِتْرَتِي.

طبرانی نے حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ۞ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، فرمایا کہ رسول اللہ ۞ نے ہمیں جحفہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

کیا میں تمہارے ساتھ تمہاری جانوں سے زیادہ قریب نہیں ہوں؟

صحابہ ۞ نے عرض کیا؟ کیوں نہیں یا رسول اللہ۔

آپ نے فرمایا: تو میں تم سے دو چیزوں کا سوال کرتا ہوں، قرآن کا اور اپنی اہل

بیت (کی عزت و حرمت) کا۔

اسے بخاری نے "معجم الزوائد" ۱۹۵:۵ میں روایت کیا۔

(۲۴۴م)

(سیدنا مطلب بن عبد اللہ بن حنطب ۞)

حضرت مطلب بن عبد اللہ بن المطلب بن الحارث المخزومی ۞۔ عمر، ابو موسیٰ

الاشعری، زید بن ثابت، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ ثقہ اور کثیر الحدیث تھے۔

دیکھیں: تہذیب التہذیب ۱۰/۱۷۸-۱۷۹

﴿التصريف الرابع والرابعون﴾ [44]

أَخْرَجَ الطَّبْرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعِ:

عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ جَسَدِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ فِيمَا أَنْفَقَهُ

وَمِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَعَنْ مَحَبَّتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کا اخراج کیا ہے، آپ نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

بندے کے پاؤں نہیں پھیلیں گے یہاں تک کہ اُس سے چار چیزوں کے بارے

میں سوال کیا جائے گا: اُس کی عمر کے متعلق کہ اس نے کس چیز میں صرف کی، اُس کے جسم کے

بارے میں کہ کس کام میں اُسے برتا، اُس کے مال کے بارے میں کہ کس کام میں خرچ کیا

اور اُسے کہاں سے کمایا اور میرے اہل بیت کی محبت کے بارے میں۔

”المعجم الكبير“ ۸۳: ۱۱ (۱۱۱۷۷)، ”المعجم الاوسط“ ۱۸۵: ۱۰ (۹۴۰۲)، اور اسے

کاشفی نے ”مجمع الزوائد“ ۳۴۶: ۱۰ میں حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ سے اس جیسی روایت درج کی۔ اور اس

میں ان الفاظ کا اضافہ کیا:

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ؟ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ ﷺ.

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ سے محبت کی کیا علامت ہے؟ پس آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارا۔

اور اس کی نسبت ”الاولیٰ“ للطبرانی کی طرف کی۔

(۱۸۵: ۱۰) المعجم الصغیر میں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصنيف الخامس والأربعون﴾ [45]

أَخْرَجَ الدِّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:
أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَهْلُ بَيْتِي.

دیلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

پہلے وہ لوگ جو میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے وہ میرے اہل بیت ہوں گے۔

اسے علامہ متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے "کنز العمال" ۱۰۰:۱۲ (۳۴۱۷۸) میں روایت کیا اور اس کی نسبت دیلی کی طرف کی۔

(زینہم)

کتاب الفردوس میں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التَّحِيَّاتِ السَّامِعِ وَالْمُذْمُورِ﴾ [46]

أَخْرَجَ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ ؑ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَدَّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ:

حُبِّ نَبِيِّكُمْ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَعَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فَإِنَّ حَمَلَةَ

الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ.

دیلہی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اپنی اولاد کو تین خصلتیں سکھاؤ:

اپنے نبی (ﷺ) کے ساتھ محبت، اُن کے اہل بیت کے ساتھ محبت اور قرآن کریم کی

قراءت۔ بیشک قرآن پاک کو حفظ کرنے والے قیامت کے دن اللہ عزوجل کے سایہ کے

نیچے ہوں گے جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (یہ افراد) اُس کے انبیاء کرام اور اُس کے اصفیاء

عظام کے ساتھ ہوں گے۔

اسے علامہ متقی ہندی نے ”کنز العمال“ ۱۶: ۴۵۶ (۴۵۴-۹) میں اور عجیلونی نے ”کشف العفا“

۱: ۷۴ (۱۷۴) میں روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديق السابع والاربعون﴾ [47]

أَخْرَجَ الدَّبْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

أَبْتُكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ أَشَدُّكُمْ حُبًّا لِأَهْلِ بَيْتِي وَأَصْحَابِي.

دبلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

تم میں ہل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم وہ ہوگا جسے میرے اہل بیت اور

میرے صحابہ کرام سے زیادہ محبت ہوگی۔

اسے ابن عدی نے "الکامل" ۶: ۴۰۶ میں اور علامہ متقی ہندی نے "کنز العمال" ۱۲: ۹۶

(۳۴۱۵۷) میں روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصديق الثامن والاربعون﴾ [48]

أَخْرَجَ الذَّيْلِيُّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ:

الْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَالسَّاعِي فِي أُمُورِهِمْ
عِنْدَمَا اضْطَرُّوا إِلَيْهِ، وَالْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَلسَانِهِ.

دیلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

قیامت کے دن میں چار شخصوں کا شفیق ہوں گا:
جو میری اولاد کی تکریم و تعظیم کرنے والا ہوگا،

ان کی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہوگا،

ان کے کاموں اور معاملات میں کوشش کرنے والا ہوگا جب وہ اس کی طرف محتاج

ہوں، (یا کسی معاملے میں پریشان ہوں)

اور ان کے ساتھ اپنے دل اور اپنی زبان سے محبت کرنے والا ہوگا۔

طبری نے اسے "ذخائر العقبی" ص ۵۰ میں، نقلی ہندی نے "کنز العمال" ۱۲: ۱۰۰
(۳۴۱۸۰) میں زبیدی نے "اتحاف السادة المتقين" ۸: ۷۳ میں اور سمودی نے "جوہر
العقدین" ۲: ۲۸۳ میں روایت کیا اور فرمایا: اس کی سند ضعیف ہے۔

﴿الحديث التاسع والربعون﴾ [49]

أَخْرَجَ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ؓ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَيَّ مِنْ آذَانِي فِي عِتْرَتِي.

دیلیمی نے حضرت ابوسعید ؓ سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا غضب اُس پر سخت اور شدید ہوتا ہے جو میرے اہل بیت کو تکلیف اور

دکھ دیتا ہے۔

متقی ہندی نے اسے ”کنز العمال“ ۱۲: ۹۳ (۱۴ ۳۴) میں اور طبری نے ”ذخائر العقبی“ ص ۸۳

میں حضرت علی ؓ سے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ تَعَالَى ، وَ غَضَبُ رَسُولِهِ ، وَ غَضَبُ مَلَائِكَتِهِ ، عَلَيَّ مِنْ إِهْرَاقِ

دَمِ نَبِيِّ ، أَوْ آذَاهُ فِي عِتْرَتِهِ .

اللہ تعالیٰ کا غضب، اُس کے رسول کا غضب اور اُس کے فرشتوں کا غضب اس شخص پر سخت ہوتا

ہے جو کسی نبی کا خون بہائے یا اُسے اُس کی عترت کے بارے میں تکلیف پہنچائے۔

اور اس کی نسبت امام علی بن موسیٰ رضا ؓ کی طرف کی۔ انتہی منہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التحیث الخمس﴾ [50]

أَخْرَجَ الدَّبْلِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ الْآكِلَ فَوْقَ شَبْعِهِ ، وَالْعَافِلَ عَنِ طَاعَةِ رَبِّهِ ، وَالتَّارِكَ

لِسُنَّةِ نَبِيِّهِ وَالْمُخْفِرَ ذِمَّتَهُ وَالْمُبْغِضَ عِتْرَةَ نَبِيِّهِ وَالْمُؤْذِي جِيرَانَهُ .

دیلی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پیشک اللہ تعالیٰ بھوک سے زیادہ کھانے والے کو دشمن جانتا ہے،

اور اُسے جو اپنے رب کی اطاعت سے غافل ہو،

اور اُسے جو اپنے نبی کی سنت کو چھوڑنے والا ہو،

اور اُسے جو اپنے ذمہ اور وعدہ کو توڑنے والا ہو،

اور اُسے جو اپنے نبی کی عترت سے بغض رکھنے والا ہو،

اور اُسے جو اپنے ہمسائے کو ایذا پہنچانے والے کو۔

(اللہ تعالیٰ ان سب سے نفرت کرتا ہے)

اسے ترقی ہندی نے ”کنز العمال“ ۱۶: ۸۷ (۲۹، ۴۴) میں روایت کیا اور اس کی نسبت دیلی کی طرف

کی۔

احادیث نمبر ۱۳، ۱۵، ۱۹، ۳۹ میں اس حدیث کے بعض الفاظ کے شواہد گزر گئے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصنيف الخامس والنمور﴾ [51]

أَخْرَجَ الدَّبْلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ۞ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۞:

أَهْلُ بَيْتِي وَالْأَنْصَارُ كَرِيسِي وَعَيْبَتِي، وَصَحَابِي، وَمَوْضِعُ مَسْرَتِي،
وَأَمَانَتِي. فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.

دیلمی نے حضرت ابوسعید ۞ سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ
رسول اللہ ۞ نے ارشاد فرمایا:

میرے اہل بیت اور انصار، میری جماعت، میرا جامہ دان، میرے ساتھی، میری
خوشی کی جگہ اور میری امانت ہیں۔ پس اُن کے نیکوکاروں سے نیکی کے ساتھ پیش آؤ اور اُن
کے بدکاروں سے درگزر کرو۔

”الفرردوس“ للدبلمی ۱: ۴۰۷ (۱۶۴۵) ترمذی نے ۶۷۱:۵ میں حضرت ابوسعید ۞ سے

روایت کیا، انہوں نے نبی کریم ۞ سے روایت کیا، آپ ۞ نے فرمایا:

أَلَا إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوَى إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرِيسِي الْأَنْصَارُ، فَاقْبَلُوا عَنْ
مُسِيئِهِمْ، وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

سن لو! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں، میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت
انصار ہیں اُن کے برون کو محاف کرو اور اُن کے نیکوکاروں سے قبول کرو۔

اور امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اٹھی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف الثاني والنموسور﴾ [52]

أَخْرَجَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
مَنْ أَوْلَى رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَعْرُوفًا فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَقْدِرِ
الْمُطَّلِبِيُّ عَلَى مَكَافَاتِهِ ، فَأَنَا أَكْفَاهِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

ابونعیم نے حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه سے روایت کیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو کوئی دنیا میں بنی عبدالمطلب کے کسی فرد کے ساتھ نیکی کرے اور وہ مطلبی اس کا
بدل یا عوض دینے پر قادر نہ ہو تو میں قیامت کے دن اُس مطلبی کی طرف سے اُس شخص کو بدلہ
دوں گا۔

”حلیۃ الاولیاء“ لابی نعیم ۱۰: ۳۶۶

(زینہم) (ابونعیم) الحافظ الکبیر محدث عصر احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران النہرانی
الاصہبانی الصوفی۔ زاہد محمد بن یوسف البنائ کے سبط۔ ۳۳۶ ہجری میں ولادت ہوئی۔ آپ کی متعدد
تصنیفات ہیں ان میں کچھ یہ ہیں:

الحلیۃ ، المستخرج البخاری ، المستخرج علی مسلم ، دلائل النبوة ، معرفة
الصحابۃ ، تاریخ اصحابان ، فضائل الصحابة ، صفة الجنة ، الطب وغيرہ۔

محرم ۳۳۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

مزید دیکھیں: البداية والنهاية ۱۲ / ۴۵ ، تبیین کذب المفتري ۲۴۶ ،

تذکرۃ الحفاظ ۳ / ۱۰۹۲ ، شذرات الذهب ۳ / ۲۴۵ ، طبقات السبکی ۴ / ۱۸ ، طبقات

القراء لابن الحزري ۱ / ۷۱ ، طبقات ابن هداية الله ۱۴۱ ، العبر ۳ / ۱۷۰ ، لسان الميزان

پاتی عاشیہ گلے صفحہ پر.....

۲۰ / ۱ / ۲۹۸

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصديت الثالث والنصور﴾ [53]

أَخْرَجَ الْخَطِيبُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ   يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ   يَقُولُ:

مَنْ صَنَعَ صَنِيعَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الدُّنْيَا، فَعَلَىٰ مِثْلِهَا إِذَا لَقِينِي.

خطیب نے حضرت عثمان بن عفان   سے نقل کیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ   کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کسی نے دنیا میں عبدالمطلب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ کوئی نیکی کی پس اُس کا بدل دینا مجھ پر ہے جب وہ مجھ سے ملے۔

تاریخ بغداد "۱۰۳:۱۰، اور اسے طبرانی نے "المعجم الاوسط" ۲:۲۶۵ (۱۴۶۹) روایت کیا
گزشتہ صفحہ کا حاشیہ.....

المنتظم ۸/۱۰۰، میزان الاعتدال ۱/۱۱۱، النجوم الزاهرة ۵/۳۰، وفيات الاعيان ۱/۲۶
(سیدنا عثمان غنی بن عفان  )
مزید دیکھیں:

اسد الغابة ۳/۵۸۴، الاصابة ۲/۴۵۵، تاریخ الخلفاء ۱۴۷، تذكرة الحفاظ ۸/۱، خلاصة تذهيب الكمال ۲۲۱، شذرات الذهب ۱/۴۰، طبقات الفقهاء ۴۰، طبقات القراء لابن الحزري ۱/۵۰۷، طبقات القراء للذهبي ۱/۲۹، العبر ۱/۳۶، مروج الذهب ۲/۳۴۰، النجوم الزاهرة ۱/۹۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصنيف الرابع والخمسون﴾ [54]

أَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عَلِيٍّ ؓ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

مَنْ صَنَعَ إِلَيَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَدًا، كَفَّاتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ابن عساكر نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے، آپ نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس کسی نے میرے اہل بیت میں سے کسی کی دستگیری (مدد) کی، میں اُسے

قیامت کے دن بدلہ دوں گا۔

اسے علامہ مفتی ہندی رحمۃ اللہ علیہ نے "کنز العمال" ۱۲: ۹۵ (۳۴۱۵) میں واروکیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصويت الخامس والنصوح﴾ [55]

أَخْرَجَ الْمَازِرِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:
إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ، سَبَبَ
طَرَفَهُ بِيَدِ اللَّهِ، وَطَرَفَهُ بِأَيْدِيكُمْ، وَعَتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي عَوَانُهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى
يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ.

ماوردی نے حضرت ابوسعید رضي الله عنه سے اخراج کیا، آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں تم میں وہ چیز چھوڑنے والا ہوں اگر تم اُسے مضبوط پکڑو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہو
گے۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو ایک رسی کی مانند ہے جس کا ایک سر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
میں ہے اور دوسرا تمہارے ہاتھ میں ہے،

اور دوسرے میری عترت میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے
سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں گی۔

اسے ابن ابی عاصم نے "کتاب السنۃ" ۱: ۶۳۰ (۱۰۰۴) میں، نسوی نے "المعرفة والتاریخ"
۱: ۵۳۷ میں، طبرانی نے "المعجم الاوسط" ۴: ۲۶۲ (۳۴۶۳) ۳۲۸ (۳۰۶۶) میں اور امام
احمد نے "المسند" ۳: ۳۸۸ (۱۰۷۲۰) میں روایت کیا۔

اور اس کی مثل حضرت زید بن ارقم رضي الله عنه کی روایت (حدیث نمبر ۶) میں گزر چکی ہے۔

(زیتم)

ثابت وہ بخاری ہیں، اور یہ حدیث متعدد طرق سے وارد ہوئی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصريح السادس والخمسون﴾ [56]

أَخْرَجَ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ: كِتَابَ اللَّهِ حَبْلٌ مُمَدُّودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ، وَعَثْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْخَوْضَ.
احمد اور طبرانی نے حضرت زید بن ثابت رضي الله عنه سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بیشک میں تم میں دو خلیفے چھوڑ رہا ہوں:

ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو آسمان اور زمین کے درمیان لٹکتی ہوئی رسی ہے،
اور دوسرے میرے اہل بیت ہیں۔

اور یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس
خوض کوثر پر آ پہنچیں گی۔

﴿التصحيح السابع والخمسون﴾ [57]

أَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "شُعَبِ الْإِيمَانِ" عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَرْفُوعًا:

سِتَّةٌ لَعْنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيِّ مُجَابٍ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالْمُجَسِّطُ بِالْجَبْرُوتِ، فَيُعْزُ بِذَلِكَ مَنْ أَدَّلَ اللَّهُ، وَيُدِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللَّهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ، وَالنَّارِكُ لِسْتِي.

ترمذی، حاکم اور بیہقی نے "شعب الایمان" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت نقل کی۔

چھ شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اور ہر مقبول الدعائی نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔ (وہ چھ اشخاص یہ ہیں) اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا، زور اور غلبے سے حاکم بننے والا جو اسے عزیز کرے جسے اللہ نے ذلیل کیا اور اسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزیز کیا، اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے والا، میرے اہل بیت سے وہ چیز حلال سمجھنے والا جسے اللہ نے حرام قرار دیا اور میری سنت کو چھوڑنے والا۔

"الترمذی" ۳۹۷:۴ (۲۱۵۴) "المستدرک" ۹۱:۱ (۱۰۲) ۵۷۱:۲ / (۳۹۴۱)

(۷۰۱) ۱۰۱:۴ /

(زیادہ) مزید تفصیل کے لیے دیکھیں:

النجوم الزاهرة ۱ / ۱۵۰، العبر ۱ / ۶۲، طبقات الفقهاء ۴۷، طبقات ابن سعد

۳۹ / ۸، شذرات الذهب ۱ / ۶۱، تذكرة الحفاظ ۱ / ۲۷، الاصابه ۴ / ۳۴۸

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿التصحيح الثامن والخمسون﴾ [58]

أَخْرَجَ الدَّبْلِيُّ فِي "الْأَفْرَادِ" وَالْحَطِيبُ فِي "الْمُتَّفِقِ" عَنْ عَلِيٍّ ؓ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

سِتَّةٌ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيِّ مُجَابٍ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَالْمُكَذِّبُ
بِقَدْرِ اللَّهِ، وَالرَّاعِبُ عَنْ سُنتِي إِلَى بِدْعَةٍ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ
وَالْمُتَسَلِّطُ عَلَى أُمَّتِي بِالْجَبْرُوتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَدَّلَهُ اللَّهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللَّهُ،
وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهِ.

دارقطنی نے "الافراد" میں اور خطیب نے "المحقق" میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ
الکریم سے روایت نقل کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

چھ شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اور ہر مقبول الدعائی نے لعنت فرمائی ہے۔ (وہ
چھ اشخاص یہ ہیں) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا، اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا،
میری سنت کو چھوڑ کر بدعت کی طرف رغبت کرنے والا، میرے اہل بیت سے وہ چیز حلال
سمجھنے والا جسے اللہ نے حرام قرار دیا، میری امت پر طاقت اور زور سے مسلط ہونے والا تاکہ
اُسے عزیز کرے جسے اللہ نے ذلیل کیا اور اُسے ذلیل کرے جسے اللہ نے عزیز کیا اور ہجرت
کے بعد اسلام سے پھرنے والا۔

اسے دیلمی نے "الفردوس" ۳۳۲:۲ (۳۴۹۸) میں روایت کیا۔ الفاظ حدیث میں کچھ اختلاف کے
ساتھ "سبعة" کا لفظ ہے۔ حاکم نے "المستدرک" ۵۷۳:۲ (۳۹۴۵) میں اور طبرانی نے "المعجم
الکبیر" ۴۳:۱۷ (۸۹) میں عمرو بن سہوان الیافعی کی حدیث سے لفظ "سبعة" کے ساتھ روایت کیا۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿التصريح التاسع والخمسون﴾ [59]

أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي "تَارِيخِهِ" وَالذَّيْلَمِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضي الله عنه قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

ثَلَاثٌ مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللَّهُ لَهُ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ، وَمَنْ ضَيَعَهُنَّ لَمْ
يَحْفَظِ اللَّهُ لَهُ شَيْئًا:

حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَحُرْمَةُ رَجَمِي.

حاکم نے اپنی "تاریخ" میں اور ذیل میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے،
آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں ایسی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اُس کے دین و دنیا میں
اُس کی حفاظت فرمائے گا اور جس نے انہیں ضائع کر دیا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے کسی چیز کی
حفاظت نہیں فرمائے گا۔

(پہلی چیز) اسلام کی عزت و حرمت،

(دوسری چیز) میری عزت و حرمت اور

(تیسری چیز) میرے رشتہ و قرابت کی حرمت۔

اسے طبرانی نے "المعجم الكبير" ۳: ۱۲۶ (۲۸۸۱) میں اور "الاصط" ۱: ۱۶۲ (۲۰۵) میں
روایت کیا۔

﴿التصديق الاستور﴾ [60]

أَخْرَجَ الدَّيْلَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

خَيْرُ النَّاسِ الْعَرَبُ، وَخَيْرُ الْعَرَبِ قُرَيْشٌ، وَخَيْرُ قُرَيْشٍ بَنُو هَاشِمٍ.
دیلی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں بہتر عرب ہیں اور عرب میں بہتر قریش ہیں اور قریش میں بہتر بنو ہاشم

ہیں۔

تَمَّ بِحَمْدِ اللَّهِ

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

فهرس الاحاديث

| | |
|---------------------|--|
| حدیث [۰۵] ص..... ۳۶ | اذکرکم اللہ فی اہل بیٹی |
| حدیث [۰۹] ص..... ۴۲ | احبوا اللہ لما یغذوکم بہ |
| حدیث [۱۹] ص..... ۵۲ | ایہا الناس! من ابغضنا |
| حدیث [۴۲] ص..... ۷۷ | اول من اشفع له |
| حدیث [۴۳] ص..... ۷۸ | السٹ اولی بکم |
| حدیث [۴۵] ص..... ۸۰ | اول من یرد علی |
| حدیث [۴۶] ص..... ۸۱ | ادبوا اولادکم |
| حدیث [۴۷] ص..... ۸۲ | اثبتکم علی الصراط |
| حدیث [۴۸] ص..... ۸۳ | اربعة انا لہم شفیع |
| حدیث [۵۱] ص..... ۸۶ | اہل بیٹی والانصار |
| حدیث [۰۶] ص..... ۳۸ | انی تارک فیکم ما ان تمسکتہ بہ |
| حدیث [۰۷] ص..... ۳۹ | انی تارک فیکم ما ان تمسکتہ بہ بعدی |
| حدیث [۵۵] ص..... ۹۰ | انی تارک فیکم ما ان تمسکتہ بہ لن تضلوا |
| حدیث [۵۶] ص..... ۹۱ | انی تارک فیکم خلیفتین |
| حدیث [۲۲] ص..... ۵۶ | انی خلّفت فیکم اثین |
| حدیث [۲۳] ص..... ۵۷ | انی مقبوض و انی قد ترکت |
| حدیث [۰۸] ص..... ۴۱ | انی اوشک ان ادعی |
| حدیث [۳۸] ص..... ۷۳ | ان فاطمة احصنت فرجها |
| حدیث [۳۹] ص..... ۷۴ | ان اللہ غیر معذبک |

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

| | |
|---------------------|------------------------------|
| حدیث [۱۸] ص ۵۱..... | الزموا مودتنا اهل البيت |
| حدیث [۲۱] ص ۵۳..... | النجوم امان |
| حدیث [۳۵] ص ۶۹..... | النجوم امان لاهل الارض |
| حدیث [۱۷] ص ۵۰..... | اخلفوني في اهل بيتي |
| حدیث [۴۹] ص ۸۴..... | اشد غضب الله |
| حدیث [۵۰] ص ۸۵..... | ان الله يفيض |
| حدیث [۲۷] ص ۶۱..... | انما مثل اهل بيتي |
| حدیث [۱۲] ص ۴۵..... | بفض بنی هاشم والانصار |
| حدیث [۵۹] ص ۹۴..... | ثلاث من حفظهن |
| حدیث [۶۰] ص ۹۵..... | خير الناس العرب |
| حدیث [۵۷] ص ۹۲..... | سنة لعنهم الله |
| حدیث [۵۸] ص ۹۳..... | سنة لعنهم الله و كل نبی مجاب |
| حدیث [۴۱] ص ۷۶..... | شفاعتي لامتي |
| حدیث [۲۹] ص ۶۳..... | كل بنی انثی |
| حدیث [۳۰] ص ۶۴..... | كل بنی آدم |
| حدیث [۳۳] ص ۶۷..... | كل سبب و نسب منقطع |
| حدیث [۳۴] ص ۶۸..... | كل نسب و صهر منقطع |
| حدیث [۱۵] ص ۴۸..... | لا يفيضنا احد |
| حدیث [۴۴] ص ۷۹..... | لا تزول قلما عبده |
| حدیث [۲۸] ص ۶۲..... | لكل شیء اساس |
| حدیث [۳۱] ص ۶۵..... | لكل بنی آدم |
| حدیث [۲۳] ص ۵۸..... | مثل اهل بيتي |

| | |
|---------------------|----------------------------|
| حدیث [۲۵] ص ۵۹..... | مثل اهل بیتی مثل سفینة نوح |
| حدیث [۲۶] ص ۶۰..... | مثل اهل بیتی فیکم |
| حدیث [۱۳] ص ۴۶..... | من اہمضنا اهل البيت |
| حدیث [۱۶] ص ۴۹..... | من لم يعرف حق عترتی |
| حدیث [۵۲] ص ۸۷..... | من اولی رجل |
| حدیث [۵۳] ص ۸۸..... | من صنع صنیعة |
| حدیث [۵۴] ص ۸۹..... | من صنع الی احد |
| حدیث [۱۴] ص ۴۷..... | والذی نفسی بیده لا یفطننا |
| حدیث [۳۶] ص ۷۰..... | وعذنی ربی فی اهل بیتی |
| حدیث [۰۴] ص ۳۳..... | واللہ لا یدخل قلب امرئ |
| حدیث [۴۰] ص ۷۵..... | یا ایہا الناس! |
| حدیث [۰۲] ص ۲۹..... | یا رسول اللہ من قرابتک؟ |
| حدیث [۱۱] ص ۴۴..... | یا بنی عبدالمطلب! |
| حدیث [۲۰] ص ۵۳..... | یا بنی ہاشم! |
| حدیث [۳۲] ص ۶۶..... | ینقطع یوم القیامة |

فہرہ من الآثار

| | |
|---------------------|----------------------------|
| حدیث [۱۰] ص ۴۳..... | ارقبوا محمدا فی اهل بیته |
| حدیث [۰۳] ص ۳۲..... | المودة لآل محمد |
| حدیث [۰۱] ص ۲۷..... | قریبی رسول اللہ ﷺ |
| | من رضا محمد ان لا یدخل احد |
| حدیث [۳۷] ص ۷۱..... | من اهل بیته النار |

المراجع والمصادر

- (١) القرآن الحكيم
- (٢) الجامع الصحيح للبخاري
- (٣) الجامع الصحيح للترمذي
- (٤) المعجم الكبير للطبراني
- (٥) المعجم الاوسط للطبراني
- (٦) المعجم الصغير للطبراني
- (٧) المسند للإمام احمد
- (٨) المصنف لابن ابي شيبة
- (٩) المطالب العالية لابن حجر
- (١٠) السنن الكبرى للنسائي
- (١١) المنتخب لابن حميد
- (١٢) المستدرک للحاكم
- (١٣) المعرفة والتاريخ للفسوي
- (١٤) الكامل لابن عدي
- (١٥) المسند للرويانى
- (١٦) المقاصد الحسنة للسخاوى
- (١٧) التوبة الطاهرة للدولابى
- (١٨) الفوائد للرازى
- (١٩) اتحاف السادة المتقين للزبيدي
- الناشر المكتبة السلفية ، القاهرة
- الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- الناشر دار احياء التراث العربى
- الناشر دار المعارف ، الرياض
- الناشر المكتبة العلمية ، بيروت
- الناشر دار احياء التراث العربى
- الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- الناشر دار الوطن ، الرياض
- الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- الناشر عالم الكتاب ، بيروت
- الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- الناشر مكتبة الدار، المدينة المنورة
- الناشر دار الفكر ، بيروت
- الناشر مؤسسة قرطبة ، القاهرة
- الناشر دار الكتاب العربى ، بيروت
- الناشر الدار السلفية ، الكويت
- الناشر مكتبة الرشيد ، الرياض
- الناشر دار الفكر ، بيروت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- (٢٠) الفردوس بمأثور الخطاب للدبلمى
الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- (٢١) الدر المنثور للسيوطى
الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- (٢٢) الجامع لاحكام القرآن للقرطبى
الناشر دار الفكر ، بيروت
- (٢٣) الشفا للقاضى عياض
الناشر بيروت
- (٢٤) شعب الايمان للبيهقى
الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- (٢٥) الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان
الناشر مؤسسة الرسالة ، بيروت
- (٢٦) جواهر العقدين للسهمودى
الناشر مطبعة العانى ، بغداد
- (٢٧) حلية الاولياء لابي نعيم
الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- (٢٨) تاريخ بغداد للمخطيب البغدادى
الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- (٢٩) ذخيرة العقبى للطبرى
الناشر مكتبة الصحابة ، جدة
- (٣٠) جامع البيان للطبرى
الناشر دار الكتب العلمية ، بيروت
- (٣١) كشف الاستار للهشامى
الناشر مؤسسة الرسالة ، بيروت
- (٣٢) مجمع الزوائد للهشامى
الناشر الريان ، القاهرة
- (٣٣) كنز العمال للمتقى الهندى
الناشر مؤسسة الرسالة ، بيروت
- (٣٤) كتاب السنة لابن ابى عاصم
الناشر المكتبة الاسلامى ، بيروت

جُزءٌ فِيهِ

مُسْنَدُ أَهْلِ بَيْتِ

امام احمد بن حنبل رحمه الله تعالى

المتوفى سنة ١٦٤ هـ ٦٤١ م

رواية ابنه عبدالله بن احمد بن حنبل

﴿تعميق و تفسیر﴾

عبدالله الليثي الانصاري

﴿ترجمہ﴾

محمد رياض احمد سعیدی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقلمة المحقق

سب خوبیاں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت عطا فرمائے وہی ہدایت والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے وہ ہرگز اپنے لئے کوئی ولی اور مرشد نہیں پائے گا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقْوٰىهِ وَ لَا تَمُوْنُوْنَ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾﴾

[آل عمران ۱۰۲:۳]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَسَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ يَسَاءَ ج وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهِ وَاَلْاَرْضَ حَام ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰىكُمْ رَقِيْبًا ﴿۱۰۴﴾﴾ [النساء ۱:۴]

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدم) سے بنایا اور اسی سے

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس کی زوجہ (حوا) کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بکثرت مردوں اور عورتوں کو پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور (ڈرو) قرابتوں (میں قطع رحمی) سے بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

﴿بَيِّنَاتٍ لِّلَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَ قُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَ يُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾

[الاحزاب ۳۳: ۷۱-۷۰]

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔ (اللہ) تمہارے لئے تمہارے اعمال کو درست فرما دے گا اور تمہارے لئے تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو بیشک وہ بڑی کامیابی کے ساتھ کامیاب ہو۔

أَمَّا بَعْدُ:

فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ تَعَالَى ، وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَ شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا ، وَ كُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ ، وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ، وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ . (۱)

بیشک سب سے سچا کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین سیرت (سیدنا) محمد ﷺ کی سیرت ہے اور سب سے برے کام دین میں نکالے ہوئے نئے نئے کام ہیں اور ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر (خلاف شرع) بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔

(۱) حدیث صحیح ہے اسے ترمذی وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود وغیرہما رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اسے "مُحَدَّثَاتُهَا" کہا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ اس پر محافل فرماتے تھے۔

أَمَّا بَعْدُ:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے:

{..... إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا}

[الاحزاب ۳۳:۳۳]

اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرما دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔

اہل بیت کے مناقب اور ان کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ کی طرف سے صحیح حدیثیں آئی ہیں۔

مسلم اور احمد نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ الْقَلْبَيْنِ: أَحَلُّهُمَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، هُوَ حَبْلُ اللَّهِ ، مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى ، وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ .

وَفِيهِ: لَقَلْنَا: مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ؟ نِسَاؤُهُ؟

قَالَ: لَا ، أَيُّمُ اللَّهِ إِنْ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدُّغْرِ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَ قَوْمِهَا، أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ ، وَ عَصْبَتُهُ الَّذِينَ حَرَمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ . (۱)

خبردار میں تمہارے درمیان دو بھاری اور اہم چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں

(۱) مسلم ۱۱۰-۱۰۹/۲-۱۱۰-۱۰۹/۲ مسند احمد ۱۷۰۱۷/۳-۱۷۰۱۷/۳-۱۷۰۱۷/۳

اور داری نے اپنی سنن میں اس کا اخراج کیا، کتاب فضائل القرآن ۴۳۲، ۴۳۱/۲

سے ایک اللہ عزوجل کی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی رسی ہے۔ جو اس کتاب (قرآن کریم) کی پیروی کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہی کی راہ پر چلا جائے گا۔

اور اس روایت میں یہ بھی ہے: (یزید کہتے ہیں) ہم نے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے اہل بیت سے مراد کون ہیں؟ کیا آپ کی ازواج مطہرات؟

تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں اللہ کی قسم! عورت تو مرد کے ساتھ کچھ عرصہ رہتی ہے پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے اور وہ عورت اپنے باپ اور اپنی قوم کے پاس لوٹ آتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کے اہل بیت آپ کے خوئی رشتے دار ہیں، آپ کے وہ رشتہ دار جن پر صدقہ حرام کیا گیا ہے۔

امام بخاری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَزُقُّبُوا مُحَمَّدًا ﷺ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ . (۱)

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا خیال اور لحاظ رکھو۔

مسلم (۲) نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے:

قَالَتْ عَائِشَةُ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ ، مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ ، فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَدْخَلَ مَعَهُ ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَلِيُّ فَأَدْخَلَهُ ، ثُمَّ قَالَ :

﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

[الاحزاب ۳۳:۳۳]

(۱) صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن و الحسين، ۳۷۵۱

احمد ۱۶۲/۶

(۲) مسلم، فضائل، ۱۱۶/۲

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا: ایک دن نبی کریم ﷺ نے سیاہ اُون سے بنی ہوئی نقش و نگار والی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ (اسنے میں) حضرت امام حسن بن علی ؑ آئے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی اس چادر میں لے لیا۔ پھر امام حسین ؑ آئے اور اُن کے ساتھ چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو نبی کریم ﷺ نے انہیں بھی چادر میں کر لیا۔ پھر حضرت علی ؑ آئے تو آپ نے انہیں بھی چادر میں داخل کر لیا۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾
اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرما دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔

ترمذی (۱) نے حدیث انس کا اخراج کیا ہے، حضرت انس ؓ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ حِينَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ يَمْرُؤُ بَابِ فَاطِمَةَ إِذَا خَرَجَ لِلصَّلَاةِ قَرِيبًا مِنْ سَعَةِ أَشْهُرٍ فَيَقُولُ: الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ ﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب ۳۳: ۳۳]

کہ رسول اللہ ﷺ کا چھ ماہ تک یہ طریقہ رہا کہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے جاتے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے سے گزرتے ہوئے فرماتے:

الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ، اے اہل بیت انما۔

اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرما

(۱) الترمذی من حدیث انس (بلفظہ: تحفة تفسیر سورة الاحزاب: ۶۸/۹)

اور دیکھیں: اس آیت کی تفسیر فتح القدر میں: ۲۷۸/۴-۲۷۹

دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔

نیز ترمذی نے اور حاکم نے اس حدیث کا اخراج کیا اور اس کی تصحیح کی۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ -رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ- قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ
عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب ۳۳:۳۳] فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا لَهَا طَمَعةً وَ حَسَنًا وَ
حُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيُّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ
هُؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ
أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلِيٌّ مَكَانِي وَ أَنْتِ عَلِيٌّ خَيْرٌ. (۱)

پروردہ رسول حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت
کریمہ ﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ﴾ نازل ہوئی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا گھر میں
تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو
بلا کر انہیں چادر اوڑھادی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک کے پیچھے تھے آپ نے
انہیں بھی چادر اوڑھادی۔ پھر عرض کیا اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور
رکھ اور انہیں خوب صاف ستھرا فرمادے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول
اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو اور بھلائی پر ہو۔

نیز ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کا اخراج کیا اور دونوں نے اس کی تصحیح کی۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ
(۱) الترمذی (۶۶/۹)، المستدرک ۱۴۶/۳، طبرانی نے اسے مختلف طرق سے "معجم الکبیر" میں

روایت کیا ۴۶/۳-۵۱ نمبر ۲۶۶۳-۲۶۷۳

اور حدیث مختلف طرق اور شرح کے ساتھ فتح القدر میں ہے: ۲۷۹/۴

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

﴿..... نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ.....﴾ [آل عمران ۳: ۶۱]
دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ
هُؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي . (۱)

حضرت عاصم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿..... نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ.....﴾ [آل عمران ۳: ۶۱]
ہم بلائیں اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو۔
تو نبی کریم ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین ﷺ کو بلایا اور فرمایا:
اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي . یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حاکم نے حدیث عبداللہ بن جعفر ﷺ کا اخراج کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ فرمایا:

لَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّحْمَةِ هَابِطَةً، قَالَ: اذْعُوا لِي، اذْعُوا
لِي، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اَهْلُ بَيْتِي عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ،
وَالْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، فَجِئْتُ بِهِمْ، فَأَلْفَى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ كِسَاءَهُ، ثُمَّ رَفَعَ
يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اٰلِيّ، فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ،

(۱) الترمذی، تفسیر سورۃ آل عمران (تحفہ: ۳۴۹/۸-۳۵۰)، مناقب علی ۱۰/۲۸۸ میں

طویل بیان کیا، اور آل عمران کی آیت ۶۰ اس طرح پوری ہے: ﴿وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ لَدُنْمُ تَبَهَّلْ

فَتَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلٰى الْكٰلِبِيْنَ﴾ [آل عمران ۳: ۶۱]

اور اپنے آپ کو بھی اور تمہیں بھی پھر عاجزی سے اللہ کے حضور دعا کریں تو اللہ کی لعنت ڈالیں

جموںوں پر۔

اور اس کا نام آیت السہلۃ رکھا۔ لفظ مہلہ "الاجتال" سے بنا ہے، اس کا معنی، دعا میں لعنت

کرنے کے ساتھ کوشش کرنا ہے۔ دیکھیں تفسیر فتح القدر میں: ۳۴۶/۱-۳۴۷، المستدرک ۳/۱۴۷

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ

أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ [الاحزاب ۳۳:۳۳] (۱)

جب رسول اللہ ﷺ نے عجز کرتے ہوئے رحمت کی طرف نظر کی تو فرمایا:

أَدْعُوا لِي ، أَدْعُوا لِي ، مِيرے پاس بلاؤ، مِيرے پاس بلاؤ۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ کس کو؟

فرمایا: مِيرے اہل بیت، علی، فاطمہ، حسن اور حسین ﷺ کو۔

انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک اُن پر ڈال دی پھر

اپنے ہاتھ بلند کیے اور عرض کیا: اے اللہ: یہ میری آل ہے، تو محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرما

دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔

حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْجُؤْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْفَرَقِ وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ

الْإِخْتِلَافِ (۲)

(۱) المستدرک: ۱۴۸/۳

(۲) المستدرک: ۱۴۹/۳، اور اس روایت کا بقیہ اس طرح ہے: فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ

اِخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ إِبْنِ سِنَانٍ. (ترجمہ، سابقہ رسالے کی حدیث نمبر ۳۵ میں گزر چکا)

ذہبی نے کہا: روایت موضوع ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ستارے زمین والوں کے لیے ڈوبنے سے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری
امت کے لیے اختلاف اور جھگڑے سے امان ہیں.....

امام ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کا اخراج کیا اور کہا صحیح الاسناد ہے۔ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْلِبُكُمْ مِنْ نِعْمِهِ ، وَ أَحِبُّونِي بِحُبِّ اللّٰهِ ، وَ أَحِبُّوا أَهْلَ
بَيْتِي بِحُبِّي . (۱)

اللہ تعالیٰ سے محبت کرو کہ وہ تمہیں اپنی نعمتوں سے روزی اور غذا عطا فرماتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میرے سبب سے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

حاکم نے مستدرک میں اس روایت کا اخراج کیا اور فرمایا: مسلم کی شرط پر حدیث صحیح
ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُفِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ (۲)
قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہمارے اہل بیت
سے کوئی ایک شخص بغض نہیں رکھتا مگر اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں داخل کرے گا۔

حاکم نے مستدرک میں اس حدیث کا اخراج کیا اور کہا صحیح الاسناد ہے۔
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبکہ آپ کعبے کا دروازہ
پکڑے ہوئے تھے،

مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي ، وَمَنْ أَنْكَرَنِي فَأَنَا أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ
يَقُولُ: أَلَا إِنَّ مَثَلَ أَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مِنْ قَوْمِهِ ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَ

المستدرک ۱۰۰/۳

(۱) الترمذی: تحفة ۲۹۲/۱۰

(۲) المستدرک ۱۰۰/۳

مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ (هَلَكَ) . (۱)

جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہے اور جو مجھے نہیں جانتا (وہ جان لے کہ) میں ابوذر ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

آگاہ ہو جاؤ! بیشک میرے اہل بیت کی مثال تم میں سفینہ نوح کی مانند ہے جو اس پر سوار ہو اودہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہا وہ غرق ہو گیا۔

بزار نے مسند بزار (۲) میں اور طبرانی (۲) نے اپنی تینوں معاجم میں اس حدیث کا اخراج کیا۔ بزار کی اسناد میں الحسن بن ابو جعفر الجفری اور طبرانی کی اسناد میں عبد اللہ بن داہر ہے، یہ دونوں متروک ہیں اور حاکم کی اسناد میں نہیں ہیں۔

بزار (۳) اور طبرانی (۳) نے حدیث ابن عباس کا اخراج کیا، اور اس میں الحسن بن ابو جعفر الجفری مذکور ہے۔

طبرانی (۴) نے معجم کبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [مِنْ أُمَّتِي] أَهْلُ بَيْتِي، ثُمَّ الْأَقْرَبُ
فَالْأَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي وَالتَّبَعِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ مِنْ سَائِرِ

(۱) المستدرک ۳/۱۵۰-۱۵۱

(۲) مجمع الزوائد اس کی سند ضعیف ہے ۹/۱۶۸، اور مستدرک کی حدیث پر یہ الفاظ زائد ہیں:

وَمَنْ قَاتَلَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَ الدُّجَالِ -

الطبرانی: الصغير: ۱/۱۳۱، ۱۳۵، ۱۳۹

(۳) نیزالمجمع ۹/۱۶۸

(۴) کنز العمال ۱۲/۹۴ نمبر (۳۴۱۴۵) طبرانی اور حاکم سے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الْعَرَبِ، ثُمَّ الْأَعَاجِمِ، وَ أَوْلَ مَنْ أَسْفَعُ لَهُ أَوْلُوا الْفَضْلِ .

میں قیامت کے دن سب سے پہلے [اپنی امت سے] اہل بیت کی شفاعت کروں گا، پھر جو زیادہ قریب ہیں، پھر جو قریش کے زیادہ قریب ہیں، پھر انصار کے، پھر جو مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی یمن لوگوں میں سے، پھر سارے عرب سے، پھر تمام عجم سے، اور سب سے پہلے جس کی شفاعت کروں وہ فضیلت والے ہیں۔

ابن عساکر نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَدًا كَأَمَانَةٍ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (۱)
جس کسی نے میرے اہل بیت میں سے کسی کی اچھائی کا ہاتھ بڑھایا (مدد کی) میں اس پر اُسے قیامت کے دن بدلہ دوں گا۔

خطیب نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

مَنْ صَنَعَ صِدْقَةً إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْفِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ لَمْ يُكَافِئْ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَىٰ مُكَافَأَتِهِ إِذَا لَقِينِي . (۲)

جس نے عبدالمطلب کے پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ کوئی نیکی کی اور وہ دنیا میں اُس کا بدلہ نہ دے سکا تو اُس کا بدلہ دینا مجھ پر ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے۔

ابن عدی اور دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اس روایت کا اخراج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) کنز العمال : نمبر (۳۴۱۵۲) عن ابن عساکر عن علی -

(۲) کنز العمال : عن (المخطوب) بلفظہ نمبر (۳۴۱۵۳) عن عثمان -

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اَتْبُنُّكُمْ عَلَى الصِّرَاطِ اَشَدُّ كُمْ حُبًّا لِاهْلِ بَيْتِي وَ اَصْحَابِي . (۱)

تم میں پل صراط پر سب سے زیادہ ثابت قدم، میرے اہل بیت اور میرے صحابہ کرام کے ساتھ زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے المستدرک میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَ سَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ - (۲)

میں اُس کے لیے جنگ (جنگ کرنے والا) ہوں جو تم سے جنگ کرے اور اُس سے صلح کرنے والا ہوں جو تم سے سلامتی اور صلح سے پیش آئے۔

اس حدیث کو حاکم نے المستدرک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ (۳)

احمد (۴) اور ترمذی (۴) نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) کنز العمال ، خطیب اور دلیلی سے نقل کرتے ہیں، نمبر (۳۴۱۰۷) اور اسے الاکمال میں مکرر نقل کیا، نمبر (۳۴۱۶۳)

(۲) کنز العمال ، چاروں سے راوی ہیں عن زید بن ارقم ، نمبر (۳۴۱۰۹) ، ترمذی (۳۷۲/۱۰) میں ، ابن ماجہ مقدمہ (۶۵/۱) میں اور المستدرک (۱۴۹/۳) میں ہے۔

(۳) کنز العمال ، عن المستدرک و احمد والطبرانی نمبر (۳۴۱۶۴) یہ وہی حدیث ہے لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے طریق سے ہے ، المستدرک : ۱۴۹/۳

(۴) احمد ۱ / ۷۷ ، الترمذی (مناقب علی بن ابی طالب) ۱۰ / ۲۳۷ ، اور کہا: یہ حدیث حسن غریب ہے ، ہم حضرت بن محمد کی حدیث کو اسی طریق سے پہچانتے ہیں۔

کنز العمال : ۹۷/۱۲ نمبر (۳۴۱۶۱)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَذَيْنِ - يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ - وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا
كَانَ مَعِي فِي ذُرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

جس نے مجھ سے اور ان دونوں (حسن اور حسین) سے محبت کی اور ان دونوں کے
ماں باپ ﷺ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا۔

ابن ماجہ نے اور حاکم نے المسند رک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ نبی
کریم ﷺ نے فرمایا:

نَحْنُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَادَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ: أَنَا وَحَمْرَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرُ
وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ . (۱)

ہم بنی عبدالمطلب جنتیوں کے قائد ہیں۔ میں، (اور میرے ساتھ) حمزہ، علی، جعفر،
حسن، حسین اور مہدی ﷺ ہیں۔

طبرانی نے معجم کبیر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اور حاکم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

إِنِّي وَإِسَّاكَ وَهَذَا الرَّاقِدُ - يَعْنِي عَلِيًّا - وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ . (۲)

پیشک میں اور آپ اور یہ سونے والا یعنی علی، اور حسن اور حسین قیامت کے دن ایک

(۱) کنز العمال، احمد اور ترمذی سے نمبر (۳۴۱۶۲) ابن ماجہ: کتاب الفتن باب خروج
المہدی: ۵۱۹/۲، اس کے شروع میں ہے: نَحْنُ وَوَلَدُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
الحدیث۔ ہم عبدالمطلب کی اولاد، جنتیوں کے سردار ہیں۔

(۲) کنز العمال، طبرانی اور حاکم دونوں سے راوی ہیں (۳۴۱۷۲) نیز احمد نے ذکر کیا، اور
المستدرک للحاکم میں ۱۳۷/۳ پر ہے۔

جگہ میں ہوں گے۔

ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا: مَنْ آذَانِي فِي أَهْلِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ. (۱)

جس نے مجھے میرے اہل کے بارے میں تکلیف دی اُس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف

دی۔

طبرانی نے الاوسط میں ایسی اسناد سے روایت کیا جس میں عاصم بن عبید اللہ ہے جو

کہ ضعیف ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، بیان کرتے ہیں:

أَخْبَرَنَا مَا تَكَلَّمُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُونِي فِي أَهْلِي بَنِي. (۲)

نبی کریم ﷺ نے آخری بات یہ فرمائی کہ تم میرے اہل بیت کو میرا خلیفہ سمجھو۔

طبرانی نے الاوسط میں ایسی اسناد سے روایت کیا جس کے رجال صحیح کے رجال ہیں

سوائے عبید بن طفیل کے، اور وہ ثقہ ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے

ہیں کہ آپ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ایک چادر بچھائی، اُس پر آپ ﷺ،

حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ تشریف فرما تھے۔ آپ نے

عرض کیا: اللَّهُمَّ ارْضُ عَنْهُمْ كَمَا آنا عَنْهُمْ رَاضٍ. (۳)

اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا جیسے میں ان سے راضی ہوں۔

طبرانی نے معجم کبیر اور الاوسط میں حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

(۱) کنز العمال عن ابی نعیم، نمبر (۳۴۱۹۷)

(۲) مجمع الزوائد عن الاوسط، اس میں عاصم بن عبید اللہ کا ضعف ہے۔ ۱۶۳/۹

(۳) مجمع الزوائد ۱۶۹/۹، الشُّعْلَةُ: وہ چادر جس میں آپ لپٹتے تھے یمن میں آج تک اس کا بقی

نام ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام سلمہ کے پاس تشریف فرما تھے، آپ کے پاس حضرت حسن
رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہوئے۔ آپ نے حضرت
حسن رضی اللہ عنہ کو دائیں طرف، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں طرف اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کو گود میں کر لیا اور فرمایا:

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .

اے اہل بیت! تم پر اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، بیشک وہ سراہا ہوا اور
بزرگ ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رونے لگیں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تمہیں کس
چیز نے رُلایا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے انہیں مخصوص فرمایا ہے اور مجھے اور میری بیٹی کو
چھوڑ دیا؟! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنْتِ وَابْنَتُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ۔ تو اور تیری بیٹی اہل بیت سے ہو۔

اس روایت کی اسناد میں ابن لہیعہ ہے، اس میں ہلکا ضعف ہے اور اس کی حدیث
غالباً حسن ہے۔ (۱)

بزار (۲) نے اس روایت کا اخراج ایک ایسی سند سے کیا جس میں ایک غیر معروف
راوی، شہر بن حوشب سے روایت کرتا ہے، انہوں نے کہا: خطیب لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
گالیاں دینے لگے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے آخری ایک انصاری شخص تھا جسے انہیں کہا
جاتا ہے راوی نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

إِنِّي لَأَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَأَكْثَرَ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرٍ وَحَجَرٍ .

(۱) مجمع الزوائد: ۱۶۸/۹، دیکھیں: اس مقصد کے ساتھ حضرت ام سلمہ سے جو وارد ہوئے،

(۲) مجمع الزوائد ۱۷۱-۱۷۰/۹

(الکبیر): ۵۱-۴۶/۳

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پیشک میں قیامت کے دن ضرور زمین پر موجود درختوں اور پتھروں سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کروں گا۔

اللہ کی قسم! کیا کوئی رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی نہ کر کے شفاعت کی امید رکھ سکتا ہے؟

ابن حجر نے کہا: اس کی اسناد حسن ہے اگر شہر نے اسے سنا ہے۔

طبرانی (۱) نے معجم کبیر میں ایسی اسناد سے اخراج کیا جس کے رجال ثقات ہیں:

ابو جمیلہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو شہید کیا گیا تو آپ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنا جانشین بنایا۔ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حملہ کرتے ہوئے منبر آپ کے سرین پر مارا۔ جس سے آپ چند مہینے بیمار رہے۔ پھر آپ تندرست ہوئے تو منبر پر چڑھ کر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اتَّقُوا اللَّهَ فِينَا ، فَإِنَّا أُمَرَاؤُكُمْ وَضِيْفَانُكُمْ ، وَنَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ الْبَلِيْنَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : [الاحزاب ۳۳:۳۳]

﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

اے عراقیو! ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرو، ہم تمہارے امیر اور تمہارے مہمان ہیں ہم اہل بیت ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿.....إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

اللہ یہی ارادہ فرماتا ہے کہ اے رسول کے گھر والو تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور فرما دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر کے خوب پاکیزہ کر دے۔

(۱) مجمع الزوائد ۱۷۲/۹، تاریخ بغداد ۱/۱۳۸ انہوں نے ذکر نہیں کیا کہ وہ نیزے کے وقت نماز پڑھ رہے تھے بلکہ اپنے منبر پر سوار تھے، اور دیکھیں: مقاتل الطالبین

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اُس دن آپ کلام کرتے رہے یہاں تک کہ ہم آپ کو مسجد میں روتا ہوا پاتے۔
طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی اسناد سے اخراج کیا جس کے رجال ثقات ہیں سوائے
سلسلی بن عقبہ کے جو کہ غیر معروف ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کون زیادہ محبوب ہے میں یا فاطمہ؟
آپ نے فرمایا: فاطمہ مجھے آپ سے زیادہ محبوب ہے اور آپ مجھے اُس سے زیادہ عزیز ہیں۔
گویا میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تو میرے حوض پر ہوگا اور لوگوں کو اُس سے ہٹائے گا۔ بیشک
اُس پر آسمان کے ستاروں کی تعداد کی مانند پیالے ہیں۔ بیشک میں، آپ، حسن، حسین، فاطمہ
عقیل اور جعفر رضی اللہ عنہم جنت میں ہوں گے۔

﴿.....إِخْوَانَا عَلِيٌّ سُرُورٌ مُتَقَبِّلِينَ﴾ [الحجر ۱۰: ۴۷]

آپس میں بھائی بھائی ہو کر (عزت و کرامت کی) مسندوں پر رو برو (بیٹھے) ہوں گے
کوئی اپنے ساتھی کی گردن میں نہیں دیکھے گا۔ (۱)

طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی اسناد سے اخراج کیا جس کے رجال ثقات ہیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے اپنے اہل کو بلایا تو
حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما وغیرہ کا ذکر فرمایا۔ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْمَا فِي الْبَيْتِ مِنْ هَؤُلَاءِ؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَعَمْ مَا لَمْ تَقُمْ عَلَيَّ بِأَبِ سُدَّةٍ أَوْ تَأْتِيَّ أَمِيرًا تَسْأَلُهُ - (۲)

ہاں! جب تک تو سدہ کے دروازے پر کھڑا نہیں ہوگا یا کسی امیر کے پاس سوال کی

(۱) مجمع الزوائد: ۱۷۳/۹، کز لہمال میں انہی سے مختصر اس کا اخراج ہے: ۱۰۹/۱۲ (۳۴۲۲۰)

(۲) مجمع الزوائد ۱۷۳/۹

غرض سے نہیں آئے گا۔

طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں اس روایت کا اخراج کیا اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے الحسن بن سهل کے اور وہ ثقہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ لوگوں سے کہتے تھے جب کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی بیٹی سے نکاح کیا تھا، کیا تم مجھے مبارکباد نہیں دو گے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے:

يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ إِلَّا سَبَبِي وَ نَسَبِي .

قیامت کے دن ہر سبب اور نسب قطع ہو جائے گا سوائے میرے سبب اور میرے

نسب کے۔ (۱)

طبرانی نے معجم کبیر میں اس روایت کا ایسی سند سے اخراج کیا جس میں ابراہیم بن زکریا العبدی ہے جو غیر معروف الحال ہے۔ حضرت أم بکر بنت المسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے مسور بن مخرمہ کو ان کی بیٹی سے منگنی کا پیغام بھیجا انہوں نے شادی کر دی اور کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَ نَسَبِي . (۲)

قیامت کے دن ہر سبب اور نسب قطع ہو جائے گا سوائے میرے سبب اور میرے

(۱) مجمع الزوائد ۹/۱۷۲، المعجم الكبير: ۳/۳۶۱، ۲۶۲۳، ۲۶۳۴، ۲۶۳۵۔ حاکم نے المسد رک میں اس کا اخراج کیا: ۱۷۲/۳، اور کہا: صحیح الاثناد ہے۔ ذہبی نے ان کا یہ کہہ کر تعاقب کیا کہ میں کہتا ہوں: منقطع ہے۔

عبدالرزاق نے اسے اپنی مصنف ۱۰۳۵۴ میں روایت کیا۔

(۲) مجمع الزوائد ۹/۱۷۲-۱۷۴، مسند احمد: عن المسور: ۴/۳۳۲

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نسب کے۔

طبرانی (۱) نے معجم کبیر میں اس روایت کا ایسی سند سے اخراج کیا جس کے رجال ثقہ ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ سَبَبٍ وَ نَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا سَبَبِي وَ نَسَبِي .

قیامت کے دن ہر سبب اور نسب قطع ہو جائے گا سوائے میرے سبب اور میرے

نسب کے۔ (۲)

(۱) مجمع الزوائد، ۱۷۲/۹، المعجم الكبير، احمد: كنز العمال: ۳۴۲۲۳،

اور لفظ ”صہری“ قرابت، کا اضافہ کیا۔

(۲) ”در السحابة في مناقب القراية والصحابه“ علامہ محمد بن علی الشوکانی

تحقیق الدكتور حسین بن عبداللہ العمري۔ الناشر: دار الفکر۔ دمشق

حالات زندگی

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ (۱)

(اپنے والد ماجد کی طرف سے راوی)

نام، نسب، مولد:

آپ کا نام عبداللہ بن احمد بن حنبل بن ہلال ہے: امام، حافظ، ناقد، محدث، بغداد،

ابو عبدالرحمن ابن شیخ العصرابی عبداللہ الذہلی الشیبانی مروزی، ثم بغدادی

۲۱۳ ہجری میں ولادت ہوئی۔ آپ اپنے بھائی صالح بن احمد سے چھوٹے تھے۔

شیوخ:

آپ نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بہت کچھ روایت کیا۔ ان میں مکمل

(۱) ترجمہ کے مصادر:

- | | |
|------------------------------------|-------------------------------------|
| سیر اعلام النبلاء (۵۱۶/۵) | تاریخ بغداد للخطیب البغدادی (۳۷۵/۹) |
| البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر (۹۶/۱۱) | تذکرۃ الحفاظ للذہبی (۵۶۵/۴) |
| تہذیب الکمال للعمری مخطوط (۲۶۳) | شذرات الذہب لابن السہاد (۲۰۳/۴) |
| طبقات القراء لابن الجزری (۳۰۸/۱) | طبقات الصحابة (۱۸۰/۱) |
| تہذیب التہذیب لابن حجر (۱۳۱/۵) | الصحیح للذہبی (۸۶/۴) |
| تہذیب التہذیب للذہبی مخطوط (۱۳۹/۲) | طبقات الفقہاء للشمس ازلی (ص ۱۶۹) |
| المختصر لابن الجوزی (۳۹/۶) | المرح والتعریل لابن ابی حاتم (۷/۵) |

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

”المسند“ اور ”الزهد“ ہے۔ شعبہ کے شاگرد یحییٰ بن عبدویہ سے روایت کیا۔ مسئلہ القرآن میں توقف کی وجہ سے علی بن الجعد سے حدیث روایت کرنے سے رک گئے۔

مزید شیوخ یہ ہیں:

شیبان بن فروغ، حوثرة بن اشرس، سوید بن سعید، یحییٰ بن محسن، محمد بن الصباح الدولابی، ابو شیم بن خارجہ، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابوالریح الزہری، ابو بکر بن ابی شیبہ، ابراہیم بن الحجاج السامی، عبید اللہ القوری، محمد بن جعفر الورکانی، احمد بن محمد بن ایوب، احمد ابن ابراہیم الموصلی، اسحاق بن موسیٰ القاسمی، ابو سعید اسماعیل بن ابراہیم الہمدانی، اسماعیل بن عبید بن ابی کریم، الحکم بن موسیٰ القطر، خلف بن ہشام الہزار، داؤد بن رشید، داؤد بن عمرو النخعی، ابو یوسف، سرتج بن یونس، عباد بن یحییٰ، عبد اللہ بن عون الخزاز، عبید اللہ ابن معاذ،

کامل بن طلحہ، محمد بن ابان الواسطی، محمد بن ابان یحییٰ، محمد بن عباد الکی، محمد بن عبد اللہ بن عمار، محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب، منصور بن ابی مزاحم، وہب بن بقیہ، احمد الدورقی، احمد بن ایوب بن راشد، احمد بن بدیل، احمد بن جناب، احمد بن الحسن بن جنید، احمد بن الحسن بن خراش، احمد بن خالد الخلال، احمد بن سعید الداری، احمد بن حمید، احمد بن حاتم، احمد ابن عبدہ المصری، احمد بن عمرو الوکیعی، ابن یحییٰ التستری، احمد بن محمد بن الحنفیہ، الحنفی، احمد بن محمد بن یحییٰ القطان، ابراہیم بن الحسن الباہلی، ابراہیم بن زیاد سبکان،

ابراہیم بن سعید الجوهری، ابراہیم بن عبد اللہ بن بشار الواسطی، ابراہیم بن نصر۔ اور وہ ابن ابی الیث ہیں، اسحاق بن اسماعیل الطالقانی، اسحاق الکوج، اسماعیل بن ابراہیم الترمذی، اسماعیل ابن محمد المحقق، اسماعیل بن مہدی، اسماعیل بن موسیٰ، حمید، جعفر بن محمد بن فضیل، جعفر بن مہران بن السبک، جعفر بن ابی ہریرہ، حجاج بن الشاعر، الحسن بن قزوع،

الحسن بن ابی الریح، ابو مسلم الخلیل بن مسلم (عبدالوارث سے ملاقات کی)، خلا دین اسلم، روح
بن عبدالحمون، زکریا بن یحییٰ زحمویہ، زکریا بن یحییٰ الرقاشی، زیاد بن ایوب، سعید بن ابی الریح
الاستان، سعید بن محمد الجری، سعید بن یحییٰ الاموی، سفیان بن کعب،
سلیمان بن ایوب صاحب المصری، ابو الریح الزہرانی، سلیمان بن محمد البارک،
شجاع بن مخلد، صالح بن عبداللہ الترمذی، صلت بن مسعود، حاصم بن عمر المقدی، عباس الاعنبری
عباس الدوری، عباس بن الولید الترمذی، عبداللہ بن ابی زیاد، عبداللہ بن سالم المفلوج، عبداللہ
ابن سعد الزہری، عبداللہ بن سندل، عن الفضل بن عیاض، عبداللہ ابن عامر بن زرارہ،
عبداللہ بن مخلد، عبداللہ بن عمران الرازی، عبدالواحد بن غیاث، القواریری، عثمان بن ابی
شیبہ، عقبہ بن مکرّم العقی، علی بن اشکاب، ابو اشعث، علی بن الحسن، علی ابن حکیم، علی بن مسلم،
عمران بن یکار الحمصی، عمرو القلاس، عمرو الناقد، عیسیٰ بن سالم، ابو کمال الفضیل
الحمدری، فطر بن حماد، قاسم بن دینار، قتیبہ بن سعید کتابہ، قطن بن نسیر، کثیر بن یحییٰ الہمدانی،
لیث بن خالد اللخثی، ابو بکر الصافانی، محمد بن اسحاق التمیمی، بندار، محمد بن ابی بکر المقدی، محمد بن
یکار مولیٰ بنی ہاشم، محمد بن تمیم التمیمی، محمد بن ثعلبہ بن سواد، محمد بن حسان التمیمی، محمد بن اشکاب،
محمد بن نوین، محمد بن صدران، محمد بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ الجری، محمد ابن عبداللہ بن نمیر، محمد بن
عبداللہ الرزازی، محمد بن عبدالرحیم صاعقہ، محمد بن عبید بن حسان،
محمد بن عبید المحاربی، محمد بن عثمان العسثانی، محمد بن الحسن بن شقیق، محمد بن عمرو الباطلی،
ابو کریب محمد بن العلاء، محمد بن ابی غالب، محمد بن العشی، محمد بن المنہال حجاج کے بھائی، محمد بن
یحییٰ ابن سعید القطان، محمد بن یحییٰ بن ابی سمینہ، محمد بن یزید العجلی، محمد بن یعقوب ابو الہیثم۔
معتز سے سماعت کی، الحزین عون، مخلد بن الحسن، مصعب الزبیری، معاویہ بن عبداللہ بن

معاویہ الزبیری، سلام ابوالمزدر، نصر بن عبداللہ، نوح بن حبیب، ہارون بن معروف، ہدیہ بن خالد، ہدیہ بن عبدالوہاب، ہدیہ بن عبدالاعلیٰ، ہناد، یحییٰ بن ایوب البلیخی، یحییٰ بن داؤد الواسطی، یحییٰ بن عثمان الحرابی، یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید، یوسف بن یعقوب الصقار، ابو عبداللہ المصری العنبری گویا وہ محمد بن عبدالرحمن ہیں، ابو عبیدہ بن الفضل، ابو موسیٰ الہروی، اسحاق بن ابراہیم۔

اپنے والد کی "المسند" میں ان تمام محدثین سے حدیث لی سوائے بعض احمدین سے۔ (۱)
تلامذہ:

امام نسائی نے اپنی سنن میں آپ سے دو حدیثیں روایت کیں۔ بغوی، ابن صاعد، ابو عوانہ الاسفرائینی، انصر بن الہثمی الکندی، ابو بکر بن زیاد، محمد بن مخلد، المحاملی، دحلج، اسحاق بن احمد الکافی، ابو بکر النجاد، سلیمان الطبرانی، ابو علی الصواف، ابو احمد العسال، قاسم بن اصغ، احمد بن کامل، ابو بکر الشافعی، ابو بکر القطعی اور خلق کثیر نے آپ سے روایت لی۔
علمی مقام اور علما کا خراج تحسین:

عباس الدوری کہتے ہیں ایک دن میں امام احمد بن حنبل کے پاس حاضر تھا۔ اتنے میں آپ کا بیٹا عبداللہ آیا۔ امام احمد نے مجھے فرمایا: اے عباس! (میرے بیٹے) ابو عبدالرحمن نے کثیر علم محفوظ کیا ہے۔ اسماعیل الخطمی سے ہے، کہا مجھے ابو زرہ سے معلوم ہوا ہے انہوں نے بتایا کہ مجھے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میرا بیٹا علم حدیث سے بہرہ ور ہوا ہے۔ خطمی کو شک ہے کہ من علم الحدیث فرمایا من حفظ الحدیث فرمایا۔ وہ مجھ سے ایسی چیز میں مذاکرہ نہیں کرتا مگر جو مجھے محفوظ نہیں ہے۔ (۲)

ابوعلی بن الصواف نے بیان کیا: عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جو کچھ میں کہتا ہوں جسے مجھے میرے والد نے بتایا ہے، بیشک میں نے اُسے دو مرتبہ

اور تین مرتبہ سنا ہے اور ایسا کم ہوا ہے کہ میں نے کوئی چیز ایک بار سنی ہو۔ (۱)

ابن ابی حاتم نے کہا: حضرت عبداللہ (بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ) نے اپنے والد

ماجد کے مسائل اور حدیث کی علل میری طرف لکھیں۔ (۲)

خطیب نے فرمایا: حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ثقہ، مثبت اور سمجھ دار تھے۔

بدر بن ابی بدر البغدادی نے کہا: عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ تعالیٰ، نقاد بن نقاد تھے۔

ابو احمد بن عدی نے کہا: عبداللہ بن احمد اپنے والد ماجد کے سبب شریف و نجیب تھے

علم میں اُن کا اپنا ایک مقام تھا۔ اپنے باپ کے علم کو اُن کی مُسد سے زندہ کیا۔ جسے انہوں نے

کسی اور پر پڑھنے سے پہلے خصوصاً اپنے بیٹے پر پڑھا۔

عبداللہ نے حدیث کے راویوں کے متعلق اپنے والد سے سوال کیا تو انہوں نے

اپنے بیٹے کو زورات حدیث بتائے۔ اس چیز کا امام احمد کے بیٹے کے علاوہ کسی اور نے سوال نہ

کیا۔ حضرت عبداللہ نے کسی اور سے بھی (روایت حدیث کے متعلق) نہیں لکھا سوائے اُس

شخص کے جن سے امام احمد نے لکھنے کا فرمایا ہو۔ (۳)

ابوالمحسین احمد بن جعفر بن السناد نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن احمد سے بلا کر دینا

میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے اپنے باپ سے اس قدر احادیث روایت کی ہوں کیونکہ

انہوں نے امام احمد سے ”المسند“ کی سماعت کی ہے اور وہ تیس ہزار احادیث ہیں۔

”التفسیر“ اور وہ ایک لاکھ تیس ہزار احادیث ہیں۔ جن سے انہوں نے اسی ہزار سنیں اور

(۲) الحرح والتعديل ۷/۵

(۱) تاریخ بغداد ۳۷۶/۹

(۳) سیر اعلام النبلاء ۵۲۳/۵

باقی وجادہ ہیں۔

الناسخ والمنسوخ، التاريخ، حديث شعبه، المقدم والمؤخر في كتاب الله، جوابات القرآن، المناسك الكبير، الصغير اور حديث الشيوخ وغيره تصانيف کی سماعت کی۔

ابوالحسن المنادی نے کہا: ہم ہمیشہ اپنے شیوخ کے اکابر کو دیکھتے تھے کہ وہ معرفت رجال، مثل حدیث، الاسماء والکنی اور عراق وغیرہ میں طلب حدیث پر بیٹھنے پر آپ کے حق میں گواہی دیتے تھے۔ اور اس چیز کا آپ کے اسلاف سے آپ کے لیے اقرار کا ذکر کرتے تھے یہاں تک کہ اُن میں سے بعض تو آپ کی تعریف کرنے میں حد سے تجاوز کرتے تھے کہ آپ کو معرفت اور حدیث کے لیے سماع کی زیادتی میں اپنے والد پر فوقیت ہے۔ (۱)

ذہبی نے فرمایا: آپ محفوظ، دین دار اور سچے تھے۔ حدیث اور اتباع والے تھے، رجال پر نظر تھی، غیر حدیث میں دخل نہیں دیا۔ (۲)

مولقات:

ذہبی نے فرمایا: حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک کتاب الورد علی الجہمیة ایک جلد میں اور ایک کتاب "العجم" تھی۔ اپنے والد کی سند میں اُن کی کثیر زیادات اپنے شیوخ کی عروالی سے واضح ہیں۔ (۳)

زرکلی نے کہا: (۴): اپنے والد کی کتاب "الزهد" پر اُن کی ایک کتاب "الزوائد"

(۱) تہذیب التہذیب ۱۴۲/۵-۱۴۳

(۲) سیر اعلام النبلاء ۵/۵۲۴

(۳) سیر اعلام النبلاء ۵/۵۲۴

(۴) معجم المؤلفین ۶/۴

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ہے۔ ایک کتاب ”زوائد المسند“ ہے، جس میں اپنے والد ماجد کی مسند پر تقریباً دس ہزار احادیث کا اضافہ کیا۔ تیوریہ کے قدیم مجموعہ میں ایک کتاب ”مسند اہل بیت - خ“ ہے اور ”المکاشفات خ“ جس کے ۸۵ اوراق ہیں ۶۵۲ میں شستر ہتی میں لکھی گئی، نمبر ۳۳۸۔

وفات:

اسماعیل الخلیسی نے بیان کیا:

۲۹۰ ہجری میں جمادی الآخرہ کے نو دن باقی تھے کہ حضرت عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اتوار کے دن وصال فرمایا۔ دن کے آخری حصے میں دفن کئے گئے۔ آپ کے بھتیجے زہیر بن صالح نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو باب التمن (۱) کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ پر بے شمار لوگوں کا جم غفیر تھا جنہیں شمار کرنا دشوار تھا۔

کہا جاتا ہے کہ عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا تھا کہ انہیں وہاں دفن کیا جائے۔ اور فرمایا مجھے پتہ چلا ہے کہ وہاں ایک نبی کا مزار ہے اس لیے کسی نبی کا جو اور پڑوس مجھے اپنے والد کے پڑوس سے زیادہ محبوب اور پسند ہے۔ (۲)

(۱) باب التمن: ایک بڑا محلہ، جو بغداد میں قطیفہ ام جعفر کے بالمقابل تھا۔

یا قوت نے کہا: وہاں عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی قبر ہے۔ آپ کی وصیت کے سبب آپ کو

وہاں دفن کیا گیا۔ (معجم البلدان)

(۲) تاریخ بغداد ۳۷۵/۹ سیر اعلام النبلاء ۵/۲۳

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

امام ابن امام عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہما اللہ تعالیٰ کی طرف

نسبت کتاب کی صحت کا مثبت

[1] یہ کتاب ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک القسیمی کی روایت سے ہے جو

انہوں نے قطیعہ أم جعفر میں اُن کی مسجد میں اُن کے پاس پڑھی اور اسے برقرار رکھا۔ یہ محرم ۳۶۶ ہجری میں ہوا۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ قطعہ، عبداللہ بن الامام احمد سے مسند کے راوی ہیں۔

[2] اس مسند کو امام عبداللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے دیوان کبیر (مسند الامام

احمد) میں اپنے والد سے روایت کیا۔ یہ جلد اول کے صفحہ ۱۹۹ سے ہے۔

[3] "تاریخ اربل" (۲۲۳/۱) میں "ابن ہلالہ المغربی ت ۶۱ھ" کے

حالات زندگی میں واقع ہے، انہوں نے طلب حدیث میں نیشاپور اور خوارزم وغیرہ کی طرف سفر کیا، اپنے مشائخ سے سماعت کی اور تمام اصول حاصل کئے، پھر واپس آئے، اربل میں وارد ہوئے۔ اور فقیر ابو سعید کو کوری بن علی بن بکتکین سے "مسند اہل بیت" کا سماع کیا۔

[4] ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے اپنے کتاب "مُعْجَم مَا أَلْفَ عَنْ رَسُولِ

اللہ ﷺ" (ص ۲۶۲ الطبعة الاولى) میں اس کا ذکر کیا۔

ڈاکٹر المنجد نے کہا:

مسند اہل بیت ﷺ، عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل (۲۹۰ھ) کی ہے۔ اور اس میں

مسند الامام الحسن، الامام الحسين، جناب ابوطالب کے دو بیٹے عقیل اور جعفر، اور عبداللہ بن

جعفر کی مسندیں ہیں۔ (خ: تیموریہ، مجموع ۲۸۰، ورقہ ۱۲۹...)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شیخ امام اجل عالم ضیاء الدین ابو بکر یحییٰ ابن سعدون بن تمام الازوی القریطی نے (اللہ تعالیٰ اُن کی تائید فرمائے) صفر ۵۶۵ھ ہجری میں موصل میں قراءت کی ہمیں خبر دی۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں رئیس اجل امین الحضرة ابو القاسم ہبۃ اللہ بن محمد بن عبدالواحد بن الحسین نے مدینۃ السلام کی جامع القصر میں ۶ صفر ۵۲۰ھ جمعہ کے دن ہمیں خبر دی۔

انہوں نے کہا: ہمیں ابو علی الحسن بن علی رحمہ اللہ نے حدیث بیان کی۔

انہوں نے کہا: ہمیں ابو بکر احمد بن جعفر بن حمدان بن مالک ^{لقطعی} نے قطیعہ أم

جعفر میں اپنی مسجد میں حدیث کی قراءت کی اور اسے برقرار رکھا۔ یہ محرم ۳۶۶ھ میں ہوا۔

انہوں نے کہا: ہمیں ابو عبدالرحمن عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے حدیث

بیان کی۔

انہوں نے کہا:.....

اب اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں:

[1] حَدَّثَنَا أَبِي - رَحِمَهُ اللَّهُ - ، قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ [ثُرَيْدِ] بْنِ أَبِي مَرْيَمَ السُّلَوِيِّ ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؑ قَالَ :

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوُتْرِ :

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطَيْتَ ، وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .

حضرت امام حسن بن علی ؑ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے ہیں جنہیں میں وتروں کی دعائے

قنوت میں پڑھتا ہوں (اور وہ کلمات یہ ہیں)

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطَيْتَ ، وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .

اے اللہ: اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں مجھے بھی ہدایت عطا فرما، اپنی بارگاہ سے

عافیت ملنے والوں میں مجھے بھی عافیت عطا فرما، جن لوگوں کی تو سرپرستی فرماتا ہے ان میں میری بھی سرپرستی فرما۔ جو تو نے مجھے نعمتیں عطا فرمائیں انہیں میرے لئے مبارک فرما، اپنے فیصلوں کے شر سے مجھے بچا، بیشک تو فیصلہ کرتا ہے لیکن حیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، اُسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا جس کا تو دوست ہو جائے، تو برکت والا ہے اور برتر ہے۔

[الاسناد]

و کعب: وہ ابن الجراح ہیں، ثقہ امام ہیں۔

عنقریب اُن سے حدیث نمبر ۲، ۳، ۴، ۱۳، ۱۴ اور ۱۳۳، ۱۳۴ آرہی ہیں۔

یونس بن ابی اسحاق: ابن معین نے انہیں ثقہ کہا۔

نسائی اور ابن مہدی نے کہا: اُن میں کوئی حرج نہیں۔

احمد نے کہا: اُن کی حدیث مضطرب ہے۔

ابو حاتم نے کہا: سچ بولنے والے ہیں اُن سے احتجاج نہ کیا جائے۔

ابن خراش نے کہا: وہ اپنی حدیث میں نرم ہیں۔ (المیزان: ۴۸۲/۱۳-۴۸۳)

اور ابن حجر نے المقریب میں کہا: سچے ہیں، تھوڑا وہم ہوتا ہے۔

اس حدیث پر اُن کی متابعت سفیان الثوری نے کی ہے۔ اس بات میں دلالت ہے کہ یونس

بن ابی اسحاق نے اسے محفوظ کیا ہے۔

اس حدیث کے اور بھی طرق ہیں جیسا کہ ابھی آئے گا۔

بُرَیْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ السُّلَمِيُّ: ابو مریم کا نام: مالک بن ربیعہ ہے۔

ابن معین، ابوزرعد اور نسائی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ (تہذیب الکمال، نمبر ۶۶۰)

عجلی، ابن شاہین، ابن حبان اور ذہبی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ (حاشیہ اجتہاد: ۵۳/۱۳)

ابو الحوَرَاءُ: ربیعہ بن شیبان السعدی، حام ہملہ کافح اور اس کے بعد واؤ۔

نسائی اور ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا۔

الجوزجانی نے کہا: مجہول ہے۔ اور وہ ثقہ تالیقی ہیں۔

اصحاب السنن (ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ) نے اُن سے روایت لی ہے۔

[التصريح]

اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا (۳۶۳)، اسی طریق سے بغوی نے (شرح السنہ ۶۳۰) میں، ابوداؤد نے (۳۲۹/۱) میں اور نسائی نے (۲۴۸/۱۳) میں روایت کیا۔

سب نے قتیبة عن ابی الاحوص عن ابی اسحاق کی سند سے روایت کیا۔
سوائے ابوداؤد کے، انہوں نے قتیبة کے ساتھ احمد بن جواش الحنفی کو ملایا ہے۔

دارمی نے (۳۷۳/۱) میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح (۵۱۳، ۵۱۴) میں شعبۃ عن ہرید بن ابی مریم عن ابی الحوراء کے طریق سے طویل روایت کیا۔

اور سند میں نمبر (۱۷۲۷، ۱۷۲۳) ہے۔ تحقیق شاکر۔

اس حدیث کو ابن نصر نے "قیام اللیل" میں اسحاق عن وکیع، عن یونس بن ابی اسحاق کے طریق سے روایت کیا، (ص ۱۳۵، ۱۳۸۔ مختصرہ)

دارمی نے (۳۷۳، ۳۷۳/۱) میں اسرائیل عن ابی اسحاق اور یحییٰ بن حسان، عن ابی الاحوص، عن ابی اسحاق کے طریق سے روایت کیا۔

ابوداؤد نے (۳۲۹/۱) میں زہیر، عن ابی اسحاق کے طریق سے روایت کیا۔

ابن ماجہ نے (۱۱۷۸) میں اور ابن ابی عاصم نے "السنۃ" (۳۷۳) میں ابو بکر بن ابی شیبہ، ثنا شریک، عن ابی اسحاق کے طریق سے روایت کیا۔

طیالسی نے اس حدیث کو اپنی مسند (۱۱۷۹) میں شعبۃ، عن ہرید کے طریق سے روایت کیا۔ ابن الجارود نے الحنفی (ص ۱۳۲) میں یونس بن ابی اسحاق اور ابو اسحاق کے طریق سے روایت کیا۔

تذہبی نے (۲۰۹/۲) میں ابو اسحاق کے طریق سے روایت کیا۔

[نقلا من تعليق الشيخ شاکر علی "المحلی": ۱۴۷/۴]

حاکم نے (۱۷۲/۳) میں اور ابن ابی عاصم نے "السنۃ" نمبر (۳۷۵) میں اسماعیل بن

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابراہیم بن عقبہ ، عن عمہ موسیٰ بن عتبہ ، عن ہشام بن عروہ ، عن ابیہ ، عن عائشہ ،
عن الحسن کے طریق سے روایت کیا۔ پس اسے ہشام بن عروہ ، عن ابیہ ، عن عائشہ کی سند
سے بنایا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

پس محفوظ ابو الحوراء ، عن الحسن کی حدیث ہے، اور (اوپر مذکور) سند صحیح نہیں
ہے۔ اسے حاکم نے بھی محمد بن جعفر بن ابی کثیر ، عن موسیٰ بن عتبہ ، عن ابی اسحاق
عن برید ، عن ابی الحوراء کے طریق سے روایت کیا۔

نسائی نے (۲۳۸/۳) میں یحییٰ بن عبداللہ کے طریق سے روایت کیا اور اس میں ان الفاظ کی
زیادتی کی ”وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ“ اور یہ زیادتی منکرہ ہے۔
یحییٰ کے بارے میں ابن حبان نے ”الثقات“ میں کہا: سچ بولنے والے ہیں کبھی غرائب و نوادر
بیان کرتے ہیں اور یہ ان کے غرائب سے ہے۔ پس حدیث، ابی الحوراء کے طریق سے محفوظ ہے۔ اور ان
سے برید روایت کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، ہم اسے اسی طریق یعنی ابو الحوراء السعدی کی روایت
سے پہچانتے ہیں۔ وتر کی دعائے قنوت کے بارے میں ہم نبی کریم ﷺ سے منقول دعاؤں میں سے اس
سے زیادہ اچھی دعا نہیں جانتے۔ سنن الترمذی (۳۲۸/۲)

حاکم نے مستدرک میں اسے صحیح قرار دیا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[2] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ،
عَنْ شَرِيكَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ قَالَ (۱): خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ
ﷺ فَقَالَ:

لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ
الْآخِرُونَ، كَانَ يَبْعَثُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالرَّايَةِ جِبْرَائِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ
عَنْ شِمَالِهِ، لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ.

ہمیرہ کہتے ہیں ایک مرتبہ سیدنا حسن بن علی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:
کل تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ علم میں اُن سے سبقت نہ لے
جاسکے اور نہ بعد والے اُن کا مرتبہ پاسکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں جھنڈا دے کر بھیجا کرتے
تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام اُن کی دائیں طرف اور حضرت میکائیل علیہ السلام اُن کی بائیں
طرف ہوتے تھے۔ وہ فتح اور کامیابی کے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔

[الاسناد]

وکیع: ان کا ذکر اس سے پہلی والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

شویک: وہ ابن عبداللہ الحنفی القاضی ہیں۔ بڑے حافظ کی وجہ سے انہیں ضعیف کہا جاتا ہے
حافظ ابن رجب نے کہا: کثیر الوہم تھے، خصوصاً قاضی بننے کے بعد۔ (شرح العلل: ۹۶)
ذہبی نے (المیزان: ۲۷۰۲) میں ان کے طویل حالات زندگی بیان کئے ہیں۔
ان کا ذکر حدیث نمبر (۱۸) میں آئے گا۔

ابو اسحاق: وہ عمرو بن عبداللہ ہیں۔ ثقہ ہیں، اُن سے ایک جماعت نے روایت لی ہے،

(۱) مطبوعہ مسند سے لفظ (قَالَ) ساقط ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اختلاط کی تہمت گئی ہے۔

حافظ ابن حجر نے فرمایا: اختلاط سے پہلے معتبر علما میں سے ایک تھے۔ (ہدی الساری: ۴۳۱)
ذہبی نے کہا: کوفہ کے ائمہ تابعین اور ان کے معتبر علما سے ہیں، مگر یہ کہ بوڑھے ہو گئے اور بھول
جاتے تھے اختلاط کا شکار نہیں تھے۔ ان سے سفیان بن عیینہ نے سماعت کی ہے، قدرے تغیر ہو گیا تھا۔

(المیزان: ۲۷۰/۳)

میں کہتا ہوں: ابتداء میں جنہوں نے ان سے سنا ہے اُس کی صحت میں کوئی شک نہیں ہے۔
اور ابواسحاق کی روایات ان کے صدق و حفظ پر دلالت کرتی ہیں اور معتبر ثقہ سے بھی کبھی کوئی
خطا ہو جاتی ہے۔

حافظ ابن رجب نے کتب پر رد کرتے ہوئے کہا: ابواسحاق، اعمش اور منصور وغیر ہم ثقہ اور
صدق و امانت والوں سے کہاں ہیں؟ (شرح العلل: ۷۵)

ہبیرة: وہ ابن یریم الشیبانی ہیں۔

ذہبی نے کہا: ابواسحاق اور ابوفاختہ کے سوا ان سے کسی نے روایت نہیں کی۔

ابن ابی حاتم سے ان کا قول نقل کیا گیا ہے کہ (ہبیرہ) بھول کی مثل ہیں۔

نسائی نے کہا: قوی نہیں ہیں۔

احمد نے فرمایا: ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (المیزان: ۲۹۳/۳)

اور حق یہ ہے کہ معروف ہیں۔ شاید صحیح بات وہ ہے جو حافظ ابن حجر نے ”التقریب“ میں کہی

ہے: ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

[التصحیح]

اس کی اسناد صحیح ہے۔ جیسا کہ الشیخ شاکر نے اسے مقرر رکھا ہے۔ (۱۷۱۹)

اور اگلی حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[3] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ، عَنْ
(سُرَيْبِكَ) (۱) ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُبَشَةَ قَالَ : خَطَبَنَا الْحَسَنُ
بُنَ عَلِيٍّ بَعْدَ قَتْلِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ :

لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ ، مَا سَبَقَهُ الْأَوْلُونَ بِعِلْمٍ ، وَلَا أَدْرَكَهُ
الْآخِرُونَ ، إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَسْعُهُ وَيُعْطِيهِ الرَّايَةَ ، وَلَا يَنْصَرِفُ حَتَّى
يُفْتَحَ لَهُ ، وَمَا تَرَكَ مِنْ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ ، إِلَّا سَبَعَ مِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَطَايَاهُ ،
كَانَ يَرُضُهَا لِخَادِمِ أَهْلِهِ .

حضرت عمرو بن حبشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت
کے بعد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

کل تم سے ایک اپنا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ علم میں اُن سے سبقت نہ لے
جاسکے اور نہ بعد والے اُن کا مرتبہ پاسکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں بھیجتے تھے اور انہیں جھنڈا
عطا فرماتے تھے۔ وہ فتح اور کامیابی حاصل کئے بغیر واپس نہیں آتے تھے۔ انہوں نے اپنے
ترکے میں کوئی سونا اور چاندنی نہیں چھوڑا سوائے اپنے وظیفے کے سات سو درہم کے جو انہوں
نے اپنے گھر کے خادم (نوکر) کے لئے رکھے ہوئے تھے۔

[الاسناد]

و کبیع : اس سے پہلے اُن پر تمبرہ گزر چکا ہے۔

اسرائیل : ابن یونس بن ابی اسحاق السہمی۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے سیدنا احمد بن حنبل سے پوچھا: اسرائیل جب حدیث میں منفرد ہو تو کیا

(۱) المسند طبرہ السہمی میں ایسے ہی ہے۔ اور الشیخ شاکر کی تحقیق یہ ہے کہ "اسرائیل" ہے اور یہی صحیح ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اس سے احتجاج کیا جائے، (انہیں حجت اور دلیل بتایا جائے)؟ فرمایا: اسرائیل حدیث میں پختہ ہے۔
یحییٰ بن معین نے کہا: ثقہ ہے۔

ابوحاتم نے کہا: مضبوط ثقہ ہے۔ (تہذیب الکمال وحاشیہ، ترجمہ ۲۰۲)

بعض علما نے اسرائیل کے متعلق کلام کیا ہے۔ ذہبی نے اُس کلام کو رد کر دیا اور فرمایا: بخاری اور
مسلم نے اُصول میں اسرائیل پر اعتماد کیا ہے۔ اور وہ ستون کی طرح پختہ ہے۔ لہذا جس نے انہیں ضعیف
کہا ہے اُن کی تضعیف کی طرف التفات و توجہ نہیں کی جائے گی۔ (المیزان ۲۰۹/۱)

اور حق وہی ہے جو ذہبی نے کہا ہے کہ اسرائیل ثقہ ہیں۔ اگرچہ اُن کی بعض خطائیں ہیں۔ پس
اُن خطاؤں کی وجہ سے اُن پر عیب نہیں لگایا جائے گا کیونکہ وہ کثیر روایات کے حافظ ہیں۔

ابن عدی کہتے ہیں: اسرائیل کی اخبار کثیر ہیں، حدیث پر اُن کی استقامت غالب ہے اور اُن
لوگوں میں سے ہیں جن کی حدیث لکھی جاتی ہے اور انہیں حجت بنایا جاتا ہے۔

ابو اسحاق: اس سے پہلے والی حدیث میں اُن پر تمبرہ گزر چکا ہے۔

عمرو بن حبشی الزبیدی: ابن حبان نے ان کا ذکر ”الثقات“ میں کیا اور خزرجی
نے ”المخلاصۃ“ میں کہا: قابل اعتبار ہے۔

اشیخ شاکر نے کہا: ثقہ تابعی ہے۔ ابن ابی حاتم نے ”المجرح والتعدیل“ (۲۲۶/۱۳) میں ان
کے حالات زعمی لکھے، انہوں نے اُن کے بارے میں کوئی جرح بیان نہیں کی۔

[التخریج]

مجمع الزوائد (۱۳۶/۹) میں کہا: احمد نے اسے بہت اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔ احمد کی
اسناد اور بزاز اور طبرانی کبیر میں بعض طرق حسان ہیں۔

اس پر اشیخ شاکر نے نشاندہی کی کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ ان دور روایتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

پیشی نے اسے ”کشف الاستار“ (۲۰۵/۳) میں ابی جعفر احمد بن موسیٰ الصمیمی،

لنا القاسم بن الضحاک، لنا یحییٰ بن سلام، عن ابی الجارود، عن منصور، عن ابی

دزین کے طریق سے وارد کیا۔

ابورزین نے بیان کیا کہ حضرت حسن بن علی ؑ نے ہمیں خطبہ دیا جب آپ کے والد ماجد کو شہید کیا گیا، آپ پر سیاہ عمامہ تھا، آپ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! کل رات تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے کہ پہلے لوگ اُن سے سبقت نہ لے جا سکے اور نہ بعد والے اُن کا مرتبہ پا سکیں گے۔ رسول اللہ ﷺ انہیں میدان جنگ میں بھیجتے تھے اور انہیں جھنڈا عطا فرماتے تھے۔ جب لڑائی کا شور بلند ہوتا تو حضرت جبرائیل ؑ آپ کی دائیں جانب قتال کرتے اور حضرت میکائیل ؑ آپ کی بائیں طرف قتال کرتے۔ آپ فتح حاصل کئے بغیر واپس نہیں لوٹتے تھے۔

آپ اس حال میں چلے گئے کہ آپ نے (اپنے ترکے میں) کوئی سونا اور چاندی نہیں چھوڑا سوائے اپنے زائد و قیفے کے سات سو درہم کے۔ آپ کا ارادہ تھا کہ اُن سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک خادم خریدیں۔ آپ اُس رات وفات پا گئے جس رات حضرت عیسیٰ ؑ کو آسمانوں پر اٹھایا گیا۔ وہ رمضان کی اکیسویں رات تھی۔

بزار نے کہا: ہم صرف یہی جانتے ہیں جو ابورزین نے حسن بن علی ؑ سے روایت کیا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[4] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، (عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي) (۱) مَرِيَمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ أَنْ يَقُولَ فِي الْوُتْرِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ .

برید بن ابی مریم سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علیؓ نے فرمایا:
رسول اللہ ﷺ نے انہیں سکھایا کہ وہ وتر میں یہ دعا پڑھیں..... پھر حدیث یونس کی
مثل حدیث ذکر کی۔

[الامناد]

عبدالرزاق: مشہور حافظ، صاحب المصنف الجامع ہیں۔

ابھی نمبر (۱۶،۱۱) میں ان کا ذکر آئے گا۔

سفیان الثوری: حافظ اور سردار ہیں۔

ان کا ذکر حدیث نمبر (۱۳) میں آئے گا۔

خطیب نے کہا: دین کے بلند پایہ افراد میں سے تھے۔

باقی اسناد حدیث نمبر (۱) میں گزری ہے۔

[التصحیح]

اس کی اسناد صحیح ہے۔ اور دیکھیں: حدیث نمبر (۱)

(۱) مسند طبرہ النخعی میں۔ اور طبرہ الشیخ شاکر میں "عن ابی الحوراء" ہے اور یہی درست ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[5] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ .
أَنَّهُ مَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ ، فَقَامَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَقُمْ الْحَسَنُ ، فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا
صَنَعْتُمْ ؟ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْذِيًا بِرِيحِ الْيَهُودِ . (۱)

سیدنا محمد بن علی ؑ، حضرت حسن بن علی ؑ سے مروی ہیں کہ ایک بار ایک جنازہ
گزرا۔ لوگ کھڑے ہو گئے لیکن حضرت حسن ؑ کھڑے نہ ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: یہ تم کیا
کر رہے ہو؟ رسول اللہ ﷺ تو اس یہودی میت کی بدبو سے (ایذا محسوس کرتے ہوئے) تنگ آ
کر کھڑے ہوئے تھے۔

[الاسناد]

عفان: ابن مسلم الانصاری الصغار، ثقہ امام ہیں۔ ابو حاتم نے کہا: امام ثقہ مضبوط ہیں۔
ابن عدی نے کہا: وہ بہت ثقہ ہیں اس بات سے کہ ان کے بارے میں کچھ کہا جائے۔
(المخلاصة: ۲۶۸)

حماد: وہ ابن سلمہ ہیں۔ حجاج بن ارقطاة کے طریق سے حماد بن زید کے ساتھ روایت میں
شریک ہوتے ہیں مگر عفان، حماد بن زید سے روایت نہیں کرتے مگر وہ انہی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔
اور کبھی حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں تو ان کی طرف منسوب نہیں کرتے، جیسا کہ حافظ حزی نے اسے
مقرر رکھا ہے۔ (تہذیب الکمال: ۲۶۹/۶) اور حماد ثقہ قاضی ثمال ہے۔
عنقریب ان کے حالات زندگی حدیث نمبر (۳۰، ۳۰) میں آئیں گے۔

الحججاج بن ارقطاة: علمائے ان کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ اور ان پر تہ لیس کا عیب

(۱) طبہ الشیخ شاکر میں ”الْیَهُودِی“ ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

لگایا ہے۔ اُن کی حدیث جب معنی سے ہو تو وہ ایسی نہیں ہوگی کہ اُس کے ساتھ احتجاج کیا جائے۔ واللہ اعلم حافظ نے ”تقریب“ (۱۵۲/۱) میں کہا: سچے ہیں بہت خطائیں اور تدلیس کرتے ہیں۔
 ابن عدی نے کہا: لوگوں نے اُن پر زہری وغیرہ سے تدلیس کرنے کا عیب لگایا ہے، اور بسا اوقات بعض روایات میں خطا کرتے ہیں۔ بہر حال دانستہ جھوٹ نہیں بولتے، اور یہ اُن لوگوں میں ہیں جن کی احادیث لکھی جاتی ہیں۔ (اکمال: ۶۳۶/۳)

محمد بن علی: ابن الحسین بن علی بن ابی طالب، ابو جعفر الباقر۔
 ایک جماعت نے اُن سے روایت لی ہے، اور ابن سعد نے کہا: ثقہ کثیر الحدیث ہیں۔
 احمد محمد شا کرنے کہا: تابعی ثقہ ہیں لیکن اپنے والد ماجد کے چچا حضرت حسن بن علی ؓ کو نہیں پایا۔
 کیونکہ آپ سنہ ۵۶ ہجری میں پیدا ہوئے اور حضرت امام حسن ؓ نے سنہ ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

[التخریج]

منقطع ہونے کی وجہ سے اس کی اسناد ضعیف ہے۔ سیدنا محمد الباقر ؓ نے اپنے والد ماجد کے چچا حضرت حسن بن علی ؓ کو نہیں پایا۔ اور سند الحسین کی حدیث نمبر (۱۶) آئے گی۔ اور کہا کہ محمد بن علی نے سیدنا حسین ؓ اور ابن عباس ؓ سے یادوں میں سے ایک سے روایت کیا حالانکہ انہوں نے اپنے دادا سیدنا حسین کو بچپن میں ہی پایا ہے پس اُن سے سنا نہیں ہے۔ اُن کی روایت حضرت ابن عباس ؓ سے متصل ہے۔ لیکن اس حدیث میں جزم و یقین نہیں ہے کہ یہ انہوں نے اُنہی سے سنی ہے۔ کیونکہ اگر اُنہی سے سنی ہوتی تو یہ نہ کہتے ”أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا“ یا اُن دونوں میں سے ایک سے۔ اور اسے شک پر روایت نہ کرتے، لہذا اسباق اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ حدیث انہیں اُنہی (ابن عباس ؓ) سے پہنچی ہے۔

ایسے ہی تھوڑے تصرف کے ساتھ اشخ شا کرنے بیان کیا ہے۔

اور یہ حدیث طبرانی نے ”المعجم الصغیر“ (۱۱۹/۱) میں مطلق روایت کی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

حافظ نے اس کی نسبت طبرانی اور بیہقی کی طرف کی ہے اور کہا کہ اس کی اسناد صحت میں دوسری اسناد کا مقابلہ نہیں کرتیں۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ (۲۱۱/۳) میں جنازے کے لیے کھڑے ہونے کی احادیث شرح و وارد کی ہیں۔ وہاں رجوع کرنا چاہیے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[6] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، (۱) قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رضي الله عنه : مَا تَذَكَّرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ؟ قَالَ: أَذْكَرُ اتِّي أَخَذْتُ تَمْرَةَ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ ، فَأَلْقَيْتُهَا فِي فَمِي ، فَانْتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِلُعَابِهَا ، فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا عَلَيْكَ لَوْ أَكَلْتَ هَذِهِ التَّمْرَةَ ؟ قَالَ: إِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . قَالَ: وَكَمَا يَقُولُ: دَعُ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيئُكَ ، فَإِنَّ الصَّدَقَ طَمَائِنَةٌ ، وَإِنَّ الْكُذِبَ رِيئَةٌ . قَالَ: وَيَعْلَمُنَا هَذَا الدُّعَاءُ .

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطَيْتَ ، وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ . وَرُبَّمَا قَالَ (۲): تَبَارَكَ وَتَعَالَيْتَ .

ابوالحوراء سہمی نے کہا کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کو رسول اللہ صلى الله عليه وسلم کی کیا باتیں یاد ہیں؟

انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور اٹھائی اور اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے تھوک سمیت اُسے باہر نکال لیا اور اُسے دوسری کھجوروں میں ڈال دیا۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا: اگر یہ (بچہ) ایک کھجور کھا لیتا تو کیا ہو جاتا؟ فرمایا: ہم صدقہ (کا مال) نہیں کھاتے۔

(۱) مسند میں ”یحییٰ بن سعید ، عن شعبۃ“ ہے اور یہی درست ہے۔ اسی طرح ”المسند“ تحقیق شاکر میں ہے۔ (۲) مطبوعہ المسند میں ساقط ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے (یہ بھی) فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرمایا کرتے تھے شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیزوں کو اختیار کرو۔ بیشک سچائی میں اطمینان و سکون ہے اور جھوٹ شک ہے۔

آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا بھی سکھایا کرتے تھے،

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فَيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِيْ فَيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّيْنِيْ فَيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فَيْمَا اَعْطَيْتَ ، وَفِيْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ ، اِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَايَّتْ . وَرُبَّمَا قَالَ : تَبَارَكَ وَتَعَالَيْتَ .

اے اللہ: اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں مجھے بھی ہدایت عطا فرما، اپنی بارگاہ سے عافیت ملنے والوں میں مجھے بھی عافیت عطا فرما، جن لوگوں کی تو سرپرستی فرماتا ہے ان میں میری بھی سرپرستی فرما۔ جو تو نے مجھے نعمتیں عطا فرمائیں انہیں میرے لئے مبارک فرما، اپنے فیصلوں کے شر سے مجھے بچا، بیشک وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست ہو جائے، اور کبھی آپ یہ الفاظ کہتے: تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔

[الاسناد]

یسخینی بن سعید: بن فروخ (فاء کے فتح، راء مشدّد مضموم اور واؤ ساکن پھر خاء مجمّہ) التمیمی، ابوسعید القطان البصری، ثقّف متقن حافظ، امام مقتداء، حافظ العلم اور جرح و تعدیل والے ہیں۔
شعبہ: ابن حجاج بن الورد التمیمی، ابوبسطام الواسطی پھر بصری، ثقّف حافظ متقن ہیں۔
ثوری فرمایا کرتے تھے: وہ حدیث میں امیر المؤمنین ہیں، وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عراق میں رجال کی تفتیش کی اور سنت کا دفاع کیا۔ عبادت گزار تھے۔
سند کے باقی رجال کے حالات زندگی حدیث نمبر (۱) میں گزر چکے ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[التنخیر بیج]

یہ حدیث کتبِ سنت میں متفرق اور بعض میں طوالت کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔ میں نے اسے متفرق بیان کرنا مناسب جانا۔ اور ابھی طوالت کے ساتھ نمبر (۱۰) میں آئے گی۔
[۱] سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے کھجور کھانے کا قصہ حدیث نمبر (۸۷۷) میں آئے گا اور ہم اس کے متعلق آنے والی حدیث میں بیان کریں گے۔

[ب] قولہ: دَعُ مَا يُرِيئُكَ الحدیث.

اسے ترمذی نے (۲۵۱۸) میں، نسائی نے (۳۲۷۱۸) میں، اسی طریق سے بغوی نے شرح السنۃ (۱۷۱۸) میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح (۵۱۲) موارد اللہمآن) میں، سب نے شعبۂ بن الحجاج کے طریق سے روایت کیا ہے۔

حاکم نے (۱۳۱۲)، (۹۹۱۳) میں اس کا اخراج کیا۔ اور کہا: صحیح الاستاد ہے ذہبی نے اُن کی موافقت کی۔ اس کا اخراج ابوداؤد طیالسی نے بھی سند (۱۱۸۷) میں کیا ہے۔

ابن حبان اور حاکم کی روایت میں ہے ”فَبَانَ السُّخَيْرُ“ اور ایک روایت میں ہے: ”الضُّدْفُ طُمَائِنَةٌ، وَالشُّرْبِيَّةُ“۔

حسن بن عبید اللہ نے نوید بن ابی مریم کے طریق سے اُن کی متابعت کی۔

حاکم اور طبرانی نے اس کا اخراج کیا اور یہ بھی صحیح ہے۔

امام احمد کے نزدیک (۱۵۳۱۳) میں حدیث انس بن مالک کے عبداللہ الاسدی کے طریق سے اس کے شواہد ہیں۔ خلاصہ کلام یہ حدیث صحیح ہے، کثیر علمائے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

”رِيئَةٌ“ قلق اور اضطراب کے معنی میں ہے۔

اس حدیث کا معنی، شبہات کے وقت رکنا اور اُن سے بچنا ہے۔ پس حلال پاکیزہ سے مومن کے دل میں کسی قسم کا اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ الخ (جامع العلوم والحکم)

[ج] بہر حال دعا: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ اس کی تصحیح اور اس پر کلام حدیث نمبر (۱)

میں گزر چکا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[7] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ أَخْبَرَنَا قَابُثُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ شَيْبَانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ؑ مَا تَذَكَّرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَذْخَلَنِي غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ ، فَأَخَذْتُ مِنْهَا تَمْرَةً ، فَأَلْقَيْتُهَا فِي فَيْمَى . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُولِ اللَّهِ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ .

ربیعہ بن شیبان نے حضرت حسن بن علی ؑ سے پوچھا: کہ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کچھ باتیں یاد ہیں؟

انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ آپ نے مجھے صدقہ کے (سامان والے) کمرے میں داخل کیا تو میں نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور اٹھائی اور اپنے منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پھینک دے کیونکہ یہ رسول اللہ (ﷺ) اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کے لیے حلال نہیں ہے۔

[الاسناد]

محمد بن بکر البوسانی: حافظ ہیں۔ ابو داؤد، ابن سعد اور ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ ثابت بن عمارہ: ثقہ ہیں۔ ان کے حالات کا ذکر ہم نے حدیث نمبر (۱۳) میں کیا ہے۔ یہ ابو الحوراء سے زیادہ ثقہ اور زیادہ احادیث کے راوی ہیں۔ حدیث میں باقی اسناد وہی ہے جو اس سے پہلے والی حدیث میں ہے، ان میں سے اکثر کے حالات گزر چکے ہیں۔

[التصحيح]

پہلی نے مجمع الزوائد (۹۰/۳) میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور الشیخ شاکر نے (۱۷۲۳) میں کہا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[8] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ هُوَ
الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي
الْحَوْرَاءِ قَالَ :

كُنَّا عِنْدَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، فَسُئِلَ مَا عَقَلْتَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ ؟ أَوْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟

قَالَ : كُنْتُ أَمْسِي مَعَهُ فَمَرَّ عَلَيَّ جَرِينٌ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ ، فَأَخَذْتُ
تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِيَّ ، فَأَخَذَهَا بِلُعَابِي ،

فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : وَمَا عَلَيْكَ لَوْ تَرَكَتَهَا ؟

قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

قَالَ : وَعَقَلْتُ مِنْهُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ .

برید بن ابی مریم نے ابو حوراء سے روایت کیا کہ ہم حضرت حسن بن علی ﷺ کے
پاس حاضر تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا کچھ یاد ہے؟

انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ جا رہا تھا۔ آپ ﷺ صدقے کی
کھجوریں خشک کرنے کی جگہ سے گزرے۔ میں نے ایک کھجور اٹھائی اور اپنے منہ میں ڈال
لی۔ آپ ﷺ نے اس کھجور کو میرے تھوک سمیت نکال دیا۔

کسی نے عرض کیا: اگر آپ یہ ایک کھجور چھوڑ دیتے تو کیا ہو جاتا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

سیدنا حسن ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ سے پانچ نمازیں یاد رکھی ہیں۔

[الاسناد]

ابو احمد الزبیری: محمد بن عبداللہ بن الزبیر، ثقہ حافظ ہیں۔

ایک جماعت نے اُن سے روایت لی ہے، عجل نے انہیں ثقہ قرار دیا۔

نسائی نے کہا: اُن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

العلاء بن صالح: اعلیٰ الکوفی ہیں۔

ابن مہین اور ابوداؤد نے انہیں ثقہ کہا،

ابوزرعہ اور ابوحاتم نے کہا: اُن میں کوئی حرج نہیں۔

ابن المدینی نے کہا: انہوں نے احادیث منا کثیر روایت کی ہیں۔ (المیزان: ۱۰۱۱۳)

اسناد کے باقی رجال کے حالات گزر چکے ہیں۔

[التخریج]

بخاری نے اسے مجمع الزوائد (۹۰/۳) میں وارد کیا اور کہا:

اسے احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا اور احمد کے رجال ثقہ ہیں۔

احمد شا کرنے کہا: اس کی اسناد صحیح ہے اور حدیث، ما قبل حدیث کے معنی میں ہے۔ (۱۷۲۵)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[9] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ:
بُيِّنْتُ أَنَّ جَنَازَةَ مَرْتٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ -رِضْوَانُ اللَّهِ
عَلَيْهِمَا- ، لِقَامِ الْحَسَنِ وَقَعَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : أَلَمْ تَر
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَرَّتٍ بِهِ جَنَازَةَ قَامًا ! ،
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بَلَى ، وَقَدْ جَلَسَ . فَلَمْ يُنْكِرِ الْحَسَنُ مَا قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

یزید بن ابراہیم تستری نے بیان کیا کہ ہم سے محمد ﷺ نے یہ بیان کیا کہ مجھے معلوم
ہوا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہما کے سامنے
سے ایک جنازہ گزرا۔ حضرت حسن ﷺ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس ﷺ بیٹھے رہے۔
حضرت حسن ﷺ نے حضرت ابن عباس ﷺ سے فرمایا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ
نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے تھے؟
حضرت ابن عباس ﷺ نے کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ بیٹھے رہنے لگے تھے،
حضرت ابن عباس ﷺ نے جو کچھ کہا (یہ سن کر) حضرت حسن ﷺ نے کوئی نکیر نہ فرمائی۔

[الاسناد]

عفان: ان پر تبصرہ حدیث نمبر (۵) میں گزر چکا ہے۔

یزید بن ابراہیم التستری: احمد، ابوحاتم، ابن مہین اور کعب نے انہیں ثقہ کہا۔

ان پر خاص اس حدیث کی وجہ سے عیب لگایا گیا ہے جو انہوں نے قتادہ سے روایت کی
ہے۔ اور جس میں خطا کریں اس سے بچنا درست ہے۔ پس یزید، ثقہ ٹھیل ہیں، احمد کرام نے ان کی تعریف

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

تو صیغ کی ہے۔

ابو قطن نے کہا: (حدثنا يزيد بن ابراهيم التستري الذهب المصنفی)
محمد: ابن سيرين، مشہور تابعی ہیں، اُن کا ذکر کسی بھی توثیق سے بے پرواہ ہے۔

[التخریج]

محمد بن سيرين کے قول میں ایک راوی کے ابہام (مہم ہونے) کی وجہ سے اس کی اسناد ضعیف ہے۔ اور وہ ہے، (تَبَيَّنْتُ أَنَّ جَنَازَةً) پس یہ راوی مہم ہے جس نے محمد بن سيرين رحمہ اللہ تعالیٰ کو خبر دی۔ لیکن حدیث، ثقات راویوں کے ساتھ موصولاً نمبر (۱۱) میں آئے گی، اور اس اسناد کے ذریعے اُس حدیث کی علت بیان ہو جاتی ہے۔

لیکن اسے نسائی نے (۴۶۱۴) میں روایت کیا ہے جو اس کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ ہم وہاں ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[10] حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَ بْنَ أَبِي مَرْيَمَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ : مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟

قَالَ : أَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلْتُهَا فِي فِيَّ ، قَالَ فَتَزَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُغَابِهَا ، فَجَعَلَهَا فِي التَّمْرِ .
فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ هَذِهِ التَّمْرَةِ لِهَذَا الصَّبِيِّ ؟
قَالَ : إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

قَالَ : وَكَانَ يَقُولُ : دَعُ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيئُكَ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَإِنِنَةٌ ، وَإِنَّ الْكُذِبَ رِيئَةٌ .
وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ :

اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أُعْطِيتَ ، وَفِي شَرِّ مَا قَضَيْتَ ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ ، إِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ .
قَالَ شُعْبَةُ وَأَطْنَةُ قَدْ قَالَ هَذِهِ أَيْضًا : تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .

برید بن ابی مریم نے ابو حوراء سے روایت کیا کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا کچھ یاد ہے؟

انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ سے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) میں نے صدقہ کی ایک کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی۔ فرمایا: تو آپ ﷺ نے اس کھجور کو اس کے تھوک سمیت

نکال کر اُسے کھجوروں میں رکھ دیا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر آپ یہ کھجور اس بچے کے لیے چھوڑ دیتے تو کیا ہو

جاتا؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد ہیں ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

نیز سیدنا حسن بن علی ؑ نے بتایا: آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

دَعُ مَا يَرْيُكَ إِلَى مَا لَا يَرْيُكَ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَآنِينَةٌ ، وَإِنَّ

الْكَذِبَ رِيْبَةٌ .

شک و شبہ والی چیز چھوڑ کر بے شبہ چیزوں کو اختیار کرو۔ بیشک سچائی میں اطمینان و

سکون ہے اور جھوٹ شک ہے۔

(پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ دعا بھی سکھایا کرتے تھے،

اَللّٰهُمَّ اِهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ

تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ ، وَاقِنِّيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا

يُقْضٰى عَلَيْكَ ، اِنَّهُ لَا يَدُلُّ مَنْ وَالَيْتَ .

اے اللہ: اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں مجھے بھی ہدایت عطا فرما، اپنی بارگاہ سے

عافیت ملنے والوں میں مجھے بھی عافیت عطا فرما، جن لوگوں کی تو سرپرستی فرماتا ہے اُن میں

میری بھی سرپرستی فرما۔ جو تو نے مجھے نعمتیں عطا فرمائیں انہیں میرے لئے مبارک فرما، اپنے

فیصلوں کے شر سے مجھے بچا، کیونکہ تو فیصلہ کر سکتا ہے، تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

بیشک وہ ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو دوست ہو جائے،

شعبہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ الفاظ بھی کہے:

تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ .

اے ہمارے رب! تو برکت والا ہے اور بلند و برتر ہے۔

شعبہ نے کہا: یہ حدیث مجھ سے اُس شخص نے بیان کی ہے جس نے اُن سے سنی ہے پھر شعبہ نے اس حدیث کا مخرج مہدی کی طرف کیا ہے اُن کے باپ کی وفات کے بعد، پس انہوں نے (تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ) کے الفاظ میں شک نہیں کیا۔

شعبہ سے پوچھا گیا: آپ اس میں شک کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا: اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

[الاسناد]

محمد بن جعفر: غندر سے ملقب ہیں، حافظ، ثقہ اور صاحب فضیلت ہیں۔

اسناد کے باقی رجال پر کلام پہلے نزر چکا ہے۔

[التخریج]

اس کی اسناد صحیح ہے۔

اسے داری نے (۳۷۳۱) میں روایت کیا۔ ثنا عثمان بن عمر، عن شعبہ بدکی سند سے،

ابویعلیٰ نے اپنی سند (۴۸۸) زوائدہ میں عبدالمملک ابی عامر العقدی، عن شعبہ

کے طریق سے روایت کیا۔

ابویعلیٰ کی سند میں ہے: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے کھجور کیوں نکالی؟

حدیث نمبر (۶) میں گزرا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا عَلَيْكَ لَوْ أَكَلْتَ هَذِهِ التَّمْرَةَ؟

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا: اگر آپ یہ ایک کھجور چھوڑ دیتے تو کیا ہو جاتا؟

حدیث نمبر (۸) میں گزرا، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: وَمَا عَلَيْكَ لَوْ تَرَكْتَهَا؟

کسی نے عرض کیا: اگر آپ یہ ایک کھجور چھوڑ دیتے تو کیا ہو جاتا؟

اس حدیث کو بخاری، مسلم، امام احمد، داری اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور اس قصے میں کسی شخص کا اعتراض نہیں ہے۔ خطاب تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حضرت حسن ﷺ سے تھا۔

میں نے نمبر (۱۳) میں ان کتابوں میں اس حدیث کی تخریج کا ذکر کر دیا ہے۔

ان کے نزدیک اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ ،
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : كَيْفَ كَيْفَ ، إِزْمَ بِهَا ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ -
یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے تھوک دو، اسے تھوک دو، کیا تم نہیں جانتے ہم زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتے۔

اور سب نے اسے متعدد طرق سے روایت کیا ہے۔

عن شعبۃ ، عن محمد بن زیاد ، عن ابی ہریرۃ ؓ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[11] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ (١) عَنْ ابْنِ سِيرِينَ :
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرَّتَ بِهِمَا جَنَازَةٌ ،
فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَجَلَسَ الْآخَرُ ، فَقَالَ الَّذِي قَامَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ ؟
قَالَ : بَلَى وَفَعَد .

سیدنا ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ اُن میں سے ایک (یعنی سیدنا
حسن ﷺ) کھڑے ہو گئے اور دوسرے صاحب (یعنی سیدنا ابن عباس ﷺ) بیٹھے رہے۔
جو کھڑے ہوئے انہوں نے پوچھا: کیا آپ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے
ہو گئے تھے؟

(بیٹھے ہوئے شخص یعنی سیدنا ابن عباس ﷺ نے) کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ بیٹھے
رہنے لگے تھے۔

[الاسناد]

عبدالرزاق: آپ ابن ہمام حافظ ثقہ ہیں۔ نمبر (۴) میں گزر گیا ہے۔

معمرو: ابن راشد الازدی، الیہمانی چوٹی کے عالم۔ نسائی نے کہا: ثقہ مأمون ہیں۔

ایوب: ابن کیسان ابو بکر البصری، سختیابی کے نام سے مشہور ہیں۔

(۱) "المسند" میں ہے: حدَّثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ ابْنِ سِيرِينَ - اور یہی درست ہے۔

مخطوط سے ایوب ساقط ہے۔ اس کے بعد والی حدیث میں آئے گا۔ اسی طرح نسائی میں ایک

اور طریق سے ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سفیان بن عیینہ نے کہا: میں نے اپنے زمانے میں سب سے زیادہ ثقہ دیکھا، (السرقة والاربخ)
ابن معین نے کہا: ثقہ ہیں۔ ابن سعد نے کہا: ثقہ اور حدیث میں پختہ تھے۔ جامع، کثیر علم والے
اور حجت عادل تھے۔ ابو حاتم نے کہا: ثقہ ہیں، اس طرح کے شخص کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔
نسائی نے کہا: ثقہ مضبوط ہیں۔

ابن سیرین: آپ کا نام محمد ہے۔ آپ کے متعلق حدیث نمبر (۹) میں گزر چکا ہے۔

[التخریج]

اسے نسائی نے (۳۶۱۳-۳۷۷) میں روایت کیا۔ اخبرنا قتیبة عن حماد، عن ایوب بہ
اور ذکر کیا کہ ”الْقَائِم“ کڑے شخص، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور ”الْقَاعِد“ بیٹھے شخص، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے۔
پھر اسے یعقوب بن ابراہیم، عن هشیم، أنبانا منصور، عن ابن سیرین کے
طریق سے روایت کیا۔ اور یہ دونوں سندیں صحیح ہیں۔

اسے امام احمد نے، لنا هشیم بہ کے طریق سے روایت کیا۔ (۳۳۸۱۱)

پھر اسے نسائی نے (۳۷۱۱) میں یعقوب بن ابراہیم، عن اسماعیل بن علیہ، عن
سلیمان التیمی، عن ابی مجلز (اور وہ لاحق بن حیدر ہیں)، عن ابن عباس والحسن کے طریق
سے روایت کیا۔

اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور ابن سیرین کے لیے ابو مجلز سے حید متابعیت ہے۔ اور یہ
حدیث کی صحت پر دلالت کرتا ہے۔ والحمد لله رب العالمین۔

اور اسے امام احمد نے روایت کیا ہے جیسا کہ نمبر (۱۲) میں عبد الوہاب الثقفی، عن
ایوب کے طریق سے آئے گا۔

نسائی کے پہلے طریق میں حماد، وہ ابن زید ہیں۔ واللہ اعلم

حافظ الدین ابو الحجاج المزنی نے کہا: حماد بن زید سے روایت میں منفرد ہیں، وہ احمد ابن عبد

الفسی، ابو الریح الزہرائی اور قتیبة..... ہیں اھ۔ (۲۶۹۱۶)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور ابو جہز، وہ لاحق بن حمید ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو پایا ہے۔ المزنی نے التہذیب میں اُس کی روایت ان دونوں سے ذکر کی ہے۔ اور اُن کے رُوات میں اسے (جہز کو) شمار کیا ہے۔

حدیث میں جنازہ کیلئے قیام چھوڑنے پر دلیل ہے اور بندے کو اس میں اختیار ہے کہ وہ چاہے تو کھڑا ہو، خواہ بیٹھا رہے۔ اُس کے لیے کھڑا ہونا مستحب ہے کیونکہ احادیث میں اس کے بارے میں آیا ہے اور امام احمد نے اس کا فرمایا ہے۔ اُن سے ترمذی نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے: اگر چاہے تو کھڑا ہو جائے اور اگر چاہے تو نہ کھڑا ہو۔ اور نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ اسحاق بن راہویہ یہی فرماتے ہیں جیسا کہ سنن ترمذی (۳۵۳/۳) میں آیا ہے۔

بہر حال قیام کے نسخ کا قول غیر صحیح ہے۔ کیونکہ اس باب میں جو وارد ہوا ہے اور جس کی سند صحیح ہے وہ نسخ پر دلالت نہیں کرتا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے حال کا بیان ہے کہ آپ جنازہ کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے پھر اس کے بعد بیٹھنے لگے۔ یہ بیٹھنے کے جواز پر دلیل ہے۔

اور جو حدیث، مجھے عدم نسخ میں زیادہ راجح محسوس ہوتی ہے وہ حدیث ہے جسے بخاری نے (۱۰۸/۲) میں اور مسلم نے (۵۸/۳) میں روایت کیا ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٍ. فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟ نَبِيَّ كَرِيمٍ ﷺ كَے پاس سے ایک جنازہ گزرا پس آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا: کیا یہ (نفس) ذی روح نہیں ہے۔

پس آپ کا قول (أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟) قیام کے سبب کے لیے تعلیل ہے۔ اور یہ علت جنازہ سے منقطع نہیں ہوتی اور نہ مخالف ہے۔ اور حکم معلل میں نسخ داخل نہیں ہوتا مگر اُس سے علت کی نفی کے لیے اسی لیے میں نے ترجیح دی ہے کہ یہ امر محکم ہے۔ اور جو اس میں ثابت ہے اس کی وجہ سے میں نے اس سے وجوب کی نفی کی ہے۔ اور ان روایات میں وہ بھی ہے جسے مسلم نے کتاب الجنائز، باب نسخ القیام للجنائز (۵۸/۳) میں روایت کیا ہے۔

[12] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا رَأَيَا جَنَازَةً ، فَقَامَ أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ ، فَقَالَ الَّذِي قَامَ : أَلَمْ يَقُمْ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ؟ وَقَالَ الَّذِي قَعَدَ : بَلَى وَقَعَدَ .

سیدنا محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ سیدنا حسن بن علی اور سیدنا ابن عباس رضی
اللہ عنہما نے ایک جنازہ دیکھا۔ اُن میں سے ایک (یعنی سیدنا حسن ﷺ) کھڑے ہو گئے اور
دوسرے صاحب (یعنی سیدنا ابن عباس ﷺ) بیٹھے رہے۔

جو کھڑے ہوئے انہوں نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کھڑے نہیں ہو گئے تھے؟
(بیٹھے ہوئے شخص یعنی سیدنا ابن عباس ﷺ نے) کہا کیوں نہیں، لیکن بعد میں آپ بیٹھے
رہنے لگے تھے۔

[الاسناد]

عبد الوہاب الثقفی: آپ عبد الوہاب بن عبد المجید بن صلت ہیں۔

ابن معین نے کہا: ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔

ذہبی نے کہا: اُن کی ثقاہت پر گواہی دی گئی ہے۔ ذہبی نے ”المیزان“ میں اُنکی حمایت کی ہے
عبد الوہاب سے بخاری اور مسلم نے احتجاج کیا ہے۔

[التخریج]

یہ حدیث ما قبل حدیث کے معنی میں ہے، میں نے وہاں حدیث نمبر (۱۱) میں اس پر کلام کیا ہے

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، یہ دوسرا طریق ہے جس سے حدیث کی صحت مؤکد ہو جاتی ہے جیسا

کہہ گزرا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فصل

مناقب سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما (۱)

امام سید حسن بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف، ریحانۃ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے نواسے، جنتی نوجوانوں کے سردار، ابو محمد القرشی المدنی الشہید۔

(۱) حالات زندگی کے مصادر:

- (۱) طبقات خلیفہ بن خیاط (۱۱۱/۱-۲۸۰-۴۰۱-۴۴۵)، (۲/۵۷۹-۶۳۹)
- (۲) التاريخ الكبير للبخاری (۲/۲۸۶) (۳) مقاتل الطالبین (۳۱)
- (۴) تاریخ الطبری (۵/۱۵۸-۱۶۰-۱۶۲-۱۷۰)
- (۵) الحرح والتعديل لابن ابی حاتم (۳/۱۹)
- (۶) تہذیب التہذیب (۲/۲۹۵)
- (۷) مروج الذهب للمسعودی (۳/۱۸۱)
- (۸) صفة الصفوة (۱/۳۱۹)
- (۹) سیر اعلام النبلاء للذہبی (۳/۲۴۵)
- (۱۰) الحلیۃ لابن نعیم (۲/۳۵)
- (۱۱) تاریخ بغداد للخطیب البغدادی (۱/۱۳۸)
- (۱۲) الكامل لابن الاثیر (۳/۴۶۰)
- (۱۳) وفيات الاعیان لابن خلکان (۲/۶۵)
- (۱۴) العقد الثمین (۴/۱۵۷)
- (۱۵) تہذیب الاسماء واللغات للنووی (۱/۱۵۸)
- (۱۶) الوافی بالوفیات للصفدی (۱۲/۱۰۷)
- (۱۷) تاریخ یعقوبی (۲/۱۹۱)
- (۱۸) البداية والنهاية لابن كثير (۸/۴۵۰، ۳۳، ۱۴)
- (۱۹) الاستيعاب لابن عبدالبیر (۱/۳۸۳)
- (۲۰) شذرات الذهب لابن العماد الحنبلی (۱/۲۵۵)
- (۲۱) الاصابة لابن حجر (۲/۱۳۱)
- (۲۲) تہذیب تاریخ ابن عساکر (۴/۲۰۲-۲۳۱) (۲۳) تاریخ الاسلام (۲/۲۱۶)
- (۲۴) المعبر فی خیر من غیر للذہبی (۱/۵۵)
- (۲۵) مرآة الحنان للیافعی (۱/۱۲۲)

ان کے علاوہ کئی مصادر ہیں جو آپ کی سیرت طیبہ عطرہ پر مشتمل ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ کی ولادت شعبان سنہ ۳ ہجری میں ہوئی۔ اور کہا گیا ہے: اس سنہ کے نصف رمضان میں۔ آپ کے نانا جان ﷺ نے آپ کی طرف سے ایک ذنبہ عقیقہ کیا۔ آپ نے اپنے نانا جان ﷺ، اپنے والد ماجد سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کچھ احادیث محفوظ کی ہیں۔ آپ سے آپ کے بیٹے الحسن بن الحسن، سوید بن غفلہ، ابوالحوراء السعدی، شععی، ہبیرہ بن یریم، اصبح بن نباتہ اور میتب بن نجمہ ﷺ نے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ ﷺ اپنے نانا جان ﷺ کے مشابہ تھے۔

[۱] بخاری اور مسلم وغیرہما نے تخریج کی ہے، حضرت براء بن عازب ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ حضرت حسن ﷺ آپ کے کندھے پر سوار تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ - (۱)

اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں سو تو اس سے محبت فرما۔

[۲] بخاری اور مسلم وغیرہما نے حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی حدیث کی تخریج کی ہے،

الفاظ یہ ہیں،

اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ حَسَنًا فَأَحِبَّهُ وَ أُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُ . (۲)

اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں سو تو اس سے محبت فرما، اور اُس سے محبت فرما

جو اس سے محبت کرے۔

(۱) البخاری (۷۶/۷)، مسلم (۱۱۶/۲/۲)

(۲) البخاری (۷۶/۷)، مسلم (۱۱۵/۲/۲)

[۳] بخاری نے حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا:
صَلَّى أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ ، فَرَأَى
الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ ، وَقَالَ : يَا بِي سَبِيَّةَ بِالنَّبِيِّ ،
لَيْسَ سَبِيَّةَ بِيَعْلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ - (۱)

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز عصر پڑھی۔ پھر نکلے اور چلنے لگے آپ کے ساتھ حضرت
علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، آپ
نے انہیں اپنے کندھوں پر اٹھالیا اور فرمایا: ان پر میرے والد فدا اور قربان ہوں یہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہیں علی کے مشابہ نہیں ہیں۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہنس رہے تھے۔

[۴] امام احمد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ
رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کی پشت مبارک اور آپ کی
گردن پر سوار ہو جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں نرمی سے اٹھاتے تاکہ وہ نہ روئیں۔ صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ حسن کے ساتھ وہ کرتے ہیں جو
کسی اور کے ساتھ نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا:

إِنَّهُ رَيَحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا ، وَإِنْ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ، وَعَسَى اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ
بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ - (۲)

(۱) البخاری (۷۷/۷) ، امام احمد (۸/۱) ، الحاکم فی المستدرک (۱۶۸/۳) ، الطبرانی
فی المعجم الکبیر (۲۵۲۷/۵/۳)

(۲) احمد (۳۷/۵-۳۸) ، الطبرانی فی الکبیر (۲۲/۳) ، مجمع الزوائد (۱۷۵/۹)
اور کہا: اسے احمد، بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے مبارک بن
فضالہ کے، اور اس کی توثیق کی گئی ہے۔

پیشک یہ دنیا سے میرا خوشبو دار پھول ہے، اور میرا یہ بیٹا سید ہے، قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں میں صلح کرادے۔

[۵] طبرانی نے حضرت علیؑ سے سند جید کے ساتھ تخریج کی ہے، آپ نے فرمایا:

أَشْبَهَ النَّاسَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مَا بَيْنَ رَأْسِهِ إِلَى نَعْوِهِ "الْحَسَنُ". (۱)

سر سے گلے تک نبی کریمؐ سے سب سے زیادہ مشابہ حسن (ﷺ) ہے۔

[۶] بزار نے ایسی سند سے روایت کیا جس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے

ہاشم بن البرید کے اور وہ ثقہ ہیں۔ رجاء بن ربیعہ سے مروی ہیں انہوں نے فرمایا: میں مدینہ

منورہ میں مسجد رسول ﷺ میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرت ابوسعید اور حضرت

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ (اس دوران) حضرت حسن بن علیؑ وہاں سے

گزرے اور سلام کیا۔ سب نے اُن کے سلام کا جواب دیا لیکن حضرت عبداللہ بن عمروؑ

خاموش رہے۔ پھر حضرت حسنؑ کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ

وَ رَحْمَةُ اللَّهِ۔ پھر کہا: یہ زمین سے آسمان تک کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ محبوب

ہیں۔ اللہ کی قسم میں نے اُن سے (واقعہ صفین) کے دن سے بات نہیں کی۔ ابوسعید نے

فرمایا: آپ اُن کے پاس حاضر ہو کر معذرت کیوں نہیں کر لیتے؟ کہا: ہاں (یہ ٹھیک ہے)۔

پھر حضرت عبداللہ بن عمروؑ کھڑے ہوئے۔ پس حضرت ابوسعیدؑ سیدنا حسن

ؑ کے پاس گئے اور (حاضری کی) اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دے دی، پھر عبداللہ

کے لیے اجازت طلب کی، وہ بھی داخل ہو گئے۔ حضرت ابوسعیدؑ نے حضرت عبداللہ بن

عمروؑ سے کہا: تو وہ بات کر جو تو نے اُس وقت کی تھی جب حضرت حسنؑ گزرے تھے۔

(۱) المعجم الكبير (۳/۹۸-۹۹)، مجمع الزوائد (۹/۱۷۶)

انہوں نے کہا ہاں! میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں، بیشک یہ (سیدنا حسن ؓ) زمین سے آسمان تک کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

(رجاء بن ربیعہ نے) کہا: سیدنا حسن ؓ نے انہیں فرمایا: جب آپ جانتے ہیں کہ میں زمین سے آسمان تک کے رہنے والوں میں سب سے زیادہ محبوب ہوں، پھر آپ نے ہم سے جنگ کیوں کی یا صفین کے دن کیوں زیادتی کی؟

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے زیادتی نہیں کی اور نہ میں نے اُن کے ساتھ تلوار اٹھائی لیکن میں اپنے باپ کے ساتھ حاضر تھا، (یا اسی قسم کی کوئی بات کہی)

سیدنا حسن ؓ نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں لگاتار روزے رکھ رہا تھا تو میرے باپ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس میری شکایت لگائی کہ یا رسول اللہ! (میرا بیٹا) عبداللہ بن عمرو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا: تو روزہ رکھ اور افطار بھی کر۔ (یعنی کسی دن چھوڑا دیا کر) تو نماز پڑھ اور سو یا بھی کر۔ تو اب میں نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، میں روزے رکھتا ہوں اور کبھی نہیں رکھتا۔

نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: يَا عَبْدَ اللَّهِ! أَطِيعَ أَبَاكَ۔ (۱)

اے عبداللہ! اپنے باپ کی اطاعت کر۔

(۱) مجمع الزوائد (۶/۱۹-۱۷۷) اور اسے بزار کے طریق کے سوا اور طریق سے روایت کیا، بطرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا۔ اور ذکر کیا کہ اس کی اسناد میں علی بن سعید بن بشیر ہے۔ اور اس میں ہے کہ وہ

”لین“ ہے۔ (۱۸۷/۱۸۶/۹)

پس میرے والد (صفین کے دن) نکلے اور میں اُن کے ساتھ نکلا۔

[۷] امام احمد نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس روایت کی تخریج کی، آپ نے فرمایا:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْصُ لِسَانَهُ أَوْ قَالَ شَفْتَهُ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَإِنَّ لَنْ يُعَذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفْتَانِ مِثْلَهُمَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. (۱)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی زبان یا فرمایا آپ کے ہونٹ چوستے ہوئے دیکھا ہے، اور اُس زبان یا اُن ہونٹوں کو ہرگز عذاب نہیں دیا جائے گا جنہیں رسول اللہ ﷺ نے چوسا ہے۔

[۸] حاکم نے حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے اخراج کیا، انہوں نے فرمایا: میں نے

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ خلافت چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

قَدْ كَانَ جَمَاعِمُ الْعَرَبِ فِي يَدِي يُحَارِبُونَ مِنْ حَارَبْتُ ، وَيَسْأَلُمُونَ

مَنْ سَأَلْتُ تَرَكْتُهَا ابْتِغَاءً وَجِهَ اللَّهُ تَعَالَى ، وَ حُقِنَ دِمَاءُ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ.

[ثُمَّ ابْتَزَّهَا بِاتْناسِ أَهْلِ الْحِجَازِ]

عرب کے رؤساء اور سردار میرے قبضے (ہاتھ) میں ہوتے تھے وہ اس سے جنگ

رکھتے تھے جس سے میری جنگ ہوتی اور اُس سے دوستی رکھتے تھے جس سے میری دوستی ہوتی،

میں نے تو اسے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اور اُمت محمدیہ کے خون کی حفاظت کی خاطر چھوڑ

دیا ہے۔ [پھر اس کو حجاز والوں کے بیلوں نے اُتار لیا]۔ (۲)

(۱) الامام احمد فی المسند (۹۳/۴)، امام ثقی نے مجمع الزوائد (۹/۱۷۷) میں کہا: اسے

احمد نے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے عبدالرحمن بن ابی عوف کے اور وہ ثقہ ہیں۔

(۱) اسے حاکم نے المستدرک (۱۷۰/۳) میں روایت کیا۔ انہی کی طرف سے اضافہ ہے۔ ابو نعیم نے

الحلیة (۳۶-۳۷) میں روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حدیث

الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما

[13] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهَا ،

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ : حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ؑ : قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِلْسَّائِلِ حَقٌّ وَ لَوْ جَاءَ عَلِيٌّ قَرِيسَ .

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :
سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر (سوار ہو کر) آئے۔

[الاسناد]

وکیع: حدیث نمبر (۱) میں گزر چکا ہے۔

عبد الرحمن: ابن مہدی امام العلم،

ابو حاتم نے کہا: امام ثقہ، القطان سے زیادہ اثبت اور وکیع سے زیادہ مضبوط ہیں۔

سفیان: آپ ثوری ہیں۔ حدیث نمبر (۴) میں گزر چکا ہے۔

مصعب بن محمد: ابن عبد الرحمن بن شریح بن اہل۔

ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ ابو حاتم نے کہا: ان کی حدیث لکھی جائے گی اور ان سے احتجاج

نہیں کیا جائے گا۔ (الخلاصہ ص ۲۷۸)

یعلیٰ بن ابی یحییٰ: ابو حاتم نے کہا: جمہول ہے۔ ذہبی نے ”المیزان“ (۲۵۸/۴) میں

انہیں ثابت رکھا ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔

امام بخاری نے "التاریخ الکبیر" (۳۱۶/۲۱۳) میں ان کا ذکر کیا اور ان میں کوئی جرح و تعدیل ذکر نہیں کی۔

فاطمۃ بنت الحسنین: ابن حبان نے انہیں ثقہ قرار دیا جیسا کہ المخلصۃ (۳۹۳) میں ہے۔ حافظ نے "التقریب" میں کہا: درجہ رابعہ سے ثقہ ہیں۔ اپنے چچا حسن بن علی کے بیٹے کی زوجہ محترمہ تھیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

[التخریج]

اس حدیث کو ابو داؤد نے سنن (۳۸۷/۱) میں روایت کیا۔ ثنا محمد بن کثیر، عن مصعب بن محمد، عن یعلیٰ بن ابی یحییٰ کے طریق سے، جیسے احمد کی اسناد ہے۔ نیز اس میں یعلیٰ بن ابی یحییٰ ہے۔

اور اسے یحییٰ بن آدم، عن زہیر، عن شیخ کے طریق سے روایت کیا۔ فرمایا: میں نے ان کے پاس سفیان کو دیکھا، عن فاطمۃ بنت الحسنین، عن ابیہا، عن علی (ہو ابن ابی طالب)، عن النبی ﷺ.

اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے طریق سے غریب ہے۔ اور میرا گمان ہے کہ وہ شیخ جن سے زہیر نے روایت کیا، اور سفیان کو ان کے پاس دیکھا وہ خود مصعب ہیں واللہ اعلم۔ شیخ شا کر نے المسند پر اپنی تعلق میں اس کا خیال ظاہر کیا ہے اور یہ ضعیف اسناد ہے۔ (الامام الراوی و جماعته) اور اگر یہ صحیح ہے کہ وہ مصعب ہیں تو پھر حدیث، پہلی سند کی طرف لوٹے گی جس میں یعلیٰ مجہول ہے۔ حدیث کے دو اور طرق ہیں جن کا ذکر حافظ عراقی نے "التحقیق والایضاح" میں کیا ہے۔

الاول: حدیث ابن عباس سے،

اسے ابن عدی نے (اکمال) میں اس طریق سے روایت کیا، ابراہیم بن عبدالمسلم

عن ابراہیم بن یزید، عن سلیمان الاحول، عن طاؤس، عن ابن عباس ان النبی ﷺ

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

قال مثله -

اور یہ سند باطل ہے۔

ابراہیم بن عبدالسلام: ابن عبداللہ القرشی الخزومی۔

ابن ہدی نے کہا: معروف نہیں ہے۔ مناکیر حدیث بیان کی ہیں۔ میرے نزدیک یہ حدیثیں

چرانے والوں سے ہیں۔

[تہذیب الکمال ترجمہ: ۲۰۶] انہوں نے کامل سے ابراہیم کے حالات میں اس حدیث کو ذکر

کیا ہے جیسا کہ اس بات کا ذکر عراقی نے کیا ہے۔ حافظ ذہبی نے (دیوان الضعفاء) میں (ورقہ: ۹) پر ان کے بارے میں کہا: ضعیف متہم ہے۔

اگر ان سے حدیث تسلیم کر لی جائے تو ان کے شیخ ابراہیم بن یزید ہیں، القرش جو الخزومی کے

نام سے معروف ہے وہ متروک الحدیث ہے۔

احمد بن حنبل نے ان کے بارے میں فرمایا: متروک الحدیث ہے۔

ابوزرعہ اور ابو حاتم نے کہا: منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث ہے۔

بخاری نے فرمایا: محدثین نے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔

نسائی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔ (الضعفاء: ترجمہ: ۱۳)

دارقطنی نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ (الضعفاء: ترجمہ: ۱۳)

ابن حبان نے کہا: بہت مناکیر اور سخت اوہام روایت کیے۔ یہاں تک کہ دل میں یہ بات آتی

ہے کہ انہوں نے ان چیزوں کو جان بوجھ کر روایت کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل اس کے بارے میں بری رائے رکھتے تھے۔ (المجروحین ۱۰۰۱)

پس یہ حدیث اس سند سے باطل ہے صحیح نہیں ہے کہ یہ شاہد بنے اور نہ اس کا اعتبار کیا جائے گا۔

اسی وجہ سے پہلا ضعیف طریق تقویت نہیں پائے گا۔

الثانی: حدیث الہرام بن زیاد سے،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فرمایا:

بہر حال حدیث حسین، اس کی سند جدید ہے اس کے رجال ثقات ہیں۔ (المکالی: ۱۳۰/۲-۱۳۱)
عراقی کے کلام میں ”رجالہ ثقات“ کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ انہوں نے کہا: یہ اسناد جدید ہے اور
جس سے ابوداؤد سکوت کریں وہ اُن کے نزدیک صالح ہے، اور اس یعلیٰ کا ذکر، ابن حبان نے ثقات میں کیا
ہے اور ابو حاتم نے انہیں مجہول قرار دیا ہے اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں..... اھ

علامہ سیوطی نے اس حدیث کے متعلق (ذیل القول المسدود: ص ۶۸-۷۰) میں کلام کیا جیسا
کہ تطبیق شاگرد میں ہے اور ذکر کیا کہ ضیاء المقدسی نے ”احادیث المختارة“ میں اس کی تخریج کی۔

جیسا کہ الفتح الربانی ترتیب مسند احمد الشیبانی (۱۳۲/۹) سے استنباط کیا جاتا ہے۔

اس حدیث کو امام مالک نے (الموطا) میں زید بن اسلم سے مرسل روایت کیا ہے۔

(ص ۶۱۵، کتاب الصدقة باب الترغیب فی الصلقة ط۔ دار الشعب بمصر)

امام ابن عبدالبر نے فرمایا: میں اس حدیث کے ارسال میں امام مالک سے خلاف نہیں جانتا۔

اور جو میں جانتا ہوں اس میں کوئی ایسی سند نہیں جس سے احتجاج کیا جائے۔

اور حدیث کو الشیخ شاگرد نے احمد کے طریق سے صحیح قرار دیا ہے لیکن یعلیٰ بن ابی یحییٰ مجہول ہے۔

اس حدیث کی عدم صحت کی تخریج، جس کی طرف ہم گئے ہیں، شاید ابن عبدالبر کے قول میں کوئی

ایسی چیز ہو جو اُسے منو کہ کرے۔

[14] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْرَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ : قُلْتُ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ؑ مَا تَعْمَلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ صَعِدْتُ غُرْفَةَ فَأَخَذْتُ تَمْرَةَ ، فَأَكَلْتُهَا فِيَّ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَلْقِهَا فَإِنَّا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

ربیعہ بن شیبان رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا امام حسین ؑ سے پوچھا کہ کیا آپ کو نبی کریم ﷺ سے کوئی بات یاد ہے؟

انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اس بالا خانے پر چڑھ گیا (جہاں صدقہ کا مال و اسباب اور صدقہ کی کھجوریں پڑی تھیں) میں نے وہاں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں چبانا شروع کیا۔ (یہ دیکھ کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے پھینک دو کیونکہ ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

[الاسناد]

وکیع: وہ ابن الجراح، ثقہ امام ہیں۔ حدیث نمبر (۱) میں گزر چکا ہے۔

ثابت بن عمارہ: الحنفی، ابو مالک البصری۔

احمد نے فرمایا: ان میں کوئی نقص نہیں۔ ابن معین نے کہا: ثقہ ہیں۔ نسائی نے کہا: اُن میں کوئی نقص نہیں۔ (الجدیب) اور اس کے حاشیہ میں ہے: دارقطنی اور ابن حبان نے اُنہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ذہبی نے کہا: سچے ہیں۔ اھ [تہذیب الکمال: ۱۳/۳۶۷]

نیز اس (المیزان) میں ہے: ابو حاتم نے کہا: میرے نزدیک متین نہیں ہے۔ اھ

میں کہتا ہوں: ابو حاتم قشرد ہیں جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے۔ شاید ابو حاتم اُن بعض احادیث پر مطلع ہوئے ہوں جن میں ثابت بن عمارہ نے خطا کی ہے۔ لیکن وہ ایسے شخص ہیں جن کی توثیق کی گئی ہے جو

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

آپ دیکھ رہے ہیں اور علما نے انہیں قبول کیا ہے۔

ربیعہ بن شیبان: ابوالخوراء۔ حدیث نمبر (۱) میں گزر چکا ہے۔

[التخریج]

درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث الحسن بن علی ہے۔ اور مجبور ٹکانے اور پھینکنے کا قصہ آپ کے ساتھ ہوا تھا۔ اور یہ بات حدیث نمبر (۶)، (۷)، (۸)، (۱۰) میں گزر چکی ہے۔

اسے امام بخاری نے (۱۵۷۱۴) کتاب الزکوٰۃ، (۹۰/۴) جہاد میں، باب من تکلم بالفارسیۃ، اور مسلم نے (۱۷۷۱۳) کتاب الزکوٰۃ، باب: تحريم الزکوٰۃ علی رسول اللہ ﷺ و علی آلہ، و ہم بنو ہاشم و بنو مطلب، میں، لغوی نے شرح السنہ (۹۹/۶) میں، دارمی نے اپنی سنن (۳۸۷/۱-۳۸۷) میں امام احمد نے المسند (نمبر ۷۷۴۳) میں روایت کیا، سب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا۔

سب نے اس بات کا ذکر کیا کہ قصہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت کیا ہے۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی تخریج پر شیخین کا اتفاق ہے۔ اگرچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے درمیان شک کی بنا پر یہ حدیث ایک اور سند سے بھی روایت کی ہے۔ (۱۵۶۱۴) کتاب الزکوٰۃ، باب: أَخْلَدَ صَدَقَةَ النَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّعْلِيِّ، وَ هَلْ يُتْرَكُ الْعَبْئِيُّ فِيمَنْ تَمَرُ الصَّدَقَةِ۔

۱۷۔ اس روایت میں مؤثر نہیں ہے جسے ثقات نے روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ سیدنا حسن کے ساتھ ہوا تھا۔ یہ بات حدیث نمبر (۸) میں گزر چکی ہے۔

الشیخ شاکر نے کہا: اسے محمد بن بکر نے ثابت سے روایت کیا، پس اسے حدیث حسن قرار دیا۔ اور یہاں اسے دلچ نے ثابت سے روایت کیا تو اسے حدیث حسین قرار دیا۔ ظاہر یہ ہے کہ خطا ثابت سے سرزد ہوئی ہے۔ وہ بھول گئے اور انہوں نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بدلے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کر دیا۔ اھ (۱۷۴/۳)۔ الشرح: دیکھیں حدیث نمبر (۷، ۶)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[15] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى
قَالَا : حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ دِينَارِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ
حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ قِلَّةَ الْكَلَامِ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ .

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
انسان کے حسن کی خوب اور اچھائی یہ ہے کہ وہ بے کار اور فضول کاموں میں کم از کم
بات کرے (اور انہیں چھوڑ دے)

[الاسناد]

ابن نمیر: عبد اللہ بن نمیر الہمدانی، ثقہ فاضل ہیں، ایک جماعت نے ان سے روایت لی
ہے۔ آپ مسلم کے ان شیوخ میں ایک ہیں جن سے مسلم نے اکثر روایات لی ہیں۔

یعلیٰ: ابن عبد الطنافسی ثقہ ہیں۔

ابن محین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔

ابو حاتم نے کہا: سچے ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: صحیح الحدیث ہیں۔

الحجاج بن دینار الواسطی: ابن مبارک، ابو یوسف، زہیر بن حرب، یعقوب بن شیبہ
اور احمد النخعی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔

احمد اور ابن محین نے کہا: ان میں کوئی نقص نہیں۔

ابوزرعہ نے کہا: نیک، سچے اور حدیث کو خوب جاننے والے ہیں، ان میں کوئی نقص نہیں۔

حترمذی نے کہا: ثقہ، مقارب الحدیث ہیں۔ (۳۷۹/۵)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابو حاتم نے کہا: اُن کی حدیث لکھی جائے لیکن اُن سے استدلال نہ کیا جائے۔
ابن خزیمہ نے کہا: (فی القلب منہ) لیکن اکثر نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔
ڈاکٹر بشار نے اُن میں سے کچھ کا ذکر کیا ہے: ابوداؤد، ابن عمار اور ابن مدینی وغیرہم۔
ذہبی سے ان کا یہ قول نقل کیا: کہ وہ سچے ہیں۔
حافظ ابن حجر نے فرمایا: ان میں کوئی نقص نہیں۔

یہ اقوال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ شخص جیسا کہ بیان کیا گیا ہے سچے ہیں، ان کی حدیث میں کوئی حرج نہیں، یہ ان حالات کے ساتھ زیادہ لائق اور اُن کثیرین سے بہتر ہیں جن کی احادیث کی تصحیح کی جاتی ہیں۔

شعیب بن خالد: البیہقی الرازی۔

البیہقی نے انہیں ثقہ کہا۔

نسائی نے کہا ان میں کوئی نقص نہیں۔

[التخریج]

الشیخ شاکر نے کہا: انقطاع کی وجہ سے اس کی اسناد ضعیف ہے۔ شعیب ثقہ ہے لیکن متاخر ہے ممکن نہیں ہے کہ انہوں نے سیدنا حسین ؑ کا زمانہ پایا ہو۔ کیونکہ وہ زہری، اعمش اور اُن کے طبقہ سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث، نمبر (۲۰) میں آئے گی۔

یہ حضرت ابو ہریرہ، سیدنا علی بن الحسین اور زید بن ثابت ؓ سے بھی وارد ہوئی ہے۔ ہم وہاں اس کے متعلق کلام کریں گے۔

الشرح: دیکھیں حدیث نمبر (۲۰)

[16] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَزْعُمُ عَنْ حُسَيْنٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا

أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ جَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ :

أَذَانِي رِيحُهَا .

ابن جریر کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی سے سنا، وہ سیدنا امام حسین ﷺ اور سیدنا

ابن عباس ﷺ سے یا ان دونوں میں سے ایک سے گمان کرتے کہ انہوں نے فرمایا:

رسول اللہ ﷺ، یہودی کے جنازے کی وجہ سے کھڑے ہو گئے جو آپ کے پاس

سے گزرا، پھر آپ نے فرمایا:

اس یہودی (میت) کی بدبو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔

[الاسناد]

عبدالرزاق: ابن ہمام حمیری الصنعانی،

حدیث نمبر (۴) میں ان کے حالات گزر چکے ہیں۔

[التخریج]

اس کے بارے میں قول، حدیث نمبر (۵) میں گزر چکا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[17] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَ عِبَادُ بْنُ
عَبَادٍ قَالَا : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ .

قَالَ عَبَادٌ : ابْنُ زِيَادٍ عَنْ (۱) فَاطِمَةَ ابْنَةِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ
بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :

مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا
(قَالَ عَبَادٌ : قَدِمَ عَهْدُهَا) ، فَيُحَدِّثْ لِدَلِّكَ اسْتِزْجَاعًا ، إِلَّا جَدَّدَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ
عِنْدَ ذَلِكَ ، فَأَعْطَاهَا مِثْلَ يَوْمٍ أُصِيبَ بِهَا .

سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد سیدنا حسین بن علی ؑ سے
روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس مسلمان مرد یا عورت کو کوئی مصیبت پہنچے، اُسے وہ مصیبت یاد آئے اگرچہ اُس
مصیبت کو گزرے ہوئے طویل زمانہ گزر چکا ہو، (یاد آنے پر) وہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
رَاجِعُونَ کہہ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس پر وہی اجر و ثواب عطا فرمائے گا جو اس مصیبت
پہنچنے کے دن عطا فرمایا تھا۔

[الاسناد]

یزید: ابن ہارون مشہور ثقہ ہیں۔ عنقریب حدیث نمبر (۳۰) میں آئیں گے۔

عباد بن عباد المہلبی: احمد کے شیوخ میں سے ایک ہیں۔

ذہبی نے کہا: سچے ہیں، مشہور علمائے بصرہ سے ہیں۔ (المیزان ۱۲/۳۶۷)

ہشام بن ابی ہشام: ہشام بن زیاد۔ ان کی کنیت زیاد ابو ہشام ہے۔

(۱) "المسند" میں ہے: عن امہ ، عن فاطمہ ۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور وہ بہت ضعیف متروک ہے۔

بخاری نے فرمایا: علاؤن کے متعلق کلام کرتے ہیں۔ (التاریخ الصغیر ۱۲/۱۸۰)

نسائی نے کہا: متروک ہے۔ (الضعفاء ص: ۱۰۵)

ابن حبان نے کہا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو ثقات سے موضوعات اور معتبر محدثین سے منقول بات روایت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ سننے والے کے دل کی طرف یہ بات سبقت کرتی ہے کہ یہ چیزیں دانتہ روایت کی ہیں۔ (لہذا) اس سے استدلال جائز نہیں ہے۔ یہ وہی ہے جس نے اپنے باپ سے روایت کی ہے اور انہوں نے حضرت فاطمہ بنت حسین سے..... اور یہاں ان کی حدیث ذکر کی۔

(المجروحین: ۸۸۱۳)

اُس کی کنیت: مطبوعہ مجروحین میں ”عن ایسہ“ کے الفاظ ہیں اور ایک روایت میں ”عن

امہ“ کے الفاظ ہیں۔ جیسا کہ ”المسند“ یا ”ابن ماجہ“ میں ہے۔

اور اس ہشام کو امام ترمذی نے اپنی جامع (۱۶۳/۵) میں ضعیف کہا ہے۔

دارقطنی نے اُسے ضعیف قرار دیا جیسا کہ الضعفاء والمترکین (۵۶۲) میں ہے۔

فاطمہ بنت الحسین: حدیث نمبر (۱۳) میں ان کے حالات گزر گئے۔

[التخریج]

اسے ابن ماجہ نے (نمبر ۱۶۰۰) پر اس سند سے روایت کیا ہے،

ثنا ابو بکر بن ابی شیبہ، ثنا وکیع بن الجراح، عن ہشام بن زیاد عن امہ،

عن فاطمہ بنت الحسین، عن ابیہا۔

ابن حبان نے اسے (المجروحین ۸۸۱۳) میں اس طریق سے روایت کیا۔

اخبرنا الفضل بن الحباب، ثنا عبدالرحمن بن سلام الجمحی عن ہشام بہ .

اور اسناد بہت ضعیف ہے جیسا کہ اشخ شاکر نے ”المسند“ پر اپنی تعلق (۱۷۳۳) پر اسے مقرر

رکھا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[18] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :
عَلَّمَنِي جَدِّي ، أَوْ قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ كَلِمَاتٍ ، أَقُولُهُنَّ فِي الْوُتْرِ -
فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - .

ابوالحوراء نے سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، آپ بیان کرتے ہیں کہ میرے نانا جان ﷺ - یا فرمایا نبی کریم ﷺ - نے مجھے کچھ ایسے کلمات سکھائے ہیں جنہیں میں وتروں کی دعائے قنوت میں پڑھتا ہوں۔
پھر پوری حدیث ذکر کی۔

[الاسناد]

یزید : ابن ہارون اس سے پہلے والی حدیث میں مذکور ہے۔

شریک بن عبد اللہ : یہ راوی حدیث نمبر (۲) میں گزر چکا ہے۔

ابو اسحاق : السبعی، وہ عمرو بن عبد اللہ ہے، ثقہ ہے۔

حدیث نمبر (۲، ۳، ۴) میں گزر چکا ہے۔

باقی الاسناد : حدیث نمبر (۳) میں گزر چکی ہے۔ اور دیکھیں نمبر (۱) ہم نے وہاں اس

کے متعلق کلام کیا ہے۔

[التخریج]

یہ حدیث مسند الحسن بن علی ﷺ میں نمبر (۲۴۱، ۱۰۶) میں گزر چکی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[19] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

عَمْرٍو وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا :

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَلِيٍّ

بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :

الْبَيْخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ .

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : (فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ) ﷺ كَثِيرًا .

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بخیل (کنجوس) وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

ابوسعید نے کہا: (ایک روایت میں ہے) پس وہ مجھ پر کثرت سے درود نہ بھیجے۔

[الاسناد]

عبد الملک بن عمرو : ابوعامر العقدي البصری حافظ ہیں۔ ایک جماعت نے اُن

سے روایت لی۔ نسائی نے کہا: ثقہ ما مومن ہیں اور وہ مشہور ثقہ ہیں۔ سنہ ۲۰۴ ہجری میں وفات پائی۔

ابو سعید : مولیٰ ابن ہاشم، ان کا نام عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبید، اور اُن کا لقب جردمہ

ہے۔ ابن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ ابوحاتم نے کہا: امام احمد انہیں پسند کرتے تھے، ان میں کوئی نقص نہیں

ہے۔ حافظ ابن رجب نے کہا: امام احمد نے فرمایا: کثیر الخطاء تھے ان کی حدیث ترک نہ کی جائے۔

(ہدی الساری ص ۴۱۶ ، شرح العلل لابن رجب ص ۹۴-۹۵)

اور یہ حدیث عبد الملک العقدي ثقہ کی روایت سے ہے اور ابوسعید کی روایت اس کی متابع ہے،

سلیمان بن بلال : اثنی عشری ابو محمد المدنی۔ معتبر ثقات سے ایک ہیں۔ ایک جماعت نے اُن

سے روایت کی۔ احمد اور ابن معین نے انہیں ثقہ کہا۔ بخاری نے کہا: سنہ ۱۷۱ ہجری میں وفات پائی۔

حافظ نے مقدمہ فتح الباری میں فرمایا: مشہور ثقات سے ایک ہیں۔ ابن سعد، غلیٰ اور دوسروں نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ (ہدی الساری ص ۳۰۵)

عمارة بن غزوية : ابن الخارث بن عمرو الانصاری المدنی ہیں۔

احمد ابو زرعا اور ابن سعد نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

مسلم اور ابو جعفر نے ان سے روایت لی۔ سنہ ۱۳۰ ہجری میں وصال ہوا۔

عبداللہ بن علی بن الحسین : ابن حبان نے ان کا ذکر ”الثقات“ میں کیا۔

ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا۔

ابوہ : علی بن الحسین، لقب، زین العابدین ثقہ تابعی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے

روایت لی ہے۔ آپ کی اسناد عن ابیہ الحسین، عن جدہ علی بن ابی طالب کے طریق سے ہے۔ بعض حفاظ کے نزدیک تمام اصح اسانید سے معتبر ہے۔

الحسن بن رھیق نے کہا: نسائی نے ہمیں کہا: رسول اللہ ﷺ سے جو اسانید روایت کی جاتی ہیں ان

میں سب سے زیادہ اچھی چار ہیں۔ ان میں سے ایک سند یہ ہے: الزھری، عن علی بن الحسین، عن ابیہ الحسین، عن علی ابن ابی طالب، عن رسول اللہ ﷺ۔

(کتاب الطبقات ص ۱۲۵) الضعفاء کے ساتھ طبع ہوئی۔

حاکم نے ذکر کیا: ابو بکر بن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ یہ اصح الاسانید ہے۔ جیسا کہ (معرفۃ علوم

الحدیث: ص ۵۳) میں ہے۔

[التخریج]

اسے ترمذی نے (۳۵۳۶) پر، ابن حبان نے نمبر: (۲۳۸۸-زوائد) میں ابی عامر العقدری

[عبدالملک بن عمرو] کے طریق سے روایت کیا۔

ابن اسنی نے (عمل الیوم واللیلۃ) میں (نمبر ۳۸۳) پر خالد بن مخلد، عن سلیمان بن

ہلال کے طریق سے روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اسی طریق سے اسے حاکم نے المسند رک (۱: ۵۴۹) میں روایت کیا جیسا کہ المسند پر شا کر کی

تعلیق میں ہے۔

اس کے بعض الفاظ میں ہلکا سا اختلاف ہے۔ اس حدیث کے بارے میں ترمذی نے کہا: یہ

حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین (بخاری و مسلم) نے اس کی تخریج نہیں

کی۔ ذہبی نے اُن کی موافقت کی۔

الشرح:

حدیث ۱۰۱۰ بات پر ابھارتی ہے کہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہو آپ پر درود شریف پیش کیا

جائے۔ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی قدر و منزلت، عظمت شان، اپنی اُمت پر آپ کا حریص ہونا چھانتا ہے اور

یہ کہ آپ مومنوں کے ساتھ رکوف و رحیم ہیں وہ آپ پر درود و سلام پیش کرنے میں پیچھے نہیں ہٹے گا اور

جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے وہ نہیں اُکتائے گا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی محبت عطا

فرمائی ہے، اور جس نے اپنے نفس اور اپنے دل میں اللہ کا فضل اور اُس کی رحمت جمع کر لی ہے (درود و سلام

کا یہ پاکیزہ عمل) نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت کی بنا پر اُس کی زبان پر آسان ہوگا۔

اے اللہ! تو ہمیں نبی کریم کی محبت کا دافر حصہ عطا فرما اور ہمارے لیے آپ پر درود و سلام پیش

کرنا آسان فرما جب بھی لوگ آپ کا ذکر کریں یا اس سے غافل ہوں۔

بندے کی طرف سے یہ بخل ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا ذکر ہو تو وہ آپ پر صلاۃ و سلام پیش

کرنے میں کنجوسی سے کام لے اور آسان عمل سے منہ موڑے۔ یہ عمل اُس شخص پر شاق اور گراں ہوگا جس

کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کام آسان نہیں بنایا۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کی صلاۃ اور سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی محبت اور آپ کی شفاعت سے

بہرور فرمائے اور ہمارے لیے آپ کے اخلاق و آداب سے آراستہ ہونا آسان بنائے۔ آمین

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[20] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ شَهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ .
حضرت علی بن حسین ﷺ اپنے والد سیدنا حسین ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کے حسن کی خوب یہ ہے کہ وہ فضول کام چھوڑ دے۔

[الاسناد]

موسی بن داؤد : وہ الضعیفی الکونی طرسوس کے قاضی ہیں۔
ابن نمیر، ابن سعد اور البخلی نے انہیں ثقہ کہا۔ دارقطنی نے کہا: وہ کثرت سے تصنیف کرنے والے مامون و محفوظ تھے۔ ذہبی نے کہا: سچے ہیں اُن کی توثیق کی گئی ہے۔ (الخلاصہ ص ۳، المیزان ۲۰۳/۴)
عبد اللہ بن عمر : ابن حفص بن عاصم العمری، علمائے اُن کے بارے اختلاف کیا ہے۔ اُن میں راجح یہ ہے کہ وہ اُن میں ہیں جن کے حفظ پر اطمینان نہیں ہے۔ اور غالب اُن میں ضعیف ہے۔ ابن معین نے کہا: اُن میں کوئی حرج نہیں ہے۔ احمد نے کہا: صالح ہیں کوئی نقص نہیں۔ ابن عد نے کہا: وہ فی نفسہ سچے ہیں۔ (نقل عن المیزان ۳۶۵/۴)
نسائی نے کہا: قوی نہیں ہیں۔ (الضعفاء: ترجمہ ۲۳۵)
بخاری نے کہا: یحییٰ بن سعید انہیں ضعیف کہتے تھے۔ (الضعفاء الصغیر ترجمہ ۱۸۸)
ترمذی نے کہا: (۴۷۹/۳) اُن کے متعلق یحییٰ بن سعید نے اُن کے حفظ کی طرف سے کلام کیا ہے۔ نیز کہا: محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔ اور آپ سچے ہیں۔ اور یحییٰ بن سعید نے اُن کے حفظ کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ (۳۲۳/۱) نیز کہا: بعض محدثین نے اُن کے حفظ کے حوالے سے انہیں ضعیف کہا ہے۔ اُن میں یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ (جامعہ ۱۷۹/۲)
امام ابو حاتم بن حبان نے کہا: اُن لوگوں میں سے تھے جن پر صلاح اور عبادت غالب تھی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اخبار کے ضبط اور آثار کے عمدہ حفظ سے غافل تھے۔ پس آپ کی روایت میں منا کیر واقع ہو گئیں۔ جب آپ کی خطائش ہو گئی تو ترک کے مستحق ہیں۔ (المجر وحسن ۷۱۲)

حافظ ابن رجب نے کہا: حافظ نہیں ہیں۔ ذہبی نے المیزان میں کہا: اُن کے حفظ میں کچھ ہے۔ حافظ نے ”التریب“ میں کہا: ضعیف، عابد ہیں۔ اھ

ابن شہاب: محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب، الزہری کے نام سے معروف ہیں۔ ائمہ میں سے ایک، ثقہ، حجاز اور شام کے عالم۔ ایک جماعت نے اُن سے روایت لی۔

شیخین (بخاری و مسلم) نے اُن سے استدلال کیا۔ (دیکھیں: نمبر ۲۳)

علی بن الحسین: آپ زین العابدین ہیں۔ اس سے پہلے حدیث نمبر (۱۹) میں آپ کے حالات گزر چکے ہیں۔

[التخریج]

اس کی استاد، عبد اللہ بن عمر العری کی وجہ سے ضعیف ہے۔ انہوں نے اس میں خطا کی۔ پس اسے عن علی، عن ابیہ الحسین، عن النبی ﷺ کے طریق سے موصولاً روایت کر دیا۔ اور درست عن علی بن الحسین کے طریق سے مرسل ہے۔ جیسا کہ ”موطا“ میں امام مالک کی روایت سے آئے گا۔ بخاری اور ترمذی وغیرہما کا قول مرسل روایت کی ترجیح میں ہے۔

اس حدیث کو ”موطا“ (ص ۷۸۷) میں امام مالک نے باب ما جاء فی حسن الخلق کے ضمن میں الزہری، عن علی بن الحسین کے طریق سے مرسل روایت کیا۔ مالک کے طریق سے اسے ترمذی نے (۲۳۱۸) میں اور بغوی نے ابی مصعب، عن مالک کے طریق سے روایت کیا۔

اسے ترمذی نے (۲۳۱۷) میں، ابن ماجہ نے (نمبر ۳۹۷۶) میں، بغوی نے (۳۲۰/۱۳) میں الاوزاعی، عن قرة بن عبد الرحمن، عن الزہری، عن ابی سلمة بن عبد الرحمن، عن ابی ہریرة ؓ کے طریق سے مرفوعاً روایت کیا۔ قرة بن عبد الرحمن، ابن حیوئیل ہیں۔ احمد نے کہا: منکر الحدیث ہے۔ ابن مہین نے کہا: ضعیف ہے۔ ابوحاتم نے کہا: قوی نہیں ہے۔ (المیزان ۳۸۸/۱۳)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابن حبان نے ”اشقات“ میں اُن کا ذکر کیا ہے۔ حافظ نے ”القریب“ میں اُن کے بارے کہا: سچے ہیں، اُن کے کچھ مناکیر ہیں۔ شاید انہوں نے اس حدیث میں خطا کی اور اسے مسند ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے الزہری، عن ابی سلمہ کی روایت بنا دیا۔ حالانکہ یہ علی بن الحسین رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔

ترمذی نے اسے ترجیح دی اور حدیث ابو ہریرہ کے بعد کہا: غریب ہے ہم اسے ابو سلمہ عن ابی ہریرہ کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طریق سے جانتے ہیں۔

پھر علی بن حسین کی حدیث مرسل کے بعد کہا: اور اس طرح زہری کے کئی اصحاب نے علی بن حسین سے مالک کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

اور یہ ہمارے نزدیک حدیث ابو سلمہ اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ صحیح ہے۔ اور علی بن حسین نے سیدنا علی بن ابوطالب کا زمانہ نہیں پایا۔ الخ (۵۵۸، ۵۵۹)

اسی طرح ترمذی نے حدیث زین العابدین کی مرسل کو ترجیح دی ہے، پھر ذکر کیا کہ علی نے سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیسے پائیں گے؟

بخاری، احمد، دارقطنی اور ابن محین نے مرسل کو ترجیح دی ہے۔ اسی طرح اُن سے حافظ ابن رجب حنبلی نے (جامع العلوم والحکم میں) نقل کیا ہے۔ حدیث ابو ہریرہ کے بعد کہا: بہر حال اکثر ائمہ نے کہا یہ اس اسناد کے ساتھ محفوظ نہیں ہے۔ یہ الزہری، عن علی ابن الحسین، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل محفوظ ہے۔ اسی طرح اسے ثقات نے زہری سے روایت کیا۔ اُن میں امام مالک نے ”الموطا“ میں فرمایا: یہ حدیث علی بن حسین سے مرسل ہی صحیح ہے۔

امام احمد اور دارقطنی نے کہا: اس حدیث کی اسناد میں ضعفاء خلط ملط ہو گئے ہیں۔ زہری سے خلط قاشح کے ساتھ۔ اور صحیح اس میں مرسل ہے۔ اھ (جامع العلوم والحکم ۹۷)

امام احمد نے اسے (نمبر ۱۵۸) پر روایت کیا۔ اور اس کی اسناد، شعیب بن خالد اور حسین بن علی کے درمیان انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

حافظ ابن رجب نے عبد اللہ العمری کی حدیث (یعنی نمبر ۲۰) کے متعلق کلام کے بعد کہا: احمد

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نے حسین سے ایک اور طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ (یعنی نمبر ۱۵) اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اسے اس وجہ سے ضعیف قرار دیا اور کہا: یہ علی بن حسین کے طریق سے مرسل ہی صحیح ہے۔ اھ

پھر میں نے دیکھا کہ ابو حاتم کارحان بھی اسی طرف ہے جیسا میرا گمان ہے، اُن کے بیٹے نے بتایا کہ میں نے اپنے والد سے اُس حدیث کے متعلق پوچھا جسے ابو نمیر نے روایت کیا ہے اور باقی سند ذکر کر دی جیسے المسمد (۱۵) پر ہے، تو میرے والد نے کہا: اگر شعیب بن خالد الرازی ہے تو ان دونوں کے درمیان الزہری ہے اور میں نہیں جانتا وہ ہیں یا نہیں۔ (علل الحدیث ۲۳۱۵)

اور شعیب وہ الرازی ہے جیسا کہ ہم نے نمبر (۱۵) میں ذکر کیا۔ پس ابو حاتم اس بات کو ترجیح دیتے تھے کہ ان کے درمیان زہری ہے۔

اس حدیث کو طبرانی نے المعجم الصغیر (۳۳۱۲، المصریہ، ۱۸۳، الہندیہ) میں محمد بن کثیر بن مروان، عن عبدالرحمن بن ابی الزناد، عن ابیہ، عن خارجه بن زید بن ثابت، عن ابیہ، عن النبی ﷺ کے طریق سے روایت کیا۔

اور یہ بہت ضعیف اسناد ہے۔ محمد بن کثیر کے بارے ابن معین نے کہا: ثقہ نہیں ہے۔ ابن عدی نے کہا: اس نے بواطیل روایت کی ہیں اور مصیبت اس کی طرف سے ہے۔ (المیزان ۲۰۱۲)

عبدالرحمن بن ابی الزناد کی اخلاقیات ہیں۔ اگرچہ وہ اپنے فن میں سچے ہیں۔ ان کے متعلق علمائے اختلاف کیا ہے۔ صالح بن محمد نے کہا: یہ اپنے باپ سے ایسی چیزیں روایت کرتے ہیں جو ان کے علاوہ کسی

اور نے روایت نہیں کیں۔ (المیزان ۵۱۲/۵۷۷) شرح علل الترمذی: ۳۳۱، تہذیب المعجم: ۱۷۰/۱۷۰ ابو ذر، ابو بکر، امام علی، اور حارث بن ہشام سے حدیث کے کچھ اور طرق ہیں۔ جیسا کہ علامہ سیوطی کی الجامع الصغیر میں ہے۔

حافظ ابن رجب نے کہا: نبی کریم ﷺ سے کچھ اور وجوہ و طرق سے بھی روایت کی گئی ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ اھ (جامع العلوم: ص ۹۷) بخاری، احمد، ابن معین اور وارث قطنی نے کہا: درست بات یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

[21] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ (۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ : تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا ، فَقُلْنَا : بِالرِّفَاءِ وَالْبَيْنِ ، فَقَالَ : مَهْ ، لَا تَقُولُوا ذَلِكَ . فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ : قُولُوا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَبَارَكَ لَكَ وَبَارَكَ لَكَ فِيهَا .

عبداللہ بن محمد ﷺ کہتے کہ جب حضرت عقیل ﷺ کی شادی ہوئی ، ہم نے انہیں مبارکباد دیتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا کرے اور آپ کو بیٹے عطا فرمائے۔ انہوں نے فرمایا: رکو! اس طرح نہ کہو۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس طرح کہنے سے منع فرمایا ہے۔ اور (اس طرح کہنے کا حکم) فرمایا ہے، بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ وَبَارَكَ لَكَ وَبَارَكَ لَكَ فِيهَا اللہ تعالیٰ تم میں برکت پیدا فرمائے، تمہیں برکت دے اور تمہارے لیے اس بیوی میں برکت عطا فرمائے۔

[الاسناد]

الحکم بن نافع : ابوالیمان الحمصی، بخاری کے شیخ ہیں۔ احمد نے فرمایا: ثقہ ہیں، اس میں کوئی شک نہیں۔ ذہبی نے کہا: ثقہ ہیں، انہوں نے ایک سے ایک ہیں۔

ابن حجر نے کہا: اُن کے ثقہ ہونے پر اجماع ہے۔ (المیزان: ۵۸۱/۱، ہدی الساری: ص ۳۹۶) اسماعیل بن عیاش : ان میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اُن کے بارے میں درست بات یہ ہے کہ اُن کی وہ حدیث قبول کی جائے گی جو اپنے شہر کے شامیوں سے روایت کریں اور ان سے اُن احادیث کے ساتھ استدلال چھوڑ دیا جائے گا جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کریں۔

(۱) اصل میں ہے: الحکم و نافع۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بخاری نے فرمایا: اہل حجاز اور اہل عراق سے منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ اسماعیل کی یہ حدیث اہل شام سے ہے۔

ابویسٰی ترمذی نے فرمایا: شامیوں سے اسماعیل کی روایت زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔ اُن کی اہل حجاز اور اہل عراق سے مناکیر ہیں۔ اھ (جامع الترمذی: ۱۱/۲۳۷، ۱۳/۲۶۸) ابن معین نے اس کے قریب اور ملتی جلتی بات کہی ہے جیسا کہ (المجر وحین: ۱۱/۱۲۳، ۱۲۵) میں ہے۔ اور یہ اُن کے متعلق سب سے زیادہ عدل والا قول ہے کہ اہل شام سے اسماعیل کی حدیث میں کچھ منفرد چیزیں ہیں جن سے بچنا واجب ہے۔

سالم بن عبداللہ : شیخ شاکر اس بات کی ترجیح کی طرف گئے ہیں کہ سالم بن عبداللہ اسکی ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل : اُن کی حدیث مرتبہ حسن میں ہے جیسا کہ ذہبی نے کہا ہے اور وہ سچے ہیں، اُن کی کچھ خطائیں اور منفرد چیزیں ہیں۔

ترمذی نے کہا: وہ سچے ہیں۔ بعض اہل علم نے اُن کے حفظ کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ میں نے محمد بن اسماعیل کو کہتے ہوئے سنا کہ احمد، اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی حدیث سے استدلال کرتے تھے۔ محمد نے کہا: وہ مقارب الحدیث ہیں۔ اھ (جامع الترمذی ۹/۱)

عبداللہ اور اُن کے دادا عقیل کے درمیان انقطاع ہے۔ اور یہ بات بعید ہے کہ اُن کی شادی کا کوئی گواہ موجود ہو جیسا کہ حدیث میں ہے، جیسا کہ اسے شیخ احمد شاکر نے المسند پر اپنی تعلیق میں لکھا ہے۔ اور اسناد میں اشکال ہے پس وہاں رجوع کریں۔

[التنخریج]

یہ اسناد ضعیف ہے، جیسا کہ انقطاع اور اشکال ہے۔ اور اگر اس کو تسلیم کر لیا جائے تو ضعیف ہو گی۔ کیونکہ یہ حجازیوں سے اسماعیل کی روایت سے ہے۔ جب ثابت ہو گیا کہ ان کے شیخ حجازی ہیں جیسا کہ کما حقہ جان لیا گیا۔ اس کے بعد اُنے والی حدیث دیکھیں اس میں (اس تکلف سے) کفایت ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[22] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عَقِيلَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ   تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالُوا : (بِالرِّفَاءِ وَالْبَيْنِ)

فَقَالَ : ذَلِكُمْ !

قَالُوا : لِمَا نَقُولُ يَا أَبَا يَزِيدَ ؟

قَالَ : قُولُوا : (بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ)

إِنَّا كَذَلِكَ كُنَّا نُؤْمَرُ .

سیدنا حسن کہتے ہیں کہ حضرت عقیل بن ابوطالب   کی شادی بنو جشم کی ایک عورت سے ہوئی۔ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے، (اور کہنے لگے) اللہ تعالیٰ اتفاق پیدا کرے اور آپ کو بیٹے عطا فرمائے۔

آپ نے کہا: تم! (یعنی اس طرح کیوں کہتے ہو؟)

لوگوں نے پوچھا: اے ابو یزید پھر ہم کیا کہیں؟

آپ نے فرمایا: اس طرح کہو: بَارَكَ اللَّهُ لَكُمْ ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ .

اللہ تعالیٰ تم میں برکت پیدا فرمائے، اور تمہیں اپنی بیوی کے لیے مبارک فرمائے۔

پیشک ہمیں اسی طرح کہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

[الاسناد]

اسماعیل بن علیؑ : تقدمام ہیں، ائمہ کرام نے ان کی تعریف کی ہے۔

احمد نے فرمایا: بختمی ان پر ختم ہوگئی، ابن مہین نے کہا: تقدمامون تھے۔

ذہبی نے کہا: حافظہ، فقیہ اور بڑی قدر و منزلت والے تھے۔ (المخلاصہ ص ۳۲، المیزان ۱۶۱)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور وہ اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم ہیں، غُلَیْبَةُ اُن کی ماں ہیں انہی کی وجہ سے اِن کا لقب پڑا۔

یونس : ابن عبید، چوٹی کے ائمہ کرام میں سے ایک ہیں۔

احمد، ابو حاتم اور ائمہ کرام نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

الحسن : وہ حسن بصری ہیں اُن کے والد ماجد کا نام بیار ہے۔

ذہبی نے کہا: بصرہ میں اپنے زمانے کے سیدالتابعین ہیں۔ ثقہ اور فی نفسہ حجت تھے۔ علم و عمل

میں سرور اور عظیم القدر تھے۔ اھ

علمائے اُن کی تعریف کی ہے، امام بخاری اور امام مسلم نے اُن سے استدلال کیا ہے۔

[التخریج]

اسے امام احمد نے (۴۵۱۱۳) میں، نسائی نے (۱۲۸۱۶) میں، ابن ماجہ نے (۱۹۰۶) میں،

دارمی نے (۱۳۳۱۲) میں اور ابن السنی نے (ص: ۲۲۵) میں روایت کیا۔

علمائے نزدیک اس کے اور بھی طرق ہیں، عن الحسن ، عن عقیل بہ ۔

الالبانی نے آداب الزفاف میں اس کی نسبت ان محدثین کرام کی طرف کی ہے،

بیہقی نے الکبریٰ (۱۳۸۱۷) میں، ابن الاعرابی نے اپنی مجتم (۲۷۱۲) پر، ابن عساکر نے تاریخ

دمشق (۱۱۳۶۳/۱۱) میں، ابن ابی شیبہ نے المصنف (۲۱۵۲/۷) میں اور ابو بکر الشافعی نے فوائد

(۱۱۲۵۰/۷۳) میں اسے روایت کیا۔ اھ

اس کے رجال ثقات ہیں، اس کی اسناد صحیح ہے۔ حافظ نے الفتح میں اس کی علت بیان کی ہے کہ

حسن نے عقیل سے نہیں سنا.....

شیخ شاکر نے اُن کا رد کیا ہے کہ انہوں تو اُن صحابہ کرام سے بھی سنا ہے جو عقیل سے پہلے

تھے۔ اور یہی درست ہے۔

لیکن شیخ البانی نے اس بنا پر اُس (شیخ شاکر) کا تعاقب کیا ہے کہ حسن بصری مدلس ہیں اور

انہوں نے معصنہ کیا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

غریب الحدیث:

السَّوَاءُ: درست ہونا اور اتفاق کرنا۔ اس کی اصل رَفَأَ النَّوْبَ سے ہے۔ يَرْفُوهُ یعنی اُسے درست کرتا ہے اور کپڑے کے بعض حصے کو بعض کے ساتھ ملاتا ہے۔ یہ دعا ہے بمعنی درست ہونا، اتفاق کرنا اور معاملے کو صحیح کرنا۔

الشرح:

رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا کیونکہ یہ جاہلیت کی عادات اور طریقوں سے ہے۔ واللہ اعلم، اور ہمارے لیے دعا میں برکت کا ایک اچھا طریقہ جاری فرمادیا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ اس سنت کی رعایت کریں اور اسے نافذ اور اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ جاہلیت کے طریقوں پر ناراض ہوتے تھے، اور مسلمانوں کے امتیاز اور عبادت و عمل میں اُن کی انفرادی حیثیت کی طرف دعوت دیتے تھے۔ جو شخص شرع میں حکمت و دانائی کے مقام کی بصیرت رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ قوم کی عادات سے جُدا اور الگ ہو جانا، دل میں ایمان کو مضبوط کرنے کی طرف ایک راہ ہے۔ اور قوم کی خطاؤں سے نفس اور دل کی نفرت کا سبب ہے۔

یہ دعا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی آئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

جب کسی کی شادی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ اُسے اس طرح مبارکباد دیتے:

بَارَكَ اللَّهُ لَكَ ، وَ بَارَكَ عَلَيْكَ ، وَ جَمَعَ بَيْنَكُمْ فِي الْخَيْرِ ۔

اللہ تعالیٰ تیرے لیے برکت پیدا فرمائے، اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور بھلائی میں اکٹھا

فرمائے۔

حالات زندگی

سیدنا عقیل بن ابی طالب ابن عبدالمطلب الهاشمی ﷺ

آپ ابو یزید کنیت کرتے تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو عیسیٰ کنیت تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔ اپنے بھائیوں میں سب سے بڑے اور ان سب کے آخر میں وفات پانے والے تھے۔ جاہلیت میں مشہور تھے۔

بدر میں کافروں کے ساتھ تھے اور مسلمانوں نے انہیں قیدی بنا لیا تھا۔ حدیبیہ سے پہلے ایمان لے آئے اور غزوہ موتہ میں شریک ہوئے۔ آپ جعفر سے دس سال بڑے تھے۔ اور جعفر، حضرت علی سے دس سال بڑے تھے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

انساب قریش کے عالم تھے اور قریش کی خصوصیات اور جنگوں سے واقفیت رکھتے تھے۔ مسجد نبوی میں ان کی خبریں بیان کرتے تھے۔ آپ ان تین علما میں سے ایک تھے جنہیں حضرت عمرؓ نے انساب عرب کا رجسٹر تیار کرنے کا حکم دیا تھا۔

آپ سے روایت کرنے والوں میں آپ کے بیٹے محمد، پوتے عبد اللہ بن محمد بن عقیل، عطاء، ابوصالح السمان، موسیٰ بن طلحہ، حسن البصری اور مالک بن ابو عامر الاحلی ہیں۔ آپ کی ایک کامل روایت ہے جسے نسائی نے نقل کیا ہے۔ آپ کی احادیث قلیل ہیں۔ زبیر بن بکار نے حسین بن علی تک اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہنے والوں میں عباس، علی اور عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی تھے۔ اور ایک جماعت کا نام لیا جاتا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

خلافت معاویہ رضی اللہ عنہ میں فوت ہوئے، آپ کی نظر ختم ہو گئی تھی۔ آپ کی قبر بقیع کے اول میں مشہور ہے۔

مناقب حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

طبرانی نے الکبیر میں ایسی اسناد سے تخریج کی ہے جس کے رجال ثقہ ہیں۔ ابو اسحاق سے مرسل روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا أَبَا يَزِيدَ إِنِّي أُحِبُّكَ حُبِّينِ ، حُبًّا لِقَرَابَتِكَ ، وَ حُبًّا لِمَا كُنْتُ
أَعْلَمُ مِنْ حُبِّ عَمِّي إِبْرَاهِيمَ .

اے ابو یزید! میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں: ایک اس لیے کہ تم میرے رشتہ دار ہو اور اس وجہ سے کہ میں جانتا ہوں کہ میرے چچا تم سے محبت کرتے تھے۔

حاکم نے اس کی تخریج (۵۷۶۱۳) پر آپ کی حدیث سے کی ہے۔ اسی طرح حدیث ابو حذیفہ سے۔ اور وہ ابن سعد (۴۳۱۳) کے نزدیک ہے۔ بیہمی نے اسے مجمع الرواۃ (۲۷۳/۱۹) میں درج کیا ہے۔ اور کہا: اسے طبرانی نے مرسل روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حالات کے مصادر:

- | | |
|---|------------------------------------|
| طبقات ابن سعد (۲۸/۴) | طبقات خلیفہ بن خیاط (۱۱/۱) |
| العقد الفرید (۳۵۶/۲) | العقد الثمین (۱۱۳/۶) |
| الحرح والتعدیل لابن ابی حاتم (۲۱۸/۶) | البيان والتبيين (۱۷۴/۱) |
| الاصابة ، للمحافظ ابن حجر العسقلانی (۳۱/۷) | نکت الهمیان (۲-۱) |
| تہذیب الاسماء واللغات للامام النووی (۳۳۷/۱) | الاعلام للزرکلی (۲۴۲/۴) |
| تاریخ التراث العربی ، لسزکین (۴۱۷/۱) | سیر اعلام النبلاء ، للذہبی (۲۱۸/۱) |
| تہذیب التہذیب للمحافظ ابن حجر العسقلانی (۲۵۴/۷) | |

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[23] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ :

لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَزْنَا بِهَا خَيْرَ جَارِ النَّجَاشِيِّ ، أَمِنَّا عَلَى دِينِنَا وَعَبَدْنَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ، لَا نُؤْذِي وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا اتَّعَمَرُوا أَنْ يَبْعَثُوا إِلَى النَّجَاشِيِّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ ، وَأَنْ يَهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا مِمَّا يُسْتَطَرَفُ مِنْ مَتَاعِ مَكَّةَ ، وَكَانَ مِنْ أَعْجَبَ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَيْهِ الْأَدَمُ ، فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَثِيرًا ، وَلَمْ يَتْرُكُوا مِنْ بَطَارِقَتِهِ بِطَرِيقًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ، ثُمَّ بَعَثُوا بِذَلِكَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْمُغِيرَةَ الْمَخْزُومِيِّ وَغَمْرَةَ بِنْتِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ ، وَأَمْرُوهُمَا أَمْرَهُمْ وَقَالُوا لَهُمَا : اذْفَعُوا إِلَى كُجَلِ بِطَرِيقِ هَدِيَّتِهِ قَبْلَ أَنْ تُكَلِّمُوا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ، ثُمَّ قَدِّمُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَاهُ ، ثُمَّ سَأَلُوهُ أَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْكُمْ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَهُمْ ،

قَالَتْ : فَخَرَجَا فَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِيِّ وَنَحْنُ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ ، وَعِنْدَ خَيْرِ جَارٍ ، فَلَمْ يَتَّقِ مِنْ بَطَارِقَتِهِ بِطَرِيقِ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدِيَّتَهُ قَبْلَ أَنْ يُكَلِّمَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بِطَرِيقٍ مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِ الْمَلِكِ مِنَّا غِلْمَانٌ سُفَهَاءٌ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ ، وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ ، وَجَاءَ وَابِدَيْنِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ ، وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ لِيُرُدَّهُمْ

إِلَيْهِمْ، فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَتَشِيرُوا عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمُ إِلَيْنَا وَلَا يُكَلِّمَهُمْ
فَإِنَّ قَوْمَهُمْ أَغْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا لَهُمَا: نَعَمْ،
ثُمَّ إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَذَا بَابَهُمْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا، ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ
لَهُ: أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَيَّ بَلَدِكُ مِنَّا غُلَمَانِ سَفَهَاءَ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ
وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكَ وَجَاءُوا بِدِينٍ مُتَبَدِّعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ، وَقَدْ
بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِتَرُدَّهُمْ
إِلَيْهِمْ، فَهَمُّ أَغْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَعَاتَبُوهُمْ فِيهِ.

قَالَتْ: وَلَمْ يَكُ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَمْرُو بْنَ
الْعَاصِ مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيُّ كَلَامَهُمْ، فَقَالَتْ بَطَّارِقَتُهُ حَوْلَهُ: صَدَّقُوا أَيُّهَا
الْمَلِكُ قَوْمَهُمْ أَغْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ، فَاسْلِمَهُمْ إِلَيْهِمَا
فَلْيَرُدَّهُمْ إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمِهِمْ، قَالَ: فَغَضِبَ النَّجَاشِيُّ ثُمَّ قَالَ لَا مَا لِلَّهِ أَيْمُ اللَّهِ
إِذَنْ لَا أَسْلِمُهُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَنَزَلُوا بِلَادِي وَاخْتَارُونِي عَلَى
مَنْ سِوَايَ، حَتَّى أَدْعُوهُمْ فَاسْأَلَهُمْ مَا يَقُولُ هَذَا فِي أَمْرِهِمْ؟ فَإِنْ كَانُوا كَمَا
يَقُولَانِ أَسْلَمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ، وَإِنْ كَانُوا عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ
مَنْعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوَارَهُمْ مَا جَاوَرُونِي،

قَالَتْ: ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَعَاهُمْ فَلَمَّا جَاءَهُمْ
رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا تَقُولُونَ لِلرَّجُلِ إِذَا جِئْتُمُوهُ؟ قَالُوا
نَقُولُ: وَاللَّهِ مَا عَلَّمْنَا وَمَا أَمَرْنَا بِهِ نَبِينَا ﷺ كَائِنْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنْ، فَلَمَّا
جَاءَ وَهُوَ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيَّ أَسَافَقْتَهُ فَنَشَرُوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ،

سَأَلَهُمْ فَقَالَ: مَا هَذَا الدِّينُ الَّذِي فَارَقْتُمْ فِيهِ قَوْمَكُمْ وَلَمْ تَدْخُلُوا فِي دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ؟ قَالَتْ: فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام، فَقَالَ لَهُ: أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ، نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ، وَ نَأْكُلُ الْمَيْتَةَ، وَ نَأْتِي الْفَوَاحِشَ، وَ نَقْطَعُ الْأَرْحَامَ، وَ نَسِيءُ الْجَوَارِ، يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَ الضَّعِيفِ، فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَ صِدْقَهُ وَ أَمَانَتَهُ وَ عِفَّافَهُ فَدَعَانَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِنُوحِدَهُ وَ نَعْبُدَهُ، وَ نَخْلَعَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَ آبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ مِنَ الْحِجَارَةِ وَ الْأَوْلَانِ وَ أَمَرَنَا بِصِدْقِ الْبَحْدِيثِ، وَ آدَاءِ الْأَمَانَةِ، وَ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَ حُسْنِ الْجَوَارِ، وَ الْكَفِّ عَنِ الْمَحَارِمِ وَ الدِّمَاءِ، وَ نَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ، وَ قَوْلِ الزُّورِ، وَ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ، وَ قَدْ فِ الْمُحْصَنَةِ وَ أَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ وَ حُدَّهُ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَ أَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَ الصِّيَامِ، قَالَ: فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُورَ الْإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَ آمَنَّا بِهِ، وَ اتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ، فَعَبَدْنَا اللَّهَ وَ حُدَّهُ فَلَمْ نُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا، وَ حَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا، وَ أَحَلَّلْنَا مَا أَحَلَّ لَنَا، فَعَدَا عَلَيْنَا قَوْمُنَا، فَعَدَبُونَا وَ قَتَلُونَا عَنْ دِينِنَا لِيُرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْلَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا نَسْتَحِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ، فَلَمَّا قَهَرُونَا وَ ظَلَمُونَا، وَ شَقُّوا عَلَيْنَا وَ حَالُوا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ دِينِنَا، خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ وَ اخْتَرْنَاكَ عَلَيَّ مِنْ سِوَاكَ، وَ رَغِبْنَا فِي جِوَارِكَ، وَ رَجَوْنَا أَنْ لَا نُظَلَمَ عِنْدَكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ .

قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ: هَلْ مَعَكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ: فَأَقْرَأْهُ عَلَيَّ،

فَقَرَأَ عَلَيْهِ صَدْرًا مِنْ كَتَبِهِمْ، قَالَتْ: فَبَكَى وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أُخْضِلَ
لِحَيْعَتَهُ، وَبَكَتْ أَسَافِقَتَهُ حَتَّى أُخْضِلُوا مَصَاحِفَهُمْ حِينَ سَمِعُوا مَا تَلَا عَلَيْهِمْ،
ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ: إِنَّ هَذَا وَاللَّهِ وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى لَيُخْرِجُ مِنْ مِشْكَاتِهِ
وَاحِدَةً، انْطَلِقَا فَوَاللَّهِ لَا أَسْلِمُهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ،

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا- فَلَمَّا خَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ
الْعَاصِ: وَاللَّهِ لَا تَبِئْتَهُمْ عَدَا عِيَّتَهُمْ عِنْدَهُمْ، ثُمَّ اسْتَأْصَلُ بِهِ خَضْرَاءَ هُمْ،
قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ، وَكَانَ اتَّقَى الرَّجُلَيْنِ فِينَا: لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ
لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوا قَدْ خَالَفُونَا، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أُخْبِرُهُ أَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ
عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ -الطَّلْحَةَ- عَبْدٌ، قَالَتْ: ثُمَّ عَدَا عَلَيْهِ الْعَدُوُّ، فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ
إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلًا عَظِيمًا، فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَاسْأَلْهُمْ عَمَّا
يَقُولُونَ فِيهِ؟ قَالَتْ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ، قَالَتْ: وَلَمْ يَنْزِلْ بِنَا مِثْلَهُ،
فَاجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَاذَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى إِذَا سَأَلْتُمْ عَنْهُ؟
قَالُوا: نَقُولُ وَاللَّهِ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِينًا ﷺ كَأَنَّا فِي
ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنٌ.

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ: مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ؟ فَقَالَ لَهُ
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ- نَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِينًا -الطَّلْحَةَ-: هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَ
رَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبُتُولِ، قَالَتْ: فَضْرَبَ
النَّجَاشِيُّ يَدَهُ إِلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ مِنْهَا عُودًا، ثُمَّ قَالَ: مَا عَدَا عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
مَا قُلْتْ هَذَا الْعُودَ، فَجَنَّاخَرْتِ بَطَارِقَتَهُ حَوْلَهُ حِينَ قَالَ مَا قَالَ، فَقَالَ: وَإِنْ

نَحَرْتُمْ وَاللَّهِ اَذْهَبُوا فَاَنْتُمْ سَيُومٌ بِارِضِي، وَالسُّيُومُ الْاٰمِنُوْنَ مَنْ سَبَّكُمْ غُرِمَ ثُمَّ
مَنْ سَبَّكُمْ غُرِمَ فَمَا اَحِبُّ اَنْ لِيْ ذَهَبًا وَاَنْبِيْ اَذِيْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ - وَالذَّبْرُ
بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْجَبَلُ - رُدُّوا عَلَيْهِمَا هَدَايَاهُمَا فَلَا حَاجَةَ لَنَا بِهَا، فَوَاللَّهِ مَا
اَخَذَ اللهُ مِنِّي الرِّشْوَةَ حِيْنَ رَدَّ عَلَيَّ مُلْكِيْ فَاَخَذَ الرِّشْوَةَ فِيْهِ، وَمَا اطَاعَ النَّاسَ
فِيْ فَاطِيْعَتِهِمْ فِيْهِ .

قَالَتْ فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ مَقْبُوْحِيْنَ مَرْدُوْدًا عَلَيْهِمَا مَا جَاءَ اِيَّاهُ، وَاقْمَنَا
عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ مَعَ خَيْرِ جَارٍ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ اِنَّا عَلَيَّ ذٰلِكَ اِذْ نَزَلَ بِهٖ، يَعْنِي
مَنْ يُنَازِعُهُ فِيْ مُلْكِهِ، قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا حُزْنًا قَطُّ كَانَ اَشَدَّ مِنْ حُزْنِ حَزْنَاهُ
عِنْدَ ذٰلِكَ، تَخَوُّفًا اَنْ يَظْهَرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ النَّجَاشِيَّ فَيَاْتِي رَجُلًا لَا يَعْرِفُ مِنْ
حَقِيْنَا مَا كَانَ النَّجَاشِيُّ يَعْرِفُ مِنْهُ .

قَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَبَيْنَهُمَا غَرَضُ النَّيْلِ قَالَتْ: فَقَالَ اَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَقَعَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِيْنَا بِالْخَيْرِ؟
قَالَتْ: فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ: اَنَا، قَالَتْ: وَكَانَ مِنْ اَحَدِثِ الْقَوْمِ سِنًا، قَالَتْ:
فَنَفَّخُوا لَهُ قُرْبَةً فَجَعَلَهَا فِيْ صَدْرِهِ، ثُمَّ سَبَّحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ اِلَى نَاحِيَةِ النَّيْلِ
الَّتِي بِهَا مُلْتَقَى الْقَوْمِ، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ، قَالَتْ وَدَعَوْنَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ
لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهُورِ عَلَيَّ عَدُوِّهِ وَالتَّمْكِيْنِ لَهُ فِيْ بِلَادِهِ وَاسْتَوْسَقَ عَلَيْهِ اَمْرُ
الْحَبَشَةِ فَكُنَّا عِنْدَهُ فِيْ خَيْرٍ مِّنْزِلٍ، حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيَّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِمَكَّةَ .

زوج النبی ام المؤمنین سیدنا سلمہ بنت ابوامیہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

کہ جب ہم سرزمین حبشہ میں اترے تو ہمیں نجاشی کی صورت میں اچھا پڑوسی

ملا۔ ہمیں اپنے دین پر امن و اطمینان حاصل ہوا۔ ہم نے اس انداز سے اللہ عزوجل کی عبادت کی کہ ہمیں کوئی تکلیف نہ دی جاتی تھی اور نہ کوئی ایسی بات سنتے تھے جسے ہم ناپسند جانتے ہوں۔ جب اس بات کا قریش کو پتہ چلا تو انہوں نے مشورہ کیا کہ وہ دو مضبوط اور طاقتور آدمیوں کو مکہ کے نایاب ہدایا (تحائف) کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجیں۔ اُن کی نگاہوں میں عمدہ چیز چڑا ہوتی تھی۔ لہذا انہوں نے بہت سا چڑا اکٹھا کیا۔ انہوں نے نجاشی کے ہر سردار کے لیے چڑا جمع کیا۔ پھر انہوں نے یہ چڑا، عبداللہ بن ابوربیعہ مخزومی اور عمرو بن عاص ابن وائل سہمی کو دے کر نجاشی کے پاس بھیجا۔ انہیں اُن کا معاملہ (ساری بات) بھی سمجھا دیا۔ اور انہیں کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے متعلق کسی قسم کی بات کرنے سے پہلے اُس کے ہر سردار کے تحائف اُسے پہنچا دینا۔ پھر نجاشی کو اُس کے تحائف پیش کرنا۔ تب اُس سے سوال اور درخواست کرنا کہ وہ انہیں تمہارے حوالے کر دے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پس یہ دونوں نکلے اور نجاشی کے پاس آئے۔ ہم اُس کے پاس بہترین گھر اور اچھے ہمسایوں میں رہ رہے تھے۔ ان دونوں شخصوں نے نجاشی سے بات کرنے سے پہلے اُس کے ہر سردار کو تحائف پیش کئے۔ اور اُن میں سے ہر سردار سے کہا کہ بادشاہ (نجاشی) کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں جنہوں نے اپنی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ تمہارے دین میں داخل نہیں ہوئے۔ وہ ایک نیا دین (ایجاد کر کے) لائے ہیں جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ۔ ہمیں ہماری قوم کے کچھ معزز اور بزرگ لوگوں نے بادشاہ کی طرف بھیجا ہے تاکہ وہ انہی واپس لوٹا دیں۔ جب ہم بادشاہ سے ان لوگوں کے متعلق بات کریں تو (اے سردارو!) آپ بادشاہ کو مشورہ دیں کہ وہ ان لوگوں کو ہمارے سپرد کر دیں اور ان کے متعلق کوئی بات چیت نہ کریں۔ بیشک ان

(بیوقوف لوگوں) کی قوم کی نگائیں ان سے بلند و اعلیٰ ہیں اور وہ اس چیز سے بھی ان (احق) لوگوں سے زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے اپنی قوم پر لگائے ہیں۔ اس پر سرداروں نے ان دونوں کو کہا: ہاں، (ایسا ہی ہوگا) یعنی اپنے تعاون کی یقین دہانی کرادی۔

پھر ان دونوں نے اپنے تحائف نجاشی کی خدمت میں پیش کئے، نجاشی نے وہ تحائف قبول کئے۔ پھر ان دونوں نے بادشاہ سے بات کرتے ہوئے عرض کیا: اے بادشاہ! ہمارے علاقے کے کچھ بیوقوف لڑکے آپ کے ملک میں آگئے ہیں جنہوں نے اپنی قوم کا دین چھوڑ دیا ہے اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، وہ ایک نیا دین لائے ہیں جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ۔ ہمیں انہی لوگوں کی قوم کے کچھ معزز لوگوں، جن میں ان کے باپ، چچا اور دوسرے خاندان والے بھی شامل ہیں، نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں واپس لوٹادیں۔ بیشک ان (بیوقوف لوگوں) کی قوم کی نگائیں ان سے بلند و اعلیٰ ہیں اور وہ اس چیز سے بھی ان (احق) لوگوں سے زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے اپنی قوم پر لگائی ہے اور انہیں ملامت کی ہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (اس وقت) عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن عاص کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ بات صرف یہی تھی کہ کہیں نجاشی ان لوگوں کی بات نہ سن لے۔ (اور اصل حقیقت کا پول نہ کھل جائے) تب اُس کے پاس بیٹھے ہوئے سرداروں نے کہا: اے بادشاہ! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں ان کی قوم کی نگائیں ان سے بلند اور گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی ان (احق) لوگوں سے زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے اپنی قوم پر لگائی ہے۔ آپ انہیں ان دونوں کے سپرد کر دیجئے تاکہ یہ دونوں انہیں ان کے ملک اور قوم میں لے جائیں۔ (راوی کا بیان ہے) اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا۔ اُس نے کہا نہیں، اللہ کی

قسم! میں انہیں کبھی بھی ان کے حوالے نہیں کروں گا جنہوں نے میرا ہمسایہ بنا پسند کیا، میرے ملک میں آئے اور مجھے دوسروں پر ترجیح دی یہاں تک کہ میں انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں کہتے ہیں۔ پس اگر وہ لوگ ویسے ہی ہوئے جیسے یہ دونوں بتا رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کی قوم کے پاس بھیج دوں گا۔ اور اگر ایسے نہ ہوئے تو میں انہیں ان دونوں کے حوالے نہیں کروں گا اور ان کے پڑوس کو مزید اچھا کروں گا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر نجاشی بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو پیغام دے کر بلایا۔ جب اُس کا اپنی اور قاصد ان کے پاس آیا تو انہوں نے اکٹھے ہو کر باہم مشورہ کیا کہ جب بادشاہ کے پاس جائیں گے تو کیا کہیں گے؟ پھر انہوں نے یہ بات طے کر لی کہ اللہ کی قسم! ہم وہی بات کہیں گے جو ہم جانتے ہیں اور جس چیز کا نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ سو جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ چنانچہ یہ (مسلمان) لوگ نجاشی بادشاہ کے پاس آئے۔ بادشاہ نے اپنے پادریوں کو بلایا تھا، انہوں نے بادشاہ کے ارد گرد (بیٹھ کر) اپنے صحیفے کھول لئے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا: وہ کونسا دین ہے جس کی وجہ سے تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیا، تم نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اُمتوں میں سے کسی کے دین میں داخل ہوئے؟ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس وقت حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے اُس سے بات کرتے ہوئے فرمایا: اے بادشاہ! ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، (قطعِ ارحام) رشتہ داریاں توڑتے تھے، ہمسایوں کے ساتھ بُرا سلوک کرتے تھے، ہم میں سے طاقتور، کمزور کو کھاتا تھا، ہم اسی انداز

اور طریقے پر چلتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے ہم میں سے ایک رسول معظم مبعوث فرمایا۔ ہم اُن کے نسب، سچائی، امانت اور عفت کو جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں دعوت دی کہ ہم اللہ کو ایک مانیں، اُسی کی عبادت کریں، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر، پتھر کے جن جنوں کو ہم اور ہمارے آباؤ اجداد پوجتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے سچ بولنے، امانتیں ادا کرنے صلہ رحمی کرنے، ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ حرام کاموں، قتل و غارتگری سے، بے حیائی کے کاموں سے بچنے، یتیم کا مال کھانے پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک اللہ کی عبادت کریں، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ اور انہوں نے ہمیں نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے اور روزے رکھنے کا حکم بھی دیا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت جعفر نے بادشاہ کے سامنے تمام اُمور اسلام پیش کر کے فرمایا: پس ہم نے اُن کی (نبی کریم ﷺ کی) تصدیق کی اور ان پر ایمان لائے۔ ہم نے اُن کی شریعت کی اتباع کی، پس ہم نے ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے، ہم اُن کی حرام کی ہوئی چیزوں کو اپنے اوپر حرام اور اُن کی حلال کی ہوئی چیزوں کو اپنے لیے حلال سمجھنے لگے۔ جس پر ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی انہوں نے ہمیں عذاب دیا، ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کی کوششیں کرنے لگے تاکہ ہم (پھر سے) اللہ تعالیٰ کی عبادت چھوڑ کر جنوں کی پوجا شروع کر دیں۔ اور ہم اُن چیزوں کو حلال سمجھیں جن خباثت و گندی چیزوں کو (زمانہ جاہلیت میں) حلال سمجھتے تھے۔ جب انہوں نے ہم پر ظلم و ستم شروع کیا، ہمارے لئے مشکلات پیدا کیں، ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان حائل ہونے لگے تو ہم آپ کے ملک کی طرف نکلے اور ہم نے دوسروں کو چھوڑ کر آپ کو ترجیح دی، آپ کے پڑوس کی طرف رغبت کی۔ اے بادشاہ! ہمیں اُمید ہے کہ ہم پر آپ کی

موجودگی میں ظلم نہیں ہوگا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نجاشی نے انہیں کہا: کیا آپ کو اُس وحی کا کچھ حصہ یاد ہے جو وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں؟ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس پر حضرت جعفر نے فرمایا: جی ہاں! نجاشی نے کہا: مجھے پڑھ کر سنائیں۔ پس حضرت جعفر نے سورت مریم کی ابتداء سے پڑھنا شروع کیا، تکھیلے حصّہ۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (سورہ مریم کی ابتدائی آیات سن کر) نجاشی رونے لگا یہاں تک کہ اُس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے بھیگ گئی۔ یہ آیات سن کر اُس کے پادری بھی اتار دئے کہ اُن کے صحیفے بھیگ گئے۔ پھر نجاشی نے کہا: اللہ کی قسم! بیشک یہ وہی چیز (وہی کلام) ہے جو حضرت موسیٰ لائے تھے۔ یہ ضرور ایک ہی مخرج و منبع سے ہے۔ (یہ کہہ کر) نجاشی نے اُن دونوں شخصوں سے کہا: تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کبھی بھی تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب دونوں بادشاہ کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا: اللہ کی قسم! اکل میں ضرور اُس (نجاشی) کے پاس ان لوگوں کا عیب بیان کروں گا پھر ان کی جزا کاٹ بیٹھکوں گا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: عبد اللہ بن ابی ربیعہ (جو کہ ہمارے معاملے میں کچھ نرم دل تھا) نے اُسے کہا: ایسا نہ کرنا، اگرچہ انہوں نے ہماری مخالفت کی ہے لیکن ہیں تو ہمارے رشتہ دار۔ (یہ سن کر) عمرو بن عاص نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور اُسے خبر دوں گا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کہتے ہیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صبح ہوئی تو عمرو نے نجاشی سے کہا: اے بادشاہ! یہ لوگ عیسیٰ بن مریم کے بارے ایک (عظیم قول) سخت بات کہتے ہیں۔ پس انہیں بلا کر اُن سے حضرت عیسیٰ کے متعلق اُن کا عقیدہ پوچھیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بادشاہ نے صحابہ کرام

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کو پھر بلا بھیجنا کہ وہ ان سے اس کے متعلق پوچھ سکے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کے متعلق ہمارے اوپر کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔ پس صحابہ کی قوم جمع ہوئی اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پوچھے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ انہوں نے یہ کہا (طے کر لیا) کہ اللہ عزوجل کی قسم! ہم اس بارے میں وہی کہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جو ہمارے نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے۔ جو ہو گا سو دیکھا جائے گا۔

جب یہ صحابہ کرام بادشاہ کے پاس گئے اور اُس نے ان سے پوچھا کہ تم حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے متعلق کہا کہتے ہو؟ تو حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے جواب ارشاد فرمایا: ہم اُن کے متعلق وہی کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اُس کے رسول، اُس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں جو اُس نے کنواری بتول مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں: (یہ سن کر) نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تنکا اٹھایا پھر کہا: جو آپ نے جواب دیا، عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اس سے اس تنکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔ (نجاشی کی یہ بات سن کر) اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے اس کے سرداروں کے زخروے (غصے سے) آوازیں دینے لگے۔ لیکن نجاشی نے کہا: تمہیں اگرچہ یہ بات بری لگے، اللہ کی قسم! تم لوگ جاؤ، تم میرے اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے۔ (اور تین بار کہا) تم امن کے ساتھ اپنی مرضی سے رہو گے، جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اس کا تاوان (جرمانہ) ادا کرنا ہوگا۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تمہیں تکلیف پہنچاؤں اور اس کے بدلے میں مجھے ایک پہاڑ سونا مل جائے۔ (الذہب، جس کی زبان میں پہاڑ کو کہتے ہیں) ان دونوں کے تحائف واپس کر دو ہمیں ان کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ

نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی جب اُس نے مجھے میرا ملک لوٹایا تھا کہ میں بھی اس معاملے میں رشوت لیتا پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطبخ (اس لیے) نہیں بنایا کہ میں اس کے معاملے میں لوگوں کی فرمانبرداری کرتا پھروں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرماتی ہیں: پس دونوں کو دربار سے ذلیل کر کے اس حال میں نکال دیا گیا کہ وہ جو بھی تخائف لے کر آئے تھے وہ انہیں واپس کر دیئے گئے۔ ہم بادشاہ کے ملک میں بہترین گھر اور ایک اچھے ہمسائے کے ساتھ زندگی گزارتے رہے۔ آپ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! اس دوران کسی نے اس کے ملک پر حملہ کر دیا، جس سے ہمیں ایسا افسوس اور غم ہوا کہ ہمیں اس کے پاس کسی اور شدید غم کا علم نہیں ہے۔ ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں وہ حملہ آور، نجاشی پر غالب نہ آجائے اور کوئی ایسا آدمی آجائے جو ہمارے حقوق کو نہ پہچانتا ہو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نجاشی بادشاہ جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ دونوں فوجوں کے درمیان نیل کی چوڑائی حاصل تھی۔ آپ فرماتی ہیں اس وقت رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے کہا کون نکلے گا تا کہ قوم کی جنگ کی خبر ہمارے پاس لائے۔ آپ فرماتی ہیں: حضرت زبیر بن عوام ؓ نے کہا: میں (خبر لاتا ہوں) فرماتی ہیں: اس وقت آپ عمر میں سب سے چھوٹے (کسن) تھے۔ پس لوگوں نے ایک مشکیزہ میں ہوا بھر کر انہیں دے دیا جو انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا۔ پھر اُس پر تیرنے لگے یہاں تک کہ دریائے نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر (جنگ کے لیے) جمع تھے۔ پھر چل پھر کر اُن کا جائزہ لیتے رہے۔

آپ فرماتی ہیں: ہم نجاشی کے لیے اللہ عزوجل سے دعا کرتے رہے کہ اپنے دشمن پر غلبہ پائے اور اپنے ملک پر حکمرانی کرتا رہے۔ اہل حبشہ کا نظم و ضبط اسی کے پاس رہے کیونکہ ہم اس کے پاس بہترین ٹھکانے میں تھے۔ یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس مکہ مکرمہ

میں حاضر ہو جائیں۔

[الامتناد]

يعقوب : ابن ابراهيم بن سعد الزهري، ثقہ ہیں۔ ان سے امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔ ابن معین اور ابن سعد نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

ابوہ : ابراهيم بن سعد الزهري، ثقہ ہیں۔ احمد، ابو حاتم نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ اور ابن حبان نے ان کا ذکر اپنی ”الثقات“ میں (۱۳۱۱) پر کیا ہے۔

ابن عدی نے ”الکامل“ (۵۶۱۲) اح میں (تہذیب الکمال والیابیہ للمحقق ۹۰/۱۲ و ما بعدہا) سے نقل کرتے ہوئے کہا: مسلمانوں کے ثقہ لوگوں سے ہیں۔

محمد بن اسحاق : ابن یسار مشہور امام ہیں۔ المغازی والیسیرۃ کے مؤلف ہیں جس کا اختصار ابن ہشام نے کیا۔ ان کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ وہ سچے ہیں جن سے استدلال کیا جائے گا۔

امام احمد نے فرمایا: ابن اسحاق کی حدیث حسن ہے۔ شعبہ نے کہا: وہ سچے ہیں۔ ابن الدینی نے کہا: میرے نزدیک اُن کی حدیث صحیح ہے۔

بعض اہل علم نے اُن میں کلام کیا ہے، پس امام نسائی نے کہا: وہ قوی نہیں ہیں۔ دارقطنی نے کہا: اُن سے استدلال نہ کیا جائے۔ ان کے غیر نے بھی اُن کے بارے میں جرح و قدح کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ابن اسحاق کے کچھ افراد اور غرائب ہیں لیکن اُن کی حدیث قبول اور صحت کی حد میں ہے۔

ابوالحسن بن القطان نے یہ بات اختیار کی ہے کہ اُن میں لوگوں کے اختلاف کی وجہ سے اُن کی حدیث حسن کے باب سے ہے۔ اسے ابو بکر الخطیب نے تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے اور اُن کا رجحان ان کے صدق اور عدالت کی طرف ہے۔

ابن حبان نے ”الثقات“ میں اُن کا دفاع کیا ہے۔ مالک اور ہشام بن عروہ کا رد کیا ہے۔ ذہبی

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نے بھی ”المیزان“ میں ابن اسحاق کا دفاع کیا ہے۔ اور اُن کے حالات کے ابتداء میں کہا: آپ صالح الحدیث ہیں۔ میرے نزدیک اُن کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ صرف یہ کہ انہوں نے سیرت میں کچھ منکر منقطع چیزیں اور جموٹے اشعار زائد کئے ہیں۔ تاریخ ”النبیہ“ میں اُن کے حالات میں فرمایا: جو چیز ظاہر ہے وہ یہ کہ ابن اسحاق کی حدیث حسن ہے، صالح الحال سچے ہیں۔ جس میں وہ منفرد ہیں پس اُس میں نکارت ہے۔ اُن کے حفظ میں کچھ کمی ہے اور ائمہ نے اُن سے استدلال کیا ہے۔ فاللہ اعلم۔

امام بخاری نے اپنی ”صحیح“ میں اور امام ترمذی نے اپنی ”جامع“ میں ابن اسحاق کی حدیث کی صحیح کی ہے۔ قدیم اور متاخرین ائمہ نے اُن کا دفاع کیا ہے اور اُن کے صدق کو بیان کیا ہے۔ آپ اسے اُن کے حالات اور اُن کی طرف سے دفاع کے لیے ذہبی کی ”المیزان“ (۴۷۵-۴۸۱/۳) میں اور ابن سید الناس کی ”عیون الاثر“ (۲۲/۱۲) دیکھیں۔

ابن اسحاق کے متعلق ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مدلس ہیں پس اُن پر تدلیس کی تہمت لگائی گئی۔ علامہ نے اُن پر یہ عیب لگایا اور اُن کی حدیث معصن کو رد کیا ہے۔ تدلیس میں کلام طویل ہے۔ ہمیں اتنا جان لینا کافی ہے کہ معصن کے ساتھ اُن کی کثیر روایات صحیح ہیں اور اُن میں سے کثیر طرق دوسرے طرق میں پائے جاتے ہیں جن میں حدیث ہونے کی تصریح ہے۔ تو بہتر یہ ہے کہ مطلق رو نہ کیا جائے۔ اور بیشک اس حدیث میں حدیث ہونے کی صراحت کی گئی ہے لہذا ہمیں اُن کی تدلیس اور اُن کی طرف سے دفاع میں طوالت کی مشقت سے یہ بات کافی ہے۔

ہمیں ان کے حالات اس چیز کے ساتھ شرم کر دینے چاہیے جو مرویات کی بصیرت رکھنے والے امام، ناقد نے کہا ہے: امام ابو احمد بن عدی نے کہا ہے: میں نے اُن کی احادیث کی جو کثیر و وافر ہیں، تحقیق کی تو ان میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں پائی جس پر ضعف کا یقین ہو سکے۔ ہاں کبھی اتفاقاً بعض باتوں میں خطایا وہم واقع ہوتا ہے جیسے اوروں سے ہوتا ہے۔ ان سے روایت لینے میں ثقات اور ائمہ پیچھے نہیں رہے۔ اور اُن میں کوئی صیب نہیں ہے۔ تاریخ۔ منقول از ”المیزان“ (۴۷۳/۳)

محمد بن مسلم بن شہاب: امام زہری، اُن کا ذکر حدیث نمبر (۲۰) میں گزر چکا ہے

ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث المخزومی : ثقہ ہیں۔ وہ فقہاء سبعہ
سات معروف فقہاء میں سے ایک ہیں۔ آپ فقیہ عالم اور مسلمان ائمہ میں سے ایک تھے۔ سنہ ۹۳ ہجری
میں وفات پائی۔ ابن محین نے یہ کہا ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

ام سلمة : ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ مخزومیہ قریشیہ، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ۔ آپ اُن
خواتین میں سے ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کیں۔ حبشہ اور مدینہ منورہ کی طرف۔ آپ کے شوہر فوت ہوئے
تو انہوں نے صبر کیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بہتر بدلہ عطا
فرمایا کہ رب العالمین کے رسول ﷺ نے اُن سے نکاح کیا۔ آپ نے سنہ ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔

ذہبی نے کہا: اُمہات المؤمنین میں سب سے آخر میں آپ نے وفات پائی۔ رحمہما اللہ ورضی عنہما
اور حدیث مسند اُم سلمہ سے ہے جیسا کہ واضح ہے۔ امام احمد نے یہاں اس حدیث کا ذکر کیا
کیونکہ اس میں سیدنا جعفر بن ابی طالب اور حبشہ میں ان کے قصہ کا ذکر ہے۔

[التخریج]

حدیث صحیح ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔ ابن اسحاق نے اس کے حدیث ہونے کی صراحت کی
ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا۔ اس کے بارے میں شیخ شاکر نے (السنۃ ۱۸/۳) میں کہا: اس کی اسناد صحیح
ہے۔ اور طویل حدیث ”مجمع الزوائد“ (۲۳/۱۶-۲۷) میں ہے۔

پہنچی نے کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے ابن اسحاق
کے۔ اور انہوں نے سماع کی تصریح کی ہے۔

اور حدیث مسند احمد (۲۰۱/۱-۲۰۳ ط الحلی، نمبر ۱۷۳۰) میں ہے، تحقیق شاکر (۲۹۲-۲۹۰/۱۵)
ابن ہشام نے اس کا ذکر ”السیرۃ“ میں ابن اسحاق سے اپنی اس سند سے کیا۔

(المجلد الاول اص ۲۰۵-۲۰۸ ط دار التراث العربیہ بالازہر)

الروض الانف شرح السیرۃ (۸۹-۸۷/۱۲) میں ہے۔ اور اسے ابن کثیر نے اپنی ”التاریخ“
میں یونس بن کبیر، عن ابن اسحاق کی روایت سے طوالت کے ساتھ روایت کیا۔ یہ تھوڑے اختلاف کے

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ساتھ اس مذکورہ حدیث کے قریب ہے، (سیرۃ ابن کثیر ۱/۱۷۲ و ما بعدھا)

جشہ کے لیے ہجرت کا قصہ، امام احمد نے المسند ۱/۲۰۲-۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۹۲-۲۹۳ میں عبد اللہ بن مسعود کی حدیث سے روایت کیا۔ اس کی اسناد صحیح ہے مگر اس میں ابو موسیٰ کے ذکر میں وہم ہے اور وہ جشہ کے مہاجرین سے ہیں۔ ابو نعیم الحافظ نے (دلائل النبوة) میں ابو موسیٰ اشعری کی حدیث سے روایت کیا۔ ابن کثیر نے کہا: یہ صحیح اسناد ہے۔ اور اسے خود ابن عساکر نے حضرت جعفر کی حدیث سے روایت کیا۔ اسے یازار نے (کشف الاستار ۱۷۳) میں روایت کیا۔ اس اسناد میں عمیر بن اسحاق ہے۔

اس میں ابن مہین کا قول مختلف ہے۔ اُن سے صرف ابن عون نے روایت کیا ہے اور اُن میں بہت بڑا وہم ہے۔ ذکر کیا کہ عمرو بن عاص جشہ میں مسلمان ہو گئے اور حضرت جعفر کے ساتھ وہاں سے لوٹے۔ اور یہ واضح غلطی ہے اور اُس چیز کے خلاف ہے جس پر اہل سیر ہیں اور جسے آپ کے اسلام لانے کے متعلق ثقات نے روایت کیا ہے۔ (حضرت عمرو بن عاص کا اسلام قبول کرنا) یہ بہت بعد کی بات ہے۔

غریب الحدیث:

جَلْدُنْ: جیم کے زیر اور لام کے سکون کے ساتھ، جوئی نفس مضبوط جسم والا ہو۔

الْبَطْرِيْق: لغت روم میں جنگ اور اس کے معاملات کا ماہر حاذق۔ اُن کے نزدیک منصب والا اور قوم سے مقدم ہونے والا ہے۔

صَبَاً: یعنی وہ نکلا۔ اور کہا جاتا ہے: صَبَاتِ النُّجُوْمُ، یعنی وہ اپنے مطالع سے نکلے۔ اور مراد ہے کہ وہ ایک دین سے دوسرے دین کی طرف نکلا۔ اور قریش، رسول اللہ ﷺ کو صابی کہتے تھے۔

أَعْلَىٰ بِهِمْ عَيْنًا: یعنی وہ اُن میں زیادہ بصیرت والا اور باخبر ہے۔

أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ: اُس نے اپنی داڑھی کو تر کر لیا۔

أَكْمَادُ: الكيد سے ہے۔ کید اور ہم ہم معنی ہیں۔ اور یہ لفظ "الكيد" یعنی مکر و فریب کرنا سے نہیں ہے۔ المقاربة والوشك .

اللسان میں کہا: جب کوئی شخص کسی کو نا پسند چیز پر آمادہ کرے تو وہ کہتا ہے: إِيَّا وَاللَّهِ أَوْ لَا

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

كَيْدًا وَلَا هَمًّا وَلَا انْكَادًا وَلَا اَهَمًّا .

اور یہاں معنی ہے: کوئی مجھے دھوکہ نہیں دے سکتا۔

اَسْتَأْصِلُ خَضِرَاءَ نَهْمٍ : اُن کی جڑ کاٹ دوں گا۔ یعنی اُن کے آہاؤ کو ختم کر دوں گا اور ان کے

خلاف، فیصلہ کراؤں گا، خَضِرَاءَ نَهْمٍ: اُن کے عام لوگ۔

سُبُوْمٌ : لغت جہشہ میں اس کا معنی ہے، تم امن میں ہو۔ اس کی تفسیر، حدیث کے راویوں میں

سے ایک راوی نے کی۔

اَللِّسَانُ : لغت جہشہ میں اس کا معنی ہے، پہاڑ۔ حدیث میں اس کی تفسیر ایسے ہی ہے۔

اللسان میں ابن اثیر سے نقل کرتے ہوئے کہا: اسی طرح تفسیر کی گئی ہے۔

اِسْتَوْثِقَ عَلَيْهِ اَمْرُ الْاُحْبِشَةِ : یعنی وہ اس کی اطاعت پر جمع ہو جائیں اور وہ اپنے ملک میں

حکمرانی پر قائم رہے۔ (اللسان: مادہ، وسق)

اَلْوَسْقُ کا اصل معنی ہے: ایک شے کو دوسری شے سے ملانا،

اِسْتَوْثِقُوا: یعنی وہ جمع ہوئے اور مل گئے۔

الشرح:

حدیث میں اس شخص کے لیے عبرت اور نصیحت ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔ حضرت جعفر

ؓ نے جب معاہدہ کیا آپ کے اصحاب حق بات پر تھے اور اس کا کھلے طور سے اظہار کرنے والے تھے تو

اللہ تعالیٰ نے اُن کی حفاظت فرمائی، انہیں نجات دی اور انہیں امن و حفاظت میں رہنے والے بنا دیا۔

اس روایت میں نجاشی کے قرآن پاک سے متاثر ہونے کا بیان ہے، وہی قرآن آج کئی لوگوں

پر پڑھا جاتا ہے لیکن اُن میں کسی ساکن شخص کو حرکت نہیں دیتا۔

اس میں ہجرت کی شدت و سختی، اس کے معاملے کی صعوبت، انسان کی اپنے وطن سے دوری کا بیان

ہے۔ طویل سفر جس کا سامنا دین کے قیام میں پہلے مسلمانوں نے کیا اور اللہ کی عبادت کی تحقیق کا بیان ہے۔

[24] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي،

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه قَالَ:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَأْكُلُ الْقِثَاءَ بِالرُّطْبِ .

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تر کھجور کے ساتھ گلٹری کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

[الاسناد]

ابراہیم بن سعد: ابن ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف القرظی الزہری، ابواسحاق المدنی، ان کے حالات زندگی حدیث نمبر (۲۳) میں گزر چکے ہیں۔
یہاں ہم کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں:

عبدالرحمن بن یوسف المعروف ابن خراش نے کہا: آپ الی مدینہ کے سچے لوگوں سے ہیں۔
آپ کے والد مسلمانوں کی جماعت سے تھے۔ اھ (تاریخ بغداد ۱/۸۳۰۶)

ڈاکٹر بشار حواد نے ”حاشیہ تہذیب الکمال“ (۱/۱۹۲، ۳/۱۹۲) سے نقل کرتے ہوئے کہا:
نسائی، ابن سمعانی، خطیب، ابن عساکر، ذہبی اور جمہور ائمہ جرح و تعدیل نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ صفحہ ۹۲ پر خطیب بغدادی کا کلام نقل کیا ہے۔

امام احمد ان سے روایت کرتے ہیں جیسے یہاں ہے۔ اور ابن یعقوب سے بھی روایت کرتے ہیں جیسے حدیث نمبر (۲۳) میں گزرا۔ اور یہ دونوں ان کے شیوخ۔ ، ہیں۔

ابو ۵ : وہ سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمن الزہری ہیں۔

عبداللہ بن جعفر: ان کے حالات زندگی حدیث نمبر (۳۶) میں آئیں گے۔

[التخریج]

اسے بخاری نے (۱۰۳/۷) الاطعمة : باب جمع اللونین او الطعامین فی المرة ،
و باب القضاء میں روایت کیا ہے۔ مسلم نے (۶-۱۲۲) الاشربة ، باب اکل القناء بالوطب میں ، ابو
داؤد نے (۳۸۳۵) میں ، ترمذی نے (۱۸۴۳) میں ، ابن ماجہ نے (نمبر ۳۳۲۵) میں ، دارمی نے
(۱۰۳/۲۰) میں ، ترمذی نے الشمائل (نمبر: ۱۸۸) میں ، بغوی نے شرح السنۃ (۳۲۹/۱۱) میں ، حمیدی نے
اپنی مسند میں (نمبر: ۵۴۰) پر روایت کیا۔

ان سب نے ابراہیم بن سعد ، عن ابیہ ، عن عبد اللہ بن جعفر کے طریق سے
روایت کیا۔

اور لفظ مسند کی طرح ہیں سوائے ترمذی ، ابو داؤد اور بغوی کے۔ انہوں نے کہا: کَانَ یَأْكُلُ
اور یہ حدیث صحیح الاسناد، متفق علیہ ہے۔

الشرح:

حدیث میں دو طرح کے کھانے جمع کرنے کے جواز و اباحت پر دلیل ہے۔

اور اس میں بعض جاہل بناوٹی صوفیوں کا رد ہے جنہوں نے اسے برا سمجھا ہے ، اسے خطایا ایسا
کرنے والے سے جرم اعتبار کیا ہے۔

امام بخاری نے ایک باب باندھا ہے جو ہمیں اس قسم کی دلالت فراہم کرتا ہے۔ اور ایسے ہی ان
کے بعد بغوی نے کیا ہے۔

[25] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ:

أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟
قَالَ: نَعَمْ.

قَالَ: فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ.

وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً:

أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟
فَقَالَ: نَعَمْ. فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ.

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے حضرت ابن زبیرؓ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں، آپ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تھی؟

انہوں نے کہا: ہاں (یاد ہے)۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اٹھالیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

اسماعیل نے ایک مرتبہ کہا:

کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں، آپ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تھی؟

انہوں نے کہا: ہاں، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اٹھالیا تھا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

[الاسناد]

اسماعیل : ابن علیہ، اور وہ اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم ہیں، اُن کے حالات، حدیث نمبر (۲۲) میں گزر چکے ہیں۔

حبیب بن الشہید : امام احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، ابو حاتم، نسائی اور اسحاق بن منصور نے فرمایا: حبیب، ثقہ راوی ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔ (تہذیب الکمال ۳۸۰/۵)

عبداللہ بن ابی ملیکہ : عبداللہ بن عبید اللہ بن زہیر۔ اور وہ ابو ملیکہ ہیں۔ بن عبداللہ بن جردعان التیمی۔ اُن کی کنیت ابو بکر ہے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت لی ہے۔ ابو حاتم اور ابو زرعد نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ سن ۱۱۷ ہجری میں وفات پائی۔

(المختصر ۱ ص ۳۰۵)

[التخریج]

اسے امام بخاری نے (۹۳/۴) الجہاد، باب استقبال الغزاة میں اس سند سے روایت کیا، ثنا یزید بن فریع و حمید بن الاسود۔ مسلم نے (۱۳۱/۷) میں ابن ابی شیبہ، عن ابن علیہ، و عن اسحاق الحنظلی، عن ابی اسامة کی سند سے روایت کیا۔

ان سب نے حبیب بن الشہید سے روایت کیا۔ مگر امام بخاری نے سائل (سوال کرنے والا) ابن زبیر کو اور مجیب (جواب دینے والا) ابن جعفر کو بنایا اور وہ نَعَم۔ فَحَمَلْنَا وَفَرَسْنَا کے قائل ہیں۔

اور یہ حدیث ان کے نزدیک مسند ابن الزبیر سے ہے۔ اسے احمد نے اپنی مسند کی حدیث ابن عباس (۵،۴) سے روایت کیا۔

عقرب اس کے بارے کلام آئے گا۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

الشرح:

امام احمد نے ابن علیہ کی حدیث سے اس حدیث کو دو معنوں پر روایت کیا ہے۔ پہلے معنی پر، محمول (جنہیں اٹھایا گیا) ابن جعفر ہیں اور وہ ”فَحَمَلْنَا وَتَوَكَّكَ“ الفاظ کے قائل ہیں۔

دوسرے معنی پر، محمول ابن الزبیر ہیں اور وہ ”نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَوَكَّكَ“ کے قائل ہیں۔ دوسری معنی کو امام مسلم نے حدیث ابن علیہ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر کی ہے۔ اور ثوری نے ان کا رد کیا ہے۔ اور روایت کے معنی میں درست بات وہی ہے جو قاضی عیاض نے فرمائی ہے، جیسا کہ یہاں واضح ہے۔

امام بخاری نے اسے روایت کیا اور ”حَمَلْنَا وَتَوَكَّكَ“ کا قائل ابن جعفر کو قرار دیا۔ حافظ نے (الفتح ۱۱۲/۱۶۵) میں اسے ترجیح دی کہ محمول وہ ابن جعفر ہیں جیسا کہ روایت بخاری ظاہر ہے۔ اسے غلط دیا اور یہی درست ہے۔ واللہ اعلم
روایت احمد ظاہر کرتی ہے کہ اسماعیل اس میں متردد ہیں، لہذا کبھی وہ اس جگہ ایک بات کرتے ہیں اور کبھی اس کے اُلٹ۔

جیسا کہ عبد اللہ بن جعفر (میرے گمان میں، واللہ اعلم) اُن لوگوں میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ترجیح دی جاتی تھی پس وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد کے بیٹے ہیں۔ اُن کے والد حضرت جعفر ﷺ شہید ہو گئے اور عبد اللہ یتیم ہو گئے۔ یہ نبی کریم ﷺ کے لطف و کرم اور عنایت کا موقع ہے۔
عقرب نمبر (۲۶) اور (۳۳) میں آئے گا جو اس پر دلالت کرتا ہے۔

اشیخ احمد شا کرنے (مسند پر اپنی تالیق ۱۸۶۳-۱۸۷۱) میں ابن حجر کی عبد اللہ کو ترجیح دینے کا رد کیا ہے، پس کہا: لیکن اس کا رد کرتا ہے جو عبد اللہ بن الزبیر کی سند میں (۱۶۱۹۸) پر ہے کہ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا کہ عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا:

أَتَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَقْبَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ ، فَحَمَلَنِي وَتَوَكَّكَ ؟

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

کیا آپ کو یاد ہے جس دن نبی کریم ﷺ نے ہمارا استقبال فرمایا پس آپ نے مجھے اٹھالیا اور آپ کو چھوڑ دیا۔

یہ حدیث المسند (۵/۱۳) میں ہے، انہوں نے اسے ابی الیمان [الحکم بن نافع]، عن اسماعیل بن عیاش، عن هشام بن عروہ کے طریق سے روایت کیا۔

اور اسماعیل بن عیاش حجازیین سے اپنی حدیث میں ضعیف ہے۔ اور یہ حدیث انہی المل حجاز سے مفردہ ہے۔ جیسا کہ معلوم ہے۔ ہم نے اُن کے حالات کا کچھ حصہ حدیث نمبر (۲۱) میں ذکر کیا ہے۔ ابو داؤد نے کہا: میں نے امام احمد سے اسماعیل بن عیاش کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے کن مشائخ سے حدیث بیان کی ہے؟ میں نے کہا: شامیوں سے۔

فرمایا: ٹھیک ہے۔ بہر حال جو اُن کے غیر سے بیان کرے تو اُس کے پاس منکر چیزیں ہوں گی، ابن عدی نے کہا: احادیث حجاز سے کچھ احادیث، یحییٰ بن سعید، محمد بن عمرو اور ہشام بن عروہ کی ہیں اور اُن کی احادیث سے اور عراقیوں کی حدیث کے علاوہ جو مذکور ہیں، جب انہیں ابن عیاش اُن سے روایت کرے تو خلط سے خالی نہیں ہوتی اُن میں غلطی کرتے ہیں۔ یا حدیث کو مرسل روایت کرتے ہیں یا مرسل کو موصول یا موقوف کو مرفوع روایت کرتے ہیں۔ شامیوں سے اُن کی حدیث کو، جب اُن سے ثقہ روایت کرے تو وہ مستقیم ہوگی۔

خلاصہ کلام اسماعیل بن عیاش اُن لوگوں میں سے ہیں جن کی حدیث لکھی جاتی ہے اور اس سے استدلال کیا جاتا ہے خاص طور پر حدیث شامیین میں۔ ۱ھ (تہذیب الکمال: ۵۱۳، ۱۷۹، ۱۷۹)۔ کامل ابن عدی: ۱۱۳ق ۱۰۵ حاشیہ سے نقل کرتے ہوئے)

اور اُن کے بارے امام بخاری اور ترمذی کا قول حدیث نمبر (۲۱) میں گزر چکا ہے۔ پس وہ حدیث ضعیف ہے اس میں ابن عیاش نے غلطی کی ہے لہذا صحیح بخاری میں حدیث بخاری اس کے معارض نہیں ہے۔

میں شیخ شاکر کے بارے میں یہ گمان نہیں کرتا کہ وہ ابن عیاش کی روایت سے غافل ہوں جیسا کہ واضح ہے لیکن شیخ شامسین وغیرہم سے مطلق توثیق کی طرف جاتے ہیں مگر جب ثابت ہو جائے کہ انہوں نے خطا کی ہے۔ شاید شیخ شاکر نے یہاں اس چیز کو نہیں دیکھا جب انہوں نے اسماعیل کی روایات سے ایک روایت کو دیکھا جو جمول کے معاملے میں اس کے موافق ہے۔

اشیخ شاکر نے کہا:

اسماعیل بن عیاش ثقہ ہے اور کسی نے اُن کے حجت ہونے کے متعلق کلام نہیں کیا۔ اور اکثر نے گمان کیا ہے کہ ابن عیاش اہل حجاز و عراق سے اپنی روایت میں خطا کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں۔ جب ہمیں معلوم ہوگا کہ انہوں نے حدیث میں خطا کی ہے ہم اُس سے احتراز کریں گے۔ تمام راوی غلطی کر جاتے ہیں۔ اُن میں زیادہ غلطیاں کرنے والے بھی ہیں اور تھوڑی غلطیوں والے بھی ہیں۔

پھر انہوں نے کچھ اقوال نقل کئے جو اس رائے کو پختہ کرتے ہیں۔

آپ (جامع الترمذی: ۱۱/۲۳۷۱ ہاشم ۸) کی طرف رجوع کریں۔

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی بچوں پر شفقت کرنے، اُن کے ساتھ بے تکلف ہونے، اُن سے محبت کرنے، ان کا استقبال کرنے، ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے اور رشتہ داروں اور یتیم کی رعایت کرنے پر دلالت ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[26] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِالصَّبِيَّانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ ، قَالَ : وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ ، قَالَ : فَسَبَقَ بِي إِلَيْهِ ، قَالَ : فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ : ثُمَّ جِئْتُ بِأَخِي ابْنِي فَاطِمَةَ إِمَّا حَسَنٍ وَ إِمَّا حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَأَرَدْتُهُ خَلْفَهُ ، قَالَ : فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشْرِ ذِيئَةَ .

حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو اپنے اہل بیت کے بچوں سے ملتے۔ فرمایا: ایک مرتبہ آپ ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے مجھے آپ کے حضور پیش کیا گیا۔ پس آپ ﷺ نے اٹھالیا۔ (فرماتے ہیں) پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایک شہزادے سیدنا حسن ﷺ یا سیدنا حسین ﷺ کو لایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔ (حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ فرماتے ہیں) پس ہم ایک سواری پر تین سوار ہو کر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔

[الاسناد]

ابو معاویة : الضریح، وہ محمد بن حازم ہیں۔ ایک جماعت نے ان سے روایت لی۔ امام بخاری اور امام مسلم نے ان سے اس روایت میں احتجاج کیا جو انہوں نے اعمش اور غیر اعمش سے روایت کی۔

ذہبی نے کہا: ثقہ مضبوط ہیں۔ میں کسی کو نہیں جانتا جس نے ان کے بارے کوئی بات کی ہو جو مطلق آپ کی کمزوری ثابت کرے۔ ایک اور موقع پر کہا: آپ مشاہیر ثقات ائمہ سے ایک ہیں۔

(المیزان ۵/۴۰۵۳۳/۳ (۵۷۵/۴۰۵۳۳/۳))

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اعمش کے غیر سے آپ کی حدیث کے اضطراب کے متعلق جو کہا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ ہاں اُن کے کچھ افراد ہیں اور ثقافت سے کون ہے جو خطا نہیں کرتا۔

عاصم: ابن سلیمان الاحول، ابن معین اور ابو زرعة نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ امام احمد نے فرمایا: حافظ میں سے ثقہ ہیں۔ ابن سعد نے کہا: ۱۳۱۔ ہجری میں وفات پائی۔ (المجلاس: ص ۱۸۲)

مورق العجلی: تابعی ثقہ ہیں۔ نسائی اور ابن سعد نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

[التخریج]

اسے امام مسلم نے (۱۳۲/۷) میں یحییٰ بن یحییٰ و ابی بکر بن ابی شیبہ، عن ابی معاویہ، اور ابن ابی شیبہ، عن عبدالرحمن بن سلیمان، عن عاصم (الاحول) کے طریق سے روایت کیا۔ اسے ابو داؤد نے (۲۵۶۶) میں ابی صالح محبوب بن موسیٰ، اخبارنا ابو اسحاق السنزاری، عن عاصم کے طریق سے روایت کیا۔ اور دارمی نے (۲۸۵/۴) میں ابو النعمان (محمد بن الفضل۔ عارم)، ثنا ثابت بن یزید، عن عاصم کی سند سے روایت کیا۔ بغوی نے (شرح السنۃ ۱/۱۸۵) میں ابی الحسن علی بن یوسف الجعونی انا ابو محمد محمد بن علی بن شریک الشافعی، عن عبداللہ بن محمد بن مسلم الجوریزی، عن احمد بن حرب، عن ابی معاویہ کی سند سے روایت کیا۔

ابو محمد الحسین البغوی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ یہ حدیث جیسا کہ انہوں نے کہا، مسند میں اس کی اسناد مسلم کی شرط پر ہے۔ اور اسے ابو معاویہ کی حدیث سے شیخ احمد نے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا۔ اُن کی احادیث میں تھوڑا اختلاف ہے جو معنی میں اثر انداز نہیں ہوتا۔

الشرح: حدیث میں ایک سواری پر تین افراد کے سوار ہونے کا جواز ہے جب تک جانور کو تکلیف اور نقصان نہ ہو۔ اس میں نبی کریم ﷺ کا بچوں کے ساتھ لطف و کرم، آپ ﷺ کی اُن کے ساتھ محبت کا اظہار، بچوں کا آپ ﷺ کے آنے پر جمع ہونا اور آپ ﷺ کے استقبال کے لیے خوش ہونا ثابت ہوتا ہے۔

[27] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ، قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ فِهْمٍ وَأَظْنُهُ يُسَمَّى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : وَأَظْنُهُ حِجَازِيًّا سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَحْدُثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ ، وَ لَقَدْ نُحِرَتْ لِلْقَوْمِ جَزُورٌ أَوْ بَعِيرٌ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ .

مسنر نے کہا کہ مجھے فہم کے ایک شیخ نے حدیث بیان کی اور میرا گمان ہے کہ اسے محمد بن عبدالرحمن کہا جاتا ہے اور میرا گمان ہے کہ وہ حجازی ہے۔ اس نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے حضرت ابن زبیر کو بتایا کہ ایک بار قوم کے لیے اونٹ ذبح ہوا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین گوشت پشت (کمر) کا گوشت ہوتا ہے۔

[الاسناد]

یحییٰ : ابن سعید القطان۔ امام، ثقہ، مجتہد ہیں، آپ تعارف سے بے پرواہ ہیں بلکہ آپ وہ شخص ہیں جو راویوں کو پہچانتے ہیں اور رجال کے بارے کلام کرتے ہیں۔

مسعر : ابن کدام۔ ایک جماعت نے ان سے روایت اخذ کی۔ یحییٰ القطان نے فرمایا: آپ مضبوط اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں۔ (المخلاصة: ص ۳۷۴)

شیخ من فہم : ان کا نام محمد بن عبدالرحمن حجازی بیان کیا جاتا ہے۔ ان کے باپ کے نام میں اختلاف ہے۔ عبدالرحمن ہے جیسا کہ یہاں ہے۔ اور عبداللہ ہے جیسا کہ ابن ماجہ کی روایت میں ہے جیسا کہ ہم معتریب ذکر کریں گے۔ اس لیے ان کے متعلق حافظ نے التعجیل (ترجمہ: ۹۵۴) میں کہا: اس سب سے ظاہر ہے کہ انہیں محمد کہا جاتا ہے۔ اور ان کے باپ یا عبداللہ ہیں یا عبدالرحمن ہیں اور یہ فیہمی، حجازی

ہیں۔ واللہ اعلم۔ اھ اور وہ مجہول شیخ ہیں، معروف نہیں ہیں۔

[التخصیج]

اس حدیث کو ترمذی نے الشماائل (نمبر ۱۶۲) میں محمود بن غیلان، حدثنا ابو احمد الزہیری، حدثنا مسعر کے طریق سے روایت کیا۔

بخاری نے ایک اسناد سے (شرح السنۃ ۲۹۹/۱۱) میں اور ابن ماجہ نے (نمبر ۳۳۰۸) میں حدثنا بکر بن خلف، ثنا یحییٰ بن سعید عن مسعر کے طریق سے روایت کیا۔

بخاری نے (شرح السنۃ نمبر ۲۸۵۳) میں حدثنا المطهر بن علی الفارسی، عن محمد بن ابراہیم الصالحانی، عن ابی محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عن احمد بن عمرو (حافظ البزار)، عن عمرو بن علی، عن یحییٰ بن سعید عن مسعر کی اسناد سے روایت کیا۔

یہ حدیث اس نجی شیخ کی جہالت (مجہول ہونے) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اشیح شعب نے شرح السنۃ پر اپنی تطبیق میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں: شیخ نجی مجہول ہے۔

اشیح الابانی نے ”مختصر شامال الترمذی“ (حدیث نمبر ۱۳۵) میں کہا: اس میں قبیلہ فہم کا شیخ ہے جس کا نام نہیں لیا گیا اور اس کی تخریج میں کہا: ضعیف ہے۔ الخ

اس کے باوجود اشیح شاکر نے المسند پر اپنی تطبیق میں اسے حسن قرار دیا، انہوں نے کہا: اس کی اسناد حسن ہے۔ وہ اس طرف اس لئے گئے ہیں کہ انہیں اعتماد ہے کہ یہ شیخ تابعی ہیں۔ اور پوشیدگی کی بنا پر ان میں جرح ذکر نہیں کی گئی۔ اور اس انداز کی حدیث ان کے نزدیک درجہ حسن میں ہے۔

حدیث کی نسبت حافظ نے (التحعیل ص ۳۷۰) میں نسائی کی طرف کی ہے۔ انہوں نے بغداد سے اور انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اس کا اخراج کیا ہے۔ اور یہ حدیث مسند احمد میں ہے، (۲۰۳/۱) ط الخلیفی، نمبر (۱۷۳۳) تحقیق احمد شاکر، اور یہ دوسرے طرق سے نمبر (۳۳، ۳۹، ۳۳) میں آئے گی۔ اور حدیث کا نمبر (۱۷۳۹، ۱۷۵۶، ۱۷۵۹، المسند تحقیق احمد شاکر) ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[28] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ
أَخْبَرَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ .

بعد والی حدیث اس سند سے بھی ہے۔

[الاسناد]

یزید : وہ ابن ہارون سلمی، ابو خالد الواسطی، مشاہیر ائمہ میں سے ایک ہیں۔
امام احمد نے فرمایا: ثقہ حافظ تھے۔

ابو حاتم نے کہا: ایسے شخص کے بارے سوال نہیں کیا جاتا۔

عجلی نے کہا: ثقہ اور مضبوط ہیں۔ سنہ ۲۰۷ ہجری میں وفات پائی۔ (المجلاصہ ص ۴۳۵)

مہدی بن میمون : ابن یحییٰ، الازدی ثقہ ہیں ایک جماعت نے ان سے روایت لی۔
امام احمد بن حنبل نے انہیں ثقہ کہا۔ سنہ ۲۱۷ ہجری میں انتقال فرمایا۔

محمد بن ابی یعقوب : محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب،

ایک جماعت نے ان سے روایت لی۔ ابن معین، نسائی اور ابو حاتم نے انہیں ثقہ قرار دیا۔

الحسن بن سعد : القرظی، الہاشمی، حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے غلام۔

نسائی نے کہا: ثقہ ہے۔

ابن حبان نے کتاب الثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ (تہذیب الکمال ۱۶۴/۶)

[التنخریج]

اس کے بعد والی حدیث دیکھیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[29] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، ثَنَا عَفَّانٌ وَبَهْزٌ قَالَا ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدِ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنه قَالَ :

أُرِدْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَأَسْرُ إِلَيَّ حَدِيثًا لَا أُخْبِرُ بِهِ أَحَدًا أَبَدًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَّ بِهِ فِي حَاجَتِهِ هَدَفَ أَوْ حَاشَ نَحْلٍ ، فَدَخَلَ يَوْمًا حَائِطًا مِنْ حِيطَانِ الْأَنْصَارِ ، فَإِذَا جَمَلٌ قَدْ أَتَاهُ فَجَرَجَرَ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ ، قَالَ بَهْزٌ وَ عَفَّانُ : فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرَاتَهُ وَ ذِفْرَاهُ ، فَسَكَنَ فَقَالَ : مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ ؟ فَبَجَاءَ فَتَى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : هُوَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ : أَمَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَهَا اللَّهُ إِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنْكَ تَجِيعُهُ وَ تَذْيَبُهُ .

حضرت عبداللہ بن جعفر رضي الله عنه فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا اور مجھے سرگوشی میں ایک بات کہی جو میں کبھی بھی کسی کو نہ بتاؤں گا۔ اور رسول اللہ ﷺ کی عادت اور طریقہ تھا کہ رفع حاجت کے موقع پر کسی بلند عمارت یا کھجور کے جھنڈ کی آڑ میں چلے جاتے۔ ایک بار آپ انصار کے کسی باغ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران اچانک ایک اونٹ آپ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

بہز اور عفان (دور او یوں) نے کہا: جب نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ رو رہا ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں، تو آپ نے اُس کی کمر اور سر کے پچھلے حصے پر (شفقت بھرا)

ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس نے تمہیں اس کا مالک بنایا ہے؟ یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور (زیادہ مشقت سے) اسے تھکا دیتے ہو۔

[الاسناد]

بہز : ابن سعد العمی، ابوالاسود، البصری۔ امام اعلم ہیں۔
 امام احمد بن حنبل نے فرمایا: اُن کی طرف پختگی کی انتہا ہو گئی۔ ابن معین سے۔ بے کہ وہ ثقہ ہیں۔
 ابوحاتم نے کہا: نہایت سچے ثقہ ہیں۔ ابن سعد نے کہا: ثقہ، کثیر الحدیث اور حجت تھے۔
 نسائی نے انہیں ثقہ قرار دیا۔ (تہذیب الکمال ۲۵۸/۴، ۲۵۹)
 عفان : ابن مسلم الصغار ہیں، ابوحاتم اور ابن عدی وغیرہا نے انہیں ثقہ کہا ہے۔
 ۲۲۰ھ ہجری میں وفات پائی۔
 باقی الاسناد : باقی اسناد پر میں نے ابھی کلام کیا ہے۔

[التخریج]

اسے ابودؤد نے (۲۵۴۹) پر کتاب الجہاد، باب ما یؤمر بہ من القیام علی الدواب والبهائم میں، حدثنا موسیٰ بن اسماعیل، ثنا مہدی کی اسناد سے روایت کیا ہے۔
 شیخ الالبانی نے اس کی نسبت حاکم (۹۹/۲-۱۰۰)، البیہقی (دلائل النبوة)، مسند ابویعلیٰ (۳۱۸/۱)، تاریخ ابن عساکر (۱۱۲۸/۹)، الاحادیث المختارة للفضیاء (۱۲۳-۱۲۵) کی طرف کی ہے کہ اسے محمد بن ابویعقوب نے روایت کیا ہے۔
 حاکم نے کہا: صحیح الاسناد ہے، ذہبی نے اُن کی موافقت کی ہے۔
 شیخ نے کہا: یہ حدیث ویسے ہی ہے جیسے ان دونوں (حاکم، ذہبی) نے فرمایا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ جیسا کہ اسناد میں گزرا، صحیح کے رجال ہیں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حدیث کو امام مسلم نے (۱۸۳/۱-۱۸۵) میں شیبان بن فروخ و عبداللہ بن اسماء الضبعی عن مہدی کے طریق سے روایت کیا اُن کے قول: حائش نحل تک۔ اور اسے (۱۳۲/۷) پر شیبان کے طریق سے اُن کے قول: لَا أُحَدِّثُ بِهٖ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ تک روایت کیا۔

اسے ابن ماجہ نے (نمبر: ۳۳۰) پر محمد بن یحییٰ عن ابی النعمان کے طریق سے روایت کیا۔ الداری نے (۱۷۰/۱) پر عن الحجاج بن المنہال کلاهما عن مہدی بن میمون کے طریق سے روایت کیا۔

دونوں نے استتار کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے۔ اور پوری حدیث کو حافظ مزنی نے تہذیب الکمال میں الحسن بن سعد کے حالات میں ابو القاسم البغوی عن شیبان تک اپنی اسناد کے ساتھ وارد کیا اور کہا: حسن بن سعد کی صحیح میں سوائے اس حدیث کے کوئی حدیث نہیں ہے۔

غریب الحدیث :

هَذَفَ : ہر عمارت وغیرہ کا بلند حصہ، کبھی تیرے لئے کوئی چیز کھڑی کی جائے یا گاڑھی جائے تو اسْتَهْدَفَ لَكَ الشَّيْءَ کہا جاتا ہے۔

الْحَائِشُ : درخت کا گنجان اور گنا حصہ۔

سَرَائِئُهُ : اس کا بلند حصہ، ہر چیز کا بلند و اعلیٰ حصہ، سَرَائَةُ الْقَوْمِ، قوم کے افضل اور بزرگ لوگ۔

ذِفْرَاهُ : سر کا پھپھلا حصہ، وہ جگہ جو گدی سے ملتی ہے۔

الشرح :

حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی جانوروں کے ساتھ رحمت اور اُن کے ساتھ شفقت ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ خوبصورت اسلامی خلق ہے جو اُن کے حق کی رعایت کا، انہیں کھانا کھلانے کا اور انہیں اس چیز کا مکلف نہ بنانے کا تقاضا کرتا ہے جس کی وہ استطاعت نہیں رکھتے۔ حتیٰ کہ ذبح کے وقت نرمی کرنے اور دیگر امور کا تقاضا کرتا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[30] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ
أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ فَمَسَأَلْتُهُ عَنْ
ذَلِكَ ، فَذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ ،
وَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ .
حماد بن سلمہ نے کہا کہ میں نے ابن ابی رافع کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دائیں
میں انگوٹھی پہن رکھی ہے۔ میں نے اس کے بارے اُن سے پوچھا تو انہوں نے ذکر کیا کہ
انہوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ کو دیکھا کہ انہوں نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن رکھی
ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ مبارک میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

[الاسناد]

یزید : آپ ابن ہارون ہیں جن کے حالات حدیث نمبر (۲۸) میں گزر چکے ہیں۔
حماد بن سلمة : عبدالرحمن بن مہدی نے کہا: حماد بن سلمہ صحیح السماع، حسن التلقی اور
لوگوں کا زیادہ اور اک رکھنے والے ہیں۔ اُن پر کسی قسم کی تہمت نہیں لگائی اور نہ کسی ایسی چیز کے ساتھ ملتہس
ہوئے۔ اپنے نفس اور اپنی زبان پر اچھا ملکہ اور قابو رکھتے تھے۔ نہ کسی کو انفرادی طور پر برا کہا نہ کسی جماعت کا
ذکر برائی سے کیا۔ موت تک ایسی باتوں سے محفوظ رہے۔

ابن معین نے کہا: اُن کی حدیث اول امر سے آخر تک ایک ہے۔

ججاج بن منہال نے کہا: ہم سے حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی اور وہ ائمہ دین سے تھے۔ اس
(تہذیب الکمال ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵)

ابن ابی رافع : وہ عبدالرحمن بن ابورافع ہیں۔ ابن معین نے کہا: صالح الحدیث ہیں۔

[التخریج]

حدیث کی دو اسناد ہیں:

الاول: اسے ترمذی نے اپنی جامع (۱۷۴۳) میں اور الشماک میں (نمبر ۹۱) پر احمد بن منیع ، لسان یزید بن ہارون کی سند سے روایت کیا۔ نسائی نے (۱۷۵/۸) پر محمد بن معمر البحرانی ، عن حبان بن ہلال ، عن حماد کی سند سے روایت کیا۔ امام بغوی نے (شرح السنۃ ۶۶۱/۲) پر ترمذی کے طریق سے روایت کیا۔ اور اسے (۳۱۴۳) پر ابو الشیخ محمد بن رستم ، ابو الحریث ، عن ہدیبہ ، عن حماد کے طریق سے روایت کیا۔ ابن جعفر سے راوی کا نام (عبدالرحمن بن ابی رافع) ہے۔

الثانی: اسے ابن ماجہ نے (نمبر ۳۶۴۷) میں عن ابی بکر بن ابی شیبہ کی سند سے اور ترمذی نے الشماک (نمبر ۹۲) میں عن یحییٰ بن موسیٰ کلاہما ، عن عبداللہ بن نمیر ، حدثنا ابراہیم ابن الفضل ، عن عبداللہ بن عقیل ، عن ابن جعفر کے طریق سے مرفوعاً بیان کیا۔ اس اسناد میں جو کچھ ہے وہ ابھی آئے گا۔

الطریق الاول: البانی نے (مختصر الشماک ص ۶۰) پر کہا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

الشیخ احمد شاہ نے کہا: اس کی اسناد صحیح ہے۔ دونوں نے ترمذی کا قول نقل کیا ہے، محمد بن اسماعیل [بخاری] نے فرمایا: یہ اصح شے ہے جو اس باب میں روایت کی گئی ہے۔ (اور وہ جامع الترمذی ۲۲۹/۳ میں ہے)

الطریق الثانی: ابراہیم بن فضل اسے روایت کرتے ہیں۔ خود ترمذی نے فرمایا: اپنے حفظ کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ اور اس کے کچھ فرائب ہیں۔ (جامع الترمذی ۶۵۵/۵۱۱/۵) اور ابراہیم بہت ضعیف، متروک الحدیث ہے۔ ابوحاتم، بخاری اور نسائی نے فرمایا: مگر الحدیث ہے۔

ابن عدی نے کہا: وہ میرے نزدیک اُن لوگوں میں سے ہے جن سے استدلال نہیں کیا جاتا۔

(تہذیب الکمال: ۱۶۶/۲)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الشرح:

حدیث میں دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے جواز پر دلیل ہے۔ اور اس میں اس شخص پر رد ہے جو مسلم کی اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اس سے منع کرے، امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث انس روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی آپ کے بائیں ہاتھ میں ہوتی تھی۔

(صحیح مسلم فی اللباس والزینة: باب لبس الخاتم فی الخنصر من الید)

اس باب میں اور احادیث ہیں۔

آپ (شرح السنۃ ۶۶۱/۱۲-۶۹)، جامع الترمذی (۲۲۷/۳-۲۲۸) اور مختصر الشماائل باب ۱۲ کی

طرف رجوع کریں۔

دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے پر وہ احادیث دلالت کرتی ہیں جن پر بخاری اور مسلم نے اتفاق کیا

ہے جیسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اِتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ

خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ ، فَطَرَحَهُ وَ قَالَ : لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا۔

رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی، آپ اُسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ لوگوں نے

بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ آپ نے اپنی انگوٹھی کو پھینک دیا اور فرمایا: میں اس کو کبھی نہیں پہنوں گا۔

پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

حدیث کو امام بخاری نے (۲۰۳/۷) اللباس، باب: من جعل فص الخاتم فی بطن

کفہ، مسلم نے (۱۵۰/۱۶) میں، ترمذی نے (نمبر ۱۷۳۱) میں اور بخاری نے شرح السنۃ (نمبر ۳۱۲۹) میں

روایت کیا۔

اور بخاری نے دائیں ہاتھ میں پہننے کا ذکر صرف روایت ”جویریۃ“ میں گمان کی بنا پر کیا ہے۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لَا أَحْسِبُهُ إِلَّا قَالَ فِي يَدِهِ الْيَمْنَى.

میں یہ گمان نہیں کرتی مگر یہ کہ (نافع نے) کہا تھا وہ انگوٹھی آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ میں تھی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[31] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْفَعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ [(۱)] وَقَالَ حَجَّاجٌ عُقْبَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :

مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے تو اُسے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لینے

چاہیے۔

[الاسناد]

روح: ابن عبادہ، ثقہ ہیں اور ایک جماعت نے اُن سے روایت لی ہے۔

ابن جوریج: عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، ثقہ ہیں۔ تدلیس کی تہمت اور عیب لگایا جاتا

ہے۔ جو عطاء سے روایت کیا تو ذکر کیا ہے کہ انہوں نے عطاء سے سنا ہے، اس لیے کہ وہ عطاء بن رباح

سے اپنے عصبہ کا اقرار نہیں کرتے۔ اور اُن کی تدلیس کے متعلق حدیث لمبی ہے۔

عبداللہ بن مسافع: ابن عبداللہ بن شیبہ،

اشیخ شاکر نے کہا: میں نے اُن میں کوئی جرح پائی اور نہ تعدیل۔ پھر انہوں نے اس حدیث

کے لیے ابن خزیمہ کی تصحیح پر اعتماد کیا۔

مصعب بن شیبہ: امام احمد نے فرمایا: اُن کی احادیث منا کیر ہیں۔

(۱) مسند میں نہیں ہے۔ یہ زیادہ ہے اس جگہ اس کا کوئی معنی نہیں ہے۔ عتبۃ المیزان (۱۲۹، ۳) الخلاصۃ

ترجمہ عقبتہ۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابوحاتم نے کہا: لوگ اُن کی تعریف نہیں کرتے۔ (المیزان ۱۳۰/۱۳)

نسائی نے فرمایا: منکر الحدیث ہے۔ (السنن الصغریٰ ۱۹۶/۸)

دارقطنی نے کہا: قوی نہیں ہے اور نہ حافظ ہے۔ (سنن الدارقطنی ۱۱۳/۱)

عقبۃ بن محمد بن الحارث: ابوداؤد کی روایت میں ”عقبۃ بن محمد“ واقع ہوا ہے تاء

کے ساتھ، اور اسی طرح بیہقی کی روایت میں (السنن الکبریٰ) میں ابوداؤد کے طریق سے ہے۔

الشیخ شاکر نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ دو شخص ہیں ایک نہیں ہے۔ انہوں نے ایسی چیز کا

ذکر کیا جو اُن کے لیے اس میں ظاہر ہوا۔

[التخریج]

مصعب بن شبیبہ کے ضعف، ابن مسافع اور عقبۃ بن محمد بن الحارث کی جہالت کی وجہ سے حدیث

ضعیف ہے۔

حدیث کو ابوداؤد نے (۲۳۷/۱۲) میں اور نسائی نے (۳۰/۱۳) میں روایت کیا۔ دونوں نے ابن

جریر بن اخیبر بنی عبد اللہ بن مسافع کے طریق سے روایت کیا۔

اسے نسائی نے ابن جریر کے طریق سے حدیث نمبر (۳۷) میں بھی روایت کیا اور اس میں جو

کچھ ہے وہ آئے گا۔

ابوداؤد کے طریق سے اسے بیہقی نے (۳۳۶/۱۲) میں روایت کیا۔

سہو کے دو مجتہدوں کے متعلق احادیث کثیرہ ہیں۔ ہم اُن میں سے کچھ ابھی حدیث نمبر (۳۶)،

(۳۷) میں ذکر کریں گے۔

یہاں نمبر (۳۶)، (۳۷) میں حدیث کا تکرار ہوا ہے۔ اور المسند تحقیق الشیخ شاکر میں نمبر

(۱۷۲۷) ہے۔ اور نمبر (۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۶۱) میں حدیث آئے گی۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[32] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى وَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عُيَيْدَ بْنَ أُمِّ كِلَابٍ يُعَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ،

قَالَ أَحَدُهُمَا : ذِي الْجَنَاحَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ حَمِدَ اللَّهَ ، فَيَقَالُ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، فَيَقُولُ : يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحُ بِالْكُفْمِ .

سیدنا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب چھینک مارتے تو کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں)

سننے والا جواب دیتا: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے)

پھر آپ کہتے: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحُ بِالْكُفْمِ .

اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے احوال و امور کی اصلاح فرمائے۔

[الاسناد]

اسحاق بن عیسیٰ : ابن حُجَّج الطَّبَّارِ ہے۔

صالح جزرہ نے کہا: اُن میں کوئی نقص نہیں، نہایت سچے ہیں۔

ابو حاتم نے کہا: انہوں نے اس شخص سے حدیث اخذ کی ہے جو مجھے اُن سے زیادہ محبوب ہے اور

وہ نہایت سچے ہیں۔

بخاری نے کہا: اُن کی حدیث مشہور ہے۔

ابن حبان نے اُن کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔

(تہذیب الکمال ۲/۳۶۳، ۳۶۳، و التعلیق علیہ)

یحییٰ بن اسحاق : وہ بکلی السلیحینی ہیں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ابن سعد نے کہا: ثقہ حافظ ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: ثقہ ہے۔

ابن معین نے کہا: صدوق یعنی بہت سچے ہیں۔

ابن لہیعہ: وہ عبداللہ بن لہیعہ ہیں۔

اُن کی کتابیں جل گئی تھیں۔ اپنی حافظے کی بنا پر حدیث بیان کرتے تھے پس بہت خطائیں کرتے تھے۔ اس لیے ضعیف ہیں۔ اور جو روایت عبادلہ، ابن المبارک، ابن وہب اور ابن یزید المقرئ سے ہے اُس کا حال اچھا ہے۔ اور بعض علما اُن کی تصحیح کرتے ہیں۔

ابو الاسود: محمد بن عبدالرحمن بن نوفل ہیں۔ یتیم عروہ کے نام سے معروف ہیں اور ثقہ ہیں

نسائی اور ابو حاتم نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ ایک جماعت نے اُن سے روایت لی ہے۔

عُبَید بن اُم کلاب: مجہول ہے۔

حافظ حسینی نے فرمایا: معلوم نہیں کون ہے۔ جیسا کہ (تجلیل المنفعة) پر ترجمہ ۱۰۷ پر ہے۔

[التخریج]

بُشَی نے مجمع الروائد (۵۶۱۸) میں اس کی نسبت احمد اور طبرانی کی طرف کی ہے۔

امام احمد نے حدیث کا اخراج کیا ہے۔

اشیخ شاکر نے اس حدیث کے بارے کہا: صحیح ہے۔ نمبر (۱۷۴۸)

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[33] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ بَابٍ ،
عَنْ حَبَّاجٍ ، عَنْ قَعَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ قَالَ :
إِنْ أَحْبَبَ مَا رَأَيْتُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسِئِلِي إِحْدَى يَدَيْهِ رُطْبَاتٍ وَفِي
الْآخِرَى قِنَاءً يَأْكُلُ مِنْ هَلِيبِهِ وَيَعْضُ مِنْ هَلِيبِهِ ، وَقَالَ :
إِنَّ أَطْيَبَ الشَّاةِ لَحْمُ الظُّهْرِ .

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی آخری حالت و کیفیت
جو میں نے دیکھی (وہ یہ تھی کہ) آپ کے ایک ہاتھ مبارک میں تر کھجوریں اور دوسرے ہاتھ
مبارک میں گلزی تھی۔ آپ اس ہاتھ سے تر کھجوریں تناول فرماتے اور دوسرے ہاتھ سے
گلزی کاٹتے، اور فرمایا: بیشک بہترین گوشت، پشت (کمر) کا ہے۔

[الاسناد]

نصر بن باب : آپ امام احمد کے بہت ضعیف شیوخ میں سے ہیں۔

ابن المدینی نے کہا: اُن کی حدیث چھوڑ دی گئی۔ ابو حاتم نے کہا: وہ متروک ہیں۔

ابن سعد نے کہا: وہ بغداد آئے، لوگوں نے انہیں سنا اور ان سے روایت لی۔ پھر انہوں نے

ابراہیم الصالح سے حدیث بیان کی تو لوگوں نے انہیں تہمت لگائی اور اُن کی حدیث کو چھوڑ دیا۔

ابن عدی نے کہا: ضعف کے باوجود اُن کی حدیث لکھی جاتی ہے۔ ۱۔ تجمیل المصنف: (ت: ۱۱۰۲)

امام بخاری نے فرمایا: لوگ اُن پر جھوٹ کی تہمت لگاتے ہیں۔ (المضعف الصغیر: ترجمہ ۳۷۲)

نیز فرمایا: لوگوں نے اُن سے سکوت کیا ہے۔ (التاریخ الصغیر ۲۶۳/۱۴)

ابن حبان نے (المجرحین ۵۳۱۳) میں کہا: اُن لوگوں میں سے ہیں جو شقات سے مقلوبات

روایت کرنے میں منفر د ہیں۔ اثبات سے ایسی چیزیں روایت کرتے ہیں جو شقات کی حدیث کے مشابہ نہیں

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

ہیں۔ پس جب اُن کی روایت میں یہ معاملہ زیادہ ہو گیا تو اُن سے استدلال باطل ہو گیا۔ پھر اس اسناد کے ساتھ ابن معین سے روایت کیا گیا ہے، انہوں نے کہا: اُن کی حدیث کوئی شے نہیں ہے۔ اھ اور یہاں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جنہوں نے اُن پر جرح کی ہے، صالح سے اُن کی روایت کے سبب سے نہیں ہے۔

بہر حال امام احمد نے فرمایا: اُن میں کوئی نقص نہیں جیسا کہ (تجلیل المنقذ) میں ہے۔ جب انہیں اُن کے بیٹے عبداللہ نے کہا: میں نے ابو یوسف سے سنا وہ کہتے تھے: جھوٹا ہے۔ تو امام احمد نے المسند میں فرمایا: استغفر اللہ! جھوٹا ہے؟ لوگوں نے تو اُن پر عیب لگایا ہے کہ انہوں نے (نصر بن باب نے) ابراہیم صالح سے حدیث لی ہے حالانکہ ابراہیم اُن کے اہل شہر سے ہیں پس اس کا انکار نہیں کیا جائے گا کہ اُن سے سنا ہو۔

الشیخ شاکر نے کہا: اور امام احمد اپنے شیوخ کی جانچ کرتے ہیں اور وہ انہیں جانتے ہیں پس ایسے ہی ہم نے اُن کی توثیق کو ترجیح دی۔

الحجاج بن ارطاة: ابن حجر نے فرمایا: سچے ہیں، بہت خطائیں اور تدلیس کرتے ہیں۔
ذہبی نے کہا: اپنی حدیث میں نرمی کے باوجود مشاہیر سے ایک ہیں۔

الہجذیب ۴۲۰/۶ و ما بعدھا

قتادة: آپ ابن دعامہ السدوسی ہیں، ثقہ بزرگ ہیں۔

سعید بن مسیب نے کہا: ہمارے پاس کوئی عراقی، قتادہ سے زیادہ بڑا حافظ نہیں آیا۔

ابن مہدی نے کہا: حمید جیسے پچاس سے زیادہ بڑے حافظ ہیں۔

سنة ۱۱۰ ہجری میں وفات پائی

[التخریج]

حدیث ضعیف ہے۔ بیہمی نے اس کی نسبت (مجمع الزوائد: ۳۸۱۵) میں طبرانی فی الاوسط

حدیث طویل کی طرف کی ہے۔ اور کہا: اس میں احرم بن حوشب ہے اور وہ متروک ہے۔

اور حدیث، نمبر (۲۷) میں گزر چکی ہے۔ اور نمبر (۴۳، ۳۹) میں بھی آئے گی۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[34] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ،

قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :

بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا اسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ، وَ قَالَ فَإِنْ قُتِلَ زَيْدٌ أَوْ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ جَعْفَرٌ ، فَإِنْ قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ فَأَمِيرُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرٌ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ،

وَأَتَى خَبْرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَخَرَجَ إِلَى النَّاسِ ، فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ، وَ قَالَ: إِنَّ إِخْوَانَكُمْ لَقَوِ الْعَدُوَّ ، وَ إِنَّ زَيْدًا أَخَذَ الرَّايَةَ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ بَعْدَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ أَوْ اسْتُشْهِدَ ، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ .

فَأَمْهَلَ ثُمَّ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ : لَا تَبْكُوا عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الْيَوْمِ ، أَوْ عِدِّ ادْعُوا إِلَى ابْنِي أَخِي . قَالَ فَجِئْنَا بِمَا كَانُوا أَفْرُخَ فَقَالَ ادْعُوا إِلَى الْحَلَّاقِ . فَجِئْنَا بِالْحَلَّاقِ ، فَحَلَقَ رُءُوسَنَا ثُمَّ قَالَ : أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمَّنَا أَبِي طَالِبٍ ، وَ أَمَّا عَبْدُ اللَّهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي . ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَسْأَلَهَا فَقَالَ :

اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللَّهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ .

قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَجَاءَتْ أُمَّنَا فَذَكَرَتْ لَهُ يُتَمْنَا وَجَعَلَتْ

تَفْرِيحُ لَهُ . فَقَالَ: الْعَيْلَةُ تَحَافِيضُنَ عَلَيْهِمْ وَأَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

حضرت عبداللہ بن جعفر ؑ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا

جس کا امیر حضرت زید بن حارثہ ؑ کو بنایا اور فرمایا: اگر زید شہید ہو جائے تو تمہارا امیر جعفر ہو

گا اور اگر وہ شہید ہو جائے تو تمہارا امیر عبداللہ بن رواحہ ہوگا۔ پس جب اُن کا سامنا دشمن سے

ہوا۔ حضرت زید بن حارثہ ؑ نے جھنڈا پکڑا اور جنگ کی یہاں تک وہ شہید ہو گئے۔ پھر

جھنڈا حضرت جعفر ؑ نے پکڑ لیا اور جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر

وہ جھنڈا حضرت عبداللہ بن رواحہ ؑ نے پکڑ لیا اور جنگ کی یہاں تک کہ وہ بھی شہید کر دیئے

گئے۔ پھر جھنڈا حضرت خالد بن ولید ؑ نے سنبھال لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر

(مسلمانوں کو) فتح عطا فرمائی۔

نبی کریم ﷺ کے پاس اس کی خبر آئی تو آپ لوگوں کے پاس تشریف لائے، اللہ

تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: بیشک تمہارے بھائیوں کا دشمن سے سامنا ہوا، زید نے جھنڈا

پکڑ کر جنگ شروع کی اور شہید ہو گئے، پھر جھنڈا جعفر بن ابی طالب نے پکڑ کر جنگ کی تو وہ

شہید کر دیئے گئے، پھر جھنڈا عبداللہ بن رواحہ نے پکڑ کر جنگ شروع کی تو انہیں بھی شہید کر دیا

گیا، پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا تو اللہ تعالیٰ نے اُن

کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

پھر آپ رک گئے اور تین دن تک آل جعفر کے پاس جانے سے رکے رہے اور تین

دن بعد اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد (یا فرمایا: کل کے بعد) میرے بھائی

پرمت رونا، میرے دونوں بھتیجیوں کو میرے پاس لاؤ۔ راوی (حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: ہمیں آپ کے پاس لایا گیا۔ ہم (اس وقت) چوزوں کی طرح تھے۔ آپ ﷺ نے ایک نائی کو بلانے کا حکم فرمایا جب نائی آیا تو اُس نے ہمارے سر موٹے۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: محمد (بن جعفر) تو ہمارے چچا ابوطالب کے مشابہ ہے اور عبداللہ (شکل و صورت میں) میرے مشابہ ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اونچا کیا اور دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللَّهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ .

اے اللہ! جعفر کے گھر والوں کو اس کا نعم البدل عطاء فرما، اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے معاملے میں برکت عطاء فرما۔

آپ نے یہ کلمات تین بار دہرائے۔ راوی (حضرت عبداللہ بن جعفر) نے فرمایا: اتنے میں ہماری والدہ آگئیں اور اپنے غم کا اظہار کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ان کے فاقہ کا خوف ہے؟ میں دنیا و آخرت میں ان کا ولی و سرپرست ہوں۔

[الاسناد]

وہب بن جریرو : ثقہ ہیں۔ ایک جماعت نے اُن سے حدیث روایت کی۔

ابن معین اور ابن سعد نے انہیں ثقہ کہا۔

نسائی نے کہا: اُن میں کوئی نقص نہیں۔

یحییٰ بن ایوب سے مروی اُن کی حدیث میں علما نے کلام کیا ہے۔

ابوداؤد نے ذکر کیا ہے کہ اس میں انہوں نے خطا کی ہے۔

ابن مہدی نے ذکر کیا کہ انہوں نے کبھی انہیں شعبہ کے پاس نہیں دیکھا۔

احمد نے فرمایا: کبھی بھی شعبہ کے پاس نہیں دیکھے گئے۔

اور دیکھیں: (ہدی الساری ص ۲۵۰، میزان الاعتدال ۱۴/۳۵۰)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابو ہ : وہ جریر بن حازم ہیں۔

ابن معین نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

ابن حبان نے کہا: پختہ حفاظ میں سے اور دین میں اعلیٰ ورع لوگوں سے تھے۔

شعبہ کہا کرتے تھے: میں نے بصرہ میں دو آدمیوں نے زیادہ بڑا حافظ نہیں دیکھا:

ہشام دستوائی اور جریر بن حازم۔

ابن مہدی نے کہا: میرے نزدیک قرہ بن خالد سے بڑے ثقہ ہیں۔

بہر حال ابن معین کا قول: وہ قتادہ سے روایت میں ضعیف ہیں، اور ایسے ہی ابن حبان کا قول

”الثقات“ میں ہے، وہ خطا کرتے تھے کیونکہ وہ اکثر اپنی یادداشت اور حافظے سے حدیث بیان کرتے تھے

اور ابن حجر کا قول: وہ ثقہ ہیں، لیکن قتادہ سے اُن کی حدیث میں ضعف ہے۔ اُن کے کچھ ادہام

ہوتے ہیں جب وہ اپنے حافظے سے حدیث روایت کرتے ہیں۔ یہ ایسے ادہام ہیں جن سے کوئی کثرت

سے روایت کرنے والا خالی نہیں ہوتا جیسے جریر۔

ذہبی نے ”سیر اعلام النبلاء“ میں کہا: انہوں نے اتنا کچھ روایت کیا کہ اُن کے ادہام چھپ

گئے۔ ابن عدی نے کہا: اُن کی اپنے مشائخ سے بہت احادیث مروی ہیں اور حدیث میں مستقیم اور صالح

ہیں مگر قتادہ سے روایت کرنے میں۔ بیشک وہ قتادہ سے ایسی چیزیں روایت کرتے ہیں جنہیں اُن کے علاوہ

کوئی اور روایت نہیں کرتا۔ اور جریر ثقہ لوگوں سے ہیں جن سے ائمہ کرام نے حدیث روایت کی ہے۔ اُن

آپ کے حفظ اور مضبوطی پر دلالت کرنے والا ابن وہب کا یہ قول ہے کہ شعبہ ابی کے پاس

آتے اور اُن سے اعمش کی احادیث کے متعلق سوال کرتے۔ جب وہ حدیث بیان کرتے تو کہتے، اللہ کی

قسم! میں نے اسے اس طرح اعمش سے سنا۔ اور قرآن نے کہا کہ مجھے شعبہ نے کہا کہ تم پر جریر کے پاس حاضر

ہو کر سماع کرنا لازم ہے۔ (التمیذ، ۱/۵۲۷، وما بعدها، والتعلیق علیہ للدکتور بشار عواد)

محمد بن ابی یعقوب : ان کے حالات حدیث نمبر (۲۹، ۲۸) میں گزر چکے ہیں۔

الحسن بن سعد : ان کے حالات حدیث نمبر (۲۹، ۲۸) میں گزر چکے ہیں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[التخریج]

یہ پوری حدیث امام احمد نے روایت کی اور اس کا بعض حصہ جنہوں نے روایت کیا ہم اُن کا ابھی ذکر کریں گے۔ بخاری نے (مجمع الزوائد ۱۶/۱۵۷) میں اس کی نسبت طبرانی کی طرف کی ہے اور کہا: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

ابن کثیر نے کہا: اسے نسائی نے السیر میں کمال روایت کیا وہب بن جریر کی حدیث سے۔ اھ (السیرۃ النبویہ ۱۳/۳۷۷) اور السنن الکبریٰ کی کتاب السیر، بہر حال اس کے بعض اجزاء تو وہ ہم آنے والی تفصیل پر ذکر کریں گے۔

(۱) امام بخاری نے (۱۸۲/۵) المغازی غزوة موتہ میں حدیث انس ذکر کی جس ایک کلمہ

یہ ہے:

أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدًا فَأَصِيبَ..... حَتَّى أَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ.

زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہو گئے..... یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا پکڑا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کافروں (رومیوں) پر فتح عطا فرمائی۔

حدیث نمبر (۲۳) میں حضرت جعفر کے حالات میں اس کے قریب قریب بات گزری ہے۔

امام احمد نے (۲۹۹/۵-۳۰۰-۳۰۱) قصة الغزوة والشهادة میں اسے روایت کیا۔ ابو قتادہ

کی حدیث میں سوائے اُنہی سے آخر حدیث تک۔

بخاری کی حدیث سے، امام احمد والی روایت طویل ہے۔ اس میں نبی کریم ﷺ کے قول کا ذکر ہے: حضرت جعفر ﷺ کی شہادت کے ذکر کے وقت صحابہ کرام ﷺ کا اُن کے لیے استغفار کرنا، نبی کریم ﷺ کا حضرت خالد ﷺ کے لیے دعا کرنا اور آپ کا یہ قول: اللَّهُمَّ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ۔

(۲) اسے ابو داؤد نے (۳۱۹۲) میں عتبہ بن کرم اور ابن ابی عمیر سے روایت کیا۔

نسائی نے (۱۸۲/۸) میں اسحاق بن منصور سے روایت کیا اور وہب نے وہب سے روایت کیا۔

حدیث میں آپ کا قول: (أَمْهَلْ آلَ جَعْفَرٍ.....) سے (فہن رؤوسنا) تک، اس میں تھوڑا

ما اختلاف ہے۔

اور اسے بخوی نے (شرح السنہ ۴۶۱/۵) میں معلق روایت کیا جیسے ابوداؤد کے لفظ ہیں۔

غریب الحدیث:

أَفْرُخٌ: فَرْخٌ کی جمع ہے، فرخ، پرندے کے بچے کو کہتے ہیں۔ کبھی اس کے ساتھ کنیت رکھی

جاتی ہے، اور چھوٹے ہونے اور مسکین ہونے پر دلالت کے لیے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اس کی جمع أَفْرُخٌ اور

فُرَاخٌ ہے۔

تُفْرِخُ لَهُ: أَفْرُخَةٌ: یعنی اُس نے غمگین کر دیا۔ کسی کے لیے ایسی بات کا ذکر کرنا جو اُس کی خوشی

لے جائے۔

جیسے اُن کا قول: أَضْغِئْتُهُ: یعنی میں نے اُس کی شکایت دور کر دی۔

لَهَا فَرْخَةٌ: یعنی میں نے اُس سے خوشی زائل کر دی۔ أَفْرُخَةٌ: اُس کو مشقت میں ڈال دیا۔

کہا جاتا ہے: أَفْرَحَهُ الدَّيْنُ: یعنی قرض نے اسے پریشان کر دیا۔

الْعَيْلَةُ: فقر محتاج ہونا۔

اللسان میں کہا: عَالَ يَعْيلُ عَيْلًا وَ عَيْلَةً: اِنْفَقَ، وہ فقیر محتاج ہو گیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[35] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :

لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِينَ قِيلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

اَصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ أَوْ آتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ جب (میرے والد) حضرت جعفر

ؓ کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

آل جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ انہوں نے ایسی خبر سنی ہے جس میں انہیں کام

کا ہوش اور فرصت نہیں ہے۔

[الاسناد]

سفیان : ابن عیینہ، جیسا کہ امام احمد اور جعفر بن خالد کے حالات سے مستفاد اور معلوم ہوتا

ہے۔ (الہجدیب)

جعفر بن خالد : ابن سارہ، القرشی۔ امام احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے فرمایا: ثقہ ہیں

ترمذی نے اس حدیث کے بعد کہا: ثقہ ہیں۔ (الہجدیب: ۲۷۱۵، جامع الترمذی ۳/۳۱۳)

ڈاکٹر بشار نے کہا: نسائی، ابن حبان، ابن شاہین، بیہقی اور ذہبی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ الخ

(العلق علی الہجدیب ۲۷۱۵، ہاشم "۲")

ابوہ : خالد بن سارہ، القرشی۔ انہیں سوائے ابن حبان کے کسی نے ثقہ نہیں کہا۔ انہوں نے

"الثقات" میں ان کا ذکر کیا۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا اور حاکم نے اسے صحیح کہا۔

میں نے خالد بن سارہ سے ایسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس کی بنا پر ان کا انکار کیا جائے۔ علمائے

ان کی حدیث کو قبول کیا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[التخریج]

اسے ابو داؤد نے (۳۱۳۲) میں ثنا مسدد، ثنا سفیان کی سند سے روایت کیا، ترمذی نے (۹۹۸/۳۱۳/۳) میں ثنا احمد بن منیع وابن حجر قالا: ثنا سفیان کے طریق سے، ابن ماجہ نے (۱۶۱۰) میں ثنا ہشام بن عمار و محمد بن الصباح کی سند سے، حمیدی نے اپنی سند میں نمبر (۵۳۷) میں سب نے سفیان سے روایت کیا۔ بغوی نے شرح السنہ (۴۶۰/۱۵) میں، دارقطنی نے اپنی سنن (۸۷، ۷۹/۲) میں، دونوں نے سفیان بن عیینہ کی حدیث روایت کی۔

ڈاکٹر عواد نے اس حدیث کی نسبت امام شافعی کی طرف کی، المسند (۲۰۸/۱)، الام (۲۷۳/۱)، بیہقی (۶۱/۳)، حاکم (۳۷۲/۱) اور کہا: حاکم نے اسے صحیح قرار دیا اور ذہبی نے اُن کی موافقت کی۔ لیکن اس میں خالد بن ساعدہ ہے جن کی توثیق سوائے ابن حبان کے کسی نے نہیں کی اور وہ صدوق یعنی سچے ہیں یہ حدیث حسن ہے جیسا کہ ترمذی نے کہا۔ الخ (حاشیہ تہذیب الکمال ۲۸۱۵)

تنبیہ: امام حزی نے (الاطراف ۳۰۰/۳) میں اس حدیث کی نسبت ترمذی کی طرف کی، اور ذکر کیا کہ ترمذی نے اسے حسن کہا ہے جیسا کہ حاشیہ التہذیب میں ہے۔ اور ابن کثیر نے اس کی نسبت (البدلیۃ والنہایۃ ۲۵۱/۳) میں ترمذی کی طرف کی۔ اور التعلیق المغنی علی الدر القطنی میں سب نے ذکر کیا کہ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ بلکہ حافظ ذہبی نے کہا: ترمذی نے اسے حسن کہا اسے صحیح نہیں کہا۔ جیسا کہ ہم نے ابھی خالد کے حالات میں ذکر کیا۔

جامع الترمذی کے مطبوع نسخہ، مکتبۃ الحلبی بمصر میں واقع ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے، اور یہ واضح قطعی ہے۔ اس پر ڈاکٹر بشار نے حاشیہ التہذیب میں خبردار کیا ہے۔

استاذ شعیب نے شرح السنہ پر اپنی تظہیر میں ترمذی سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا ہے کہ حسن صحیح ہے۔ اور درست یہ ہے کہ انہوں نے اسے صرف حسن قرار دیا ہے اور بس۔ اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس طبع سے اسے نقل کیا ہے۔

شیخ الالبانی نے کہا: ابن السکن نے اسے صحیح قرار دیا جیسا کہ (التلخیص ۲۵۳/۱۵) میں ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

اور یہ حدیث میرے نزدیک حسن ہے جیسا کہ ترمذی نے کہا۔ بخوی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔

اور حدیث کا ایک شاہد حدیث ابن اسحاق سے ہے۔

ثنا عبد اللہ ابن ابی بکر ، عن ام عیسیٰ الجزار ، عن ام عون و جعفر بنت

محمد بن جعفر بن ابی طالب ، عن جدتهما اسماء بنت عمیس ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: لَا تَغْفُلُوا آلَ جَعْفَرٍ مِنْ أَنْ تَصْنَعُوا لَهُمْ طَعَامًا فَإِنَّهُمْ قَدْ شَغَلُوا بِأَمْرِ صَاحِبِهِمْ .

آل جعفر کے لیے کھانا بنانے سے غافل نہ ہونا کیونکہ وہ اپنے صاحب کے معاملے کی وجہ سے

مشغول ہیں۔

اسے احمد نے المسند (۳۷۰/۶) میں اور ابن ماجہ نے (نمبر ۱۶۱۱) میں روایت کیا۔

الشرح:

حدیث میں ایک اچھا طریقہ ہے اور وہ اہل میت کی مدد کرنا ہے، ان کے لیے کھانا رکھنا کیونکہ

وہ مصیبت اور وفات کی وجہ سے مشغول ہوتے ہیں۔

اسی لیے ترمذی نے فرمایا:

وَ قَدْ كَانَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ شَيْءٌ لِيُشْفِلَهُمْ

بِالْمُصِيبَةِ ، وَ هُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ -

بعض اہل علم اس چیز کو مستحب جانتے ہیں کہ اہل میت کو کوئی چیز پیش کی جائے کیونکہ وہ مصیبت

میں مشغول ہوتے ہیں۔ (اس کی وجہ سے کھانا نہیں تیار کر سکتے) اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ الخ

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں فرمایا:

كُنَّا نَرَى الْأَوْجِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَ صِنْعَةَ الطَّعَامِ مِنَ الْبَيْحَةِ -

ہم میت والوں کے گھر جمع ہونا اور کھانا کھانا نیاحت یعنی ماتم میں سمجھتے تھے۔

اسے ابن ماجہ نے (نمبر ۱۶۱۲) میں اور احمد نے المسند میں روایت کیا، اس کی اسناد صحیح ہے اور

اس کے رجال ثقہ ہیں۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[36] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِرٍ أَنَّ مُضْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ شَكَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ .
حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جسے اپنی نماز میں شک ہو اُسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے (ایک طرف سلام کے بعد) سہو کے دو سجدے کر لے۔

[الاسناد]

حجاج : وہ ابن عمر المصعبی، ثقہ حافظ ہیں۔

ابن المدینی اور نسائی نے انہیں ثقہ کہا جیسا کہ تہذیب میں ہے۔

مسلم، سلمہ بن قاسم اندلسی، ابن حبان اور ذہبی نے انہیں ثقہ قرار دیا جیسا کہ اس (تہذیب) پر تعلق میں ہے۔

باقی الاسناد : اس کے متعلق حدیث نمبر (۳۱) گزر گئی۔

باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَلْمِزُ كَمْ صَلَّى ، فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس پر اشتباہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعتیں ادا کی ہیں، تو جب تم میں کوئی اس کیفیت کو پائے تو وہ بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کر لے۔

بخاری (۸۶/۴) فی السہو من کتاب الصلاة، باب السہو فی الفرض والتطوع

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[37] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَافِعٍ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .
حدیث نمبر [36] اس سند سے بھی مروی ہے۔

[الاسناد]

علی بن اسحاق : السلی، ابوالحسن۔ ترمذی، نسائی نے انہیں ثقہ کہا۔ متوفی ۲۱۳ھ ہجری
عبداللہ : ابن المبارک، مشاہیر اور ائمہ ثقہات میں سے ایک۔ آپ کی سیرت، تعارف
سے مستثنیٰ ہے۔ رحمہ اللہ ورضی اللہ عنہ
باقی الاسناد : حدیث نمبر (۳۱) میں گزر گئی ہے۔ اسناد میں غلطی ہے۔ درست اس طرح
ہے: بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں.....

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ.....

مسلم (۸۲/۲-۸۳) فی الصلاة ، باب السهو فی الصلاة ، والسجود له ،
ابوداؤد (۲۳۷/۱۲) ، الترمذی (۳۹۷) ، التسانی (۳۱/۳)
ابن ماجہ (۱۲۱۶) اور اس کی اسناد میں ضعف ہے۔
الامام احمد (۷۸۰۹، ۷۷۹۰، ۷۶۸۰، ۷۲۸۳)
بنو ی (شرح السنۃ ۲۸۰/۳)
مالک فی الموطا (ص: ۹۷) فی السهو ، باب العمل فی السهو ،
الدارقطنی (۲۵۱۳۷۳/۱) ایک اور وجہ سے مختصر،
مسند الحمیدی (۹۳۷) اور اس کے بعد آنے والی حدیث دیکھیں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ ، عَنْ عُثْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ . غَلَطِي شَاهِدِ ابْنِ مَسَافِعٍ سِرِّهِ هُوَ
ہے۔ پس کبھی اس طرح روایت کر دیتے ہیں اور کبھی اس طرح۔ اور اسی طرح نسائی نے اپنی سنن میں
روایت کیا ہے جیسا کہ گزرا ہے۔

اس باب میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَلِدْ كُمْ صَلَّى ، فَلَا تَأْمُ أَرْبَعًا؟ فَلْيَطْرَحِ
الشُّكَّ وَ لِيَتَيْنِ عَلَيَّ مَا اسْتَيْقَنَ ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ . فَإِنْ كَانَ صَلَّى
خَمْسًا ، فَطَفَعْنَ لَهُ صَلَاتَهُ ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى إِنَّمَا لِأَرْبَعٍ ، تَكَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ .

جب کسی شخص کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یہ معلوم نہ ہو کہ (دوران نماز) اُس نے کتنی
رکعتیں پڑھی ہیں، تین یا چار؟ تو وہ اس شک کو دور کرے اور جس قدر رکعات کا یقین ہوا اتنی رکعتیں ادا
کرے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے سو کے دو سجدے کر لے۔ اب اگر اس نے پانچ رکعتیں ادا کی ہوں گی تو
ان سجدوں کی وجہ سے وہ شفعہ (یعنی چھ شمار) ہوں گی۔ اور اگر اس نے چار رکعات ہی پڑھی ہوں گی تو یہ
دو سجدوں سجدے شیطان مردود کے لیے مزید شرمندگی کا باعث اور سبب ہوں گے۔

اسے مسلم نے (۱۸۳۱۲) میں، ابوداؤد نے (۲۳۵۱۱) میں، نسائی نے (۲۷۱۳) میں، ابن
ماجر نے (۱۲۱۰) میں دارقطنی نے (۳۷۱۱۱) میں، داری نے (۳۵۱۱۱) میں، ابن حبان نے اپنی صحیح (نمبر
۵۳۷ موارد) میں الفاظ میں کچھ زیادتی اور بعض اختلاف کے ساتھ روایت کیا۔

اسے ترمذی نے (۳۹۶) میں ایک اور مختصر وجہ سے روایت کیا۔ اس باب میں عبداللہ بن
بہیینۃ الاسدی، ابن مسعود، عمران بن حصین اور ابن عوف ذوالیہدین سے بھی احادیث مروی ہیں۔

دیکھیں: جوہم نے اس سے پہلے صفحات میں مختلف کتابوں سے لکھا ہے اور اُس سے متصل جو
کتاب الصلوة سے ابواب السہو میں ہے۔

زوائد ابن حبان میں (ص ۱۴۱، ۱۴۲) پر ہے۔

اور حدیث مستدرجہ (۱۷۵۳) میں ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[38] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ
بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :

رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْلَتَهُ وَأُرْدَقِيَّ حَلْفَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا تَبَرَّرَ كَانَ أَحَبَّ مَا يَتَبَرَّرُ مِنْهُ هَدَفَ يَسْتَبِرُّ بِهِ أَوْ حَائِشُ نَحْلٍ ، فَدَخَلَ حَائِطًا
لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيهِ نَاصِحٌ لَهُ ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ
فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ ذُفْرَاهُ وَسَرَائِهِ ، فَسَكَنَ ، فَقَالَ : مَنْ رَبُّ هَذَا
الْجَمَلِ؟ فَجَاءَ شَابٌّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : أَنَا ،

فَقَالَ : أَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ يَا هَاهَا؟ فَإِنَّهُ
شَكَكَ إِلَيَّ ، وَزَعَمَ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيئُهُ .

ثُمَّ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَائِطِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ تَوَضَّأُ ثُمَّ جَاءَ
وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ لِحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ ، فَأَسْرَأَ إِلَيَّ شَيْئًا لَا أَحَدٌ
فَحَرَجْنَا عَلَيْهِ أَنْ يُحَدِّثَنَا فَقَالَ : لَا أَفْشِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِرَّهُ حَتَّى أَلْقَى
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ .

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے چمپر
سوار ہوئے اور مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور رسول اللہ ﷺ کی عادت اور طریقہ تھا کہ رفع حاجت
کے موقع پر کسی بلند عمارت یا درختوں کے جھنڈ کی آڑ میں چلے جاتے۔ ایک بار آپ انصار کے
کسی باغ میں تشریف لے گئے۔ اس دوران اچانک ایک اونٹ آپ کے پاس حاضر ہو کر

آپ ﷺ کے قدموں میں لوٹنے لگا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ وہ روز رہا ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو ہیں، تو آپ نے اُس کی کمر اور سر کے پچھلے حصے پر (شفقت بھرا) ہاتھ پھیرا جس سے وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کا مالک ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے اللہ تعالیٰ نے تمہیں جس کا مالک بنایا ہے؟ یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور (زیادہ مشقت سے) اسے تھکا دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ اس باغ میں چلے گئے اور قضائے حاجت فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا، پھر آپ واپس اس حالت میں تشریف لائے کہ پانی کے قطرے آپ کی داڑھی مبارک سے آپ کے سینے پر ٹپک رہے تھے۔

آپ نے مجھے سرگوشی میں ایک بات فرمائی جو میں کبھی بھی کسی کو نہ بتاؤں گا۔ ہم نے انہیں بہت اصرار کیا کہ وہ بات بتادیں۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز نہیں بتاؤں گا حتیٰ کہ میں اللہ عزوجل سے جا ملوں۔

[الاسناد]

وہب بن جویو : اور اُن کے والد جریر بن حازم، دونوں کے حالات، حدیث نمبر (۳۳)

میں گزر چکے ہیں۔

باقی الاسناد : حدیث نمبر (۲۸)، (۲۹) میں گزر گئی ہے۔ وہاں ہم نے اس کی شرح اور

اس کی تخریج کے متعلق کلام کر دیا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[39] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ
قَالَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ قَدِيمٌ عَلَيْنَا مِنَ الْحِجَازِ ، قَالَ :
سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ بِالْمَزْدَلِيفَةِ ، فَكَانَ
ابْنُ الزُّبَيْرِ يَجْزُ اللَّحْمَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ : سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهِيرِ .

حجاز کے ایک شیخ نے کہا: میں مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عبداللہ
بن جعفر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ
کر حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو دے رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ
فرماتے تھے کہ بہترین گوشت پشت (یعنی کمر) کا ہوتا ہے۔

[الاسناد]

ہاشم بن القاسم : ابوالنضر الخرسانی الحافظ الامام، ایک جماعت نے اُن سے روایت لی
تقد صاحب فضیلت تھے۔ المل بغداد آپ پر فخر کرتے تھے۔ سنہ ۲۰۰ ہجری میں وفات پائی۔

المسعودی: عبدالرحمن بن عبداللہ بن عقبہ بن عبداللہ بن مسعود الہمدلی۔ اُن کے اختلاط
کی وجہ سے لوگوں نے اُن میں اختلاف کیا ہے۔ فی نفسہ وہ سچے ہیں۔ اختلاط سے پہلے آپ سے جو
احادیث سنی گئی ہیں وہ صحیح ہیں۔

امام احمد نے فرمایا: ابوالنضر کا اُن سے سماع، اختلاط کے بعد کا ہے۔ (المیزان ۵۷۴)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[40] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا عَفَانٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ كَانَ
يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ وَرَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ .

رسول اللہ ﷺ کے غلام ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جعفر ﷺ
اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ نبی کریم ﷺ دائیں ہاتھ میں
انگوٹھی پہنتے تھے۔

[الاسناد]

عفان : حدیث نمبر (۲۹) میں گزر گئے۔

باقی الاسناد : حدیث نمبر (۳۰) میں گزری۔ اور اسناد میں غلطی ہے جس پر اشج احمد شاکر
نے اپنی تعلق میں تنبیہ کی، کہا: أن کا قول حماد بن سلمة عن ابی رافع، خطا ہے اور درست عن ابی
رافع ہے جیسا کہ نص (۱۷۴۶) میں ہے۔ یعنی حدیث نمبر (۳۰) میں۔ پس خطانا بخین سے ہے۔ حماد
اس درجے تک نہیں پہنچے کہ وہ ابو رافع کا زمانہ پائیں وہ تو تابعین سے روایت کرتے ہیں۔
اور یہ حدیث المسند نمبر (۱۷۵۵) میں ہے۔

گزشتہ صفحہ کا حاشیہ..... [التخریج]

یہ حدیث پہلے نمبر (۳۳) میں گزر چکی ہے۔ اس حدیث نمبر (۳۳) میں نصر بن ابی راوی
ہے اور وہ بہت ضعیف اور فضول ہے۔ اس میں حجازی آدمی نہیں ہے۔ شاید اُس نے اس میں وہم اور خطا کی
ہے۔ اسے (یعنی نصر بن ابی کو) اُس کے شدید ضعف کی وجہ سے اس حدیث نمبر (۳۹) کا شاہد بنانا صحیح
نہیں ہے۔ حدیث نمبر (۲۷) میں یہ مہجول شخص (شیخ فہمی) ہے، وہاں ہم نے اس کا ضعف ذکر کیا ہے۔

اور یہاں یہ زیادتی ہے کہ اس حدیث کو حمیدی نے اپنی مسند (نمبر ۵۳۹) میں لانا سفیان عن
مسعر ابن کلام کے طریق سے روایت کیا۔ جیسا کہ حدیث نمبر ۲۷ میں ہے۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[41] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَكِيمٍ ، [عَنِ الْقَاسِمِ] (١) ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

مَا يَنْبُئُنِي لِنَبِيِّ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ : وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ مِثْلَهُ .

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اس طرح کہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔ ابو عبدالرحمن نے کہا: ہم سے ہارون بن معروف نے اس کی مثل حدیث روایت کی

[الاسناد]

احمد بن عبد الملک : ابن واقد الاسدی، ابو یحییٰ الحرانی۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا: ثقہ تھے۔

ابو الحسن المہمونی نے کہا: میں نے امام احمد سے اُن کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ہمارے نزدیک کچھ تھے، اور میں نے انہیں ٹھکاند پایا ہے، میں اُن میں کوئی نقص نہیں دیکھتا، میں نے انہیں حافظ الحدیث دیکھا ہے اور میں انہیں بہتر ہی سمجھتا ہوں۔ وہ صاحب سنت ہیں۔ مہمونی نے بیان کیا کہ میں نے امام صاحب سے عرض کیا: اہل حران اُن کی تعریف کرتا برا سمجھتے ہیں۔ فرمایا: اہل حران کم ہی کسی سے خوش ہوتے ہیں۔ وہ اپنی جائیداد اور پیشے کے سبب سلطان کے پاس آتے تھے۔ فرمایا: میں نے اُن کا معاملہ ابو عبداللہ کے پاس اچھا دیکھا وہ اُن کے متعلق اچھا کلام کرتے تھے۔ (تہذیب الکمال)

اور حاشیہ میں ہے: ابن حبان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابن خلفون نے کہا: مشہور ثقہ ہیں اہ۔ اور امام بخاری کے شیخ ہیں۔ انہوں نے احمد بن عبد الملک سے اپنی صحیح میں روایت لی ہے۔ (تہذیب الکمال ۱/۳۹۲، ۳۹۳، والمجاہدیت)

محمد بن سلمة : ابن عبد اللہ الباقلی، ابو عبد اللہ، الحرانی۔

ابن سعد نے کہا: ثقہ، فاضل عالم تھے۔ سن ۳۹۱ ہجری میں وفات پائی۔ وہ امام احمد کے بھی شیخ ہیں اگرچہ یہاں وہ ایک واسطہ سے اُن سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن اسحاق : مشہور امام، صاحب المغازی والسیر۔

حدیث نمبر (۲۳) میں اُن کے حالات گزرے۔

اسماعیل بن حکیم : یہ خطا ہے۔ اور درست اسماعیل بن ابی حکیم ہے۔ اور وہ آل زبیر کے غلام ہیں۔ انہوں نے حضرت سعید بن المسیب، عمرو بن زبیر، عطاء بن یسار اور قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ؓ سے روایت لی ہے۔

القاسم : ابن محمد بن ابی بکر الصدیق ؓ، تابعی، حجت، امام، فقہاء سبعہ میں سے ایک، اہل مدینہ کے مشاہیر علما سے ایک تھے۔ ابن سعد نے کہا: آپ ثقہ، عالم فقیہ امام تھے۔

[التخریج]

اسے ابو داؤد نے (۵۲۱/۲) میں عبد العزیز بن یحییٰ الحرانی، عن محمد بن سلمة کے طریق سے روایت کیا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس، ابن مسعود اور حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث سے صحیح اسانید سے وارد ہے۔

(۱) حدیث ابن عباس: اسے بخاری نے (۷۱/۶) التفسیر، باب: یونس و لوطا و

کلا فضلنا علی العالمین میں روایت کیا۔

اسے بخاری نے (۱۸۶/۳) بدء الخلق، باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿وَهَلْ آتَاكَ

حَدِيثٌ مُؤْتَسِيءٌ﴾ میں اور مسلم نے (۱۰۳/۷) الفضائل، باب فی ذکر یونس ؑ میں روایت کیا

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

احمد نے المستد (نمبر ۲۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۲۵۲) میں اور ابوداؤد نے (۵۲۰/۳) السنۃ ، باب التخییر بین الانبیاء۔ سب نے شعبۂ عن قتادة ، سمعت ابا العالیۃ یقول حدثنی ابن عباس کے طریق سے روایت کیا، ہوائے احمد کی روایت کے (۳۲۵۲) میں انہوں نے معمر عن قتادة کے طریق سے روایت کیا۔ احمد نے (۲۲۹۴) میں روایت کیا۔ اور اس کی اسناد میں علی بن زید بن جدعان ضعیف الحدیث ہے، اس کی کچھ مکرر روایات ہیں۔

(۲) حدیث ابن مسعود: اسے امام بخاری نے (۶۲/۶) التفسیر ، باب قوله : ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ﴾ میں روایت کیا۔ اور اسے امام صاحب نے ہی (۱۵۵/۶) التفسیر ، سورة الصافات ، باب قوله : ﴿وَإِنْ يُؤْنَسَ لِمَنِ الْمُؤْمِلِينَ﴾ میں روایت کیا۔ احمد نے المستد (نمبر ۳۷۰۳) میں اعمش ، عن ابی وائل ، عن ابن مسعود ﴿مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ﴾ کی حدیث سے روایت کیا۔

(۳) حدیث ابو ہریرۃ: اسے امام بخاری نے (۱۵۵/۶) التفسیر ، باب ﴿وَإِنْ يُؤْنَسَ لِمَنِ الْمُؤْمِلِينَ﴾ میں روایت کیا۔ اسے محمد بن فلیح ثنی ابی (اور وہ فتح ابن سلیمان ہیں) ، عن ہلال بن علی ، عن عطاء ، عن ابی ہریرۃ کے طریق سے روایت کیا۔

بخاری میں اُن سے اور بھی طرق ہیں اُن میں سے بعض ان الفاظ سے گزرے ہیں:
مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُؤْنَسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ -

جس نے کہا میں یونس بن متی سے بہتر ہوں بیشک اُس نے جھوٹ بولا۔
اور اس کی اسناد میں ضعیف ہے۔

محمد اور اُن کے باپ: ان دونوں کے متعلق بعض علما نے کلام کیا ہے۔ باپ، اپنے بیٹے سے زیادہ ضعیف ہے۔

عبداللہ بن احمد کا قول: وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ مِثْلَهُ۔ یعنی انہوں نے اسے محمد بن سلمہ سے روایت کیا۔ اور یہ المستد پر احمد کے زوائد سے ہے۔ بس حدیث، المستد و الزوائد کی روایت سے ہوگی۔

[42] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ، قَالَ

حَدَّثَنَا أَبِي ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيهِ
عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

أَمِرْتُ أَنْ أُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِنَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ .

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو جنت میں لکڑی کے بنے ہوئے

ایک ایسے گھر (محل) کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور و غل ہوگا اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ۔

مَنْزِلٌ مِنْ قَصَبٍ لَا نَصَبَ لَا صَخَبَ

ایسے ٹکڑے کی زینت پہ لاکھوں سلام

[الاسناد]

يعقوب و ابوہ : اُن کے حالات زندگی حدیث نمبر (۲۳) میں گزر گئے۔

محمد بن اسحاق : اُن کے حالات زندگی، حدیث نمبر (۲۳)، (۴۱) میں گزر گئے۔

هشام بن عروہ : ثقہ ہیں۔ ایک جماعت نے اُن سے روایت حاصل کی۔

ابن حجر نے فرمایا: تمام ائمہ نے اُن سے استدلال کیا ہے۔

ذہبی نے کہا: حجت امام ہیں، لیکن بڑھاپے میں اُن کے حفظ میں کمی آگئی تھی۔ اور ہمیشہ غلط

نہیں ہوئے۔ (ہدی الساری ص ۳۳۸، المیزان ۳۰/۱۱۴)

علماء سے جس نے اُن کے بارے کلام کیا ہے وہ حجت نہیں، اُنہوں نے اتنا زیادہ روایت کیا ہے

کہ اُن کی خطائیں بہت تھوڑی ہیں۔ اور ہشام کی یہ روایات اس بات پر گواہ ہیں کہ وہ ثقہ اور بہت بڑے

حجت تھے۔ ابوہ : وہ عروہ بن زبیر، ثقہ بزرگ ہیں اور عبداللہ بن زبیر کے بھائی ہیں۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[التصريح]

اسے حاکم نے (۱۸۳/۱۸۵) پر، ضیاء نے الخارہ (۱۲۸/۱) پر روایت کیا۔ جیسا کہ الصحیحہ میں ہے۔ حاکم نے کہا: مسلم کی شرط پر صحیح ہے، ذہبی نے اُن کی موافقت کی۔
یثیٰبی نے اس حدیث کی نسبت صحیح الثرؤاند (۲۲۳/۹) میں ابو یعلیٰ اور طبرانی کی طرف کی اور کہا: احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے ابن اسحاق کے اور انہوں نے سماع کی صراحت کی ہے۔
حدیث کے اور بھی طرق ہیں:

یہ حدیث حضرت عائشہ، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن اوفیؓ سے مروی ہے۔

(۱) حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا: الالبانی نے السلسلۃ میں اس کی تخریج کی ہے اور اس کی نسبت امام احمد (۲۷۹/۶) کی طرف کی۔ حاکم کے نزدیک (۱۸۵/۳)، اور ایسے ہی خطیب نے اپنی تاریخ (۲۳۳/۱۱۲) میں تھوڑے اختلاف کے ساتھ روایت کی۔ پھر اس کی نسبت احمد (۲۰۲، ۵۸۱/۶) کی طرف اور بخاری، مسلم ترمذی اور حاکم (۱۸۶/۳) کی طرف نسبت کی۔

(۲) حدیث ابو ہریرہؓ: اسے امام بخاری نے روایت کیا، ط۔ الشعب (۳۸/۵) فضائل الصحابة، باب تزویج النبی ﷺ خدیجہ و فضلہا، (۱۷۶/۹) کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ: ﴿..... يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ط.....﴾ [الفتح ۴۸: ۱۰] وہ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔

مسلم (۱۳۳/۷) الفضائل، باب فضائل خدیجہ، احمد (نمبر ۲/۷۱۵۶)۔

اور الالبانی نے الصحیحہ میں اس کی نسبت حاکم (۱۸۵/۳) کی طرف کی جیسا کہ المسند پر ان کی تعلق میں ہے۔ حاکم نے شیخین پر استدراک کیا تو وہ ہم کیا جیسا کہ اسے شیخ شاکر اور شیخ الالبانی نے ذکر کیا۔ اور حدیث ابو ہریرہ کو محمد بن فضیل نے عن عمارة، عن امی زرعۃ قال: سمعت ابا ہریرۃ کی سند سے روایت کیا۔ اور اسے یہاں سے زیادہ طویل اور مکمل ذکر کیا۔

اسے امام بغوی نے شرح السنۃ (۳۹۵۳/۱۱۵۵/۱۱۲) میں طریق بخاری سے روایت کیا۔

(۳) حدیث عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ: اسے بخاری نے (۲۸۱۵) سابق مقام پر روایت کیا۔

مسلم نے بھی (۱۳۳۱/۷) پر سابق مقام پر روایت کیا۔ شیخ الالبانی اور شیخ شاکر نے اس کی

نسبت المسند احمد (۳۸۱، ۳۵۶، ۳۵۵/۳) کی طرف کی۔ ۱۷

اس حدیث کو حمیدی نے اپنی مسند میں (نمبر ۷۴۰) پر روایت کیا۔ محدثین کے نزدیک اس

حدیث کے اسماعیل بن ابی خالد، عن ابن ابی اوفی سے اور بھی طرق ہیں۔

اس کے لفظ ہیں: قُلْتُ: أَسْكَانَ رَسُولُ اللَّهِ بِشْرَ خَدِيجَةَ بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟

قَالَ: نَعَمْ بِشْرَهَا بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ -

میں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں گھر کی خوشخبری

دی تھی؟ فرمایا: ہاں آپ نے انہیں جنت میں لکڑی کے گھر کی خوشخبری دی تھی۔

اور یہ مسلم کے الفاظ ہیں۔

غریب الحدیث :

بغوی نے فرمایا: بیت سے مراد محل ہے۔

کہا جاتا ہے: هَذَا بَيْتُ فُلَانٍ أَيْ قَصْرُهُ: یہ فلاں کا گھر یعنی فلاں کا محل ہے۔ الخ

الْقَصَبُ: نام بغوی نے فرمایا: اہل علم و لغت نے کہا ہے: اس حدیث میں قصب، کھوکھلا وسیع

موتی ہے، جیسے بلند محل۔

الضَّعْبُ وَالنُّصْبُ: نیز فرمایا: الضَّعْبُ: آوازوں کا اختلاط اور ملنا ہے،

اور النُّصْبُ کا معنی تَعَب اور تھکاؤٹ ہے۔

الشرح :

حدیث میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لیے عظیم منقبت اور وسیع فضل کا ذکر ہے۔ بیشک

آپ اس کی اہل اور مستحق تھیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑی رہیں، آپ کی تائید کی اور رسالت

کے پیغام میں آپ کو قوت پہنچائی رہیں۔ وَجَمَّهَا اللَّهُ وَرَضِيَ عَنْهَا۔

Click For More Books

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

[43] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا مُسَعَّرٌ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ فَهْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ :
أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ ، فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُلْقَوْنَهُ اللَّحْمَ ، فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ :

إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ .

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا۔ لوگ آپ کے سامنے گوشت لا کر پیش کر رہے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک بہترین گوشت پشت (کمر) کا ہوتا ہے۔

[الاسناد]

وکیع : ان کے حالات حدیث نمبر (۱) میں گزرے۔

باقی الاسناد : باقی اسناد حدیث نمبر (۲۷) میں گزری ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[44] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ (۱) بْنُ خَالِدِ ابْنِ سَارَةَ ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ : لَوْ رَأَيْتَنِي وَ قُتَيْمٌ وَ عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ نَحْنُ صَبِيَّانَ نَلْعَبُ ،
إِذْ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ دَابَّةً ، فَقَالَ : ارْقَعُوا هَذَا إِلَيَّ .

قَالَ فَحَمَلَنِي أُمَامَةٌ وَ قَالَ لِقُتَيْمٍ : ارْقَعُوا هَذَا إِلَيَّ .

فَجَعَلَهُ وَرَاءَهُ ، وَ كَانَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَحَبَّ إِلَيَّ عَبَّاسٍ مِنْ قُتَيْمٍ ، فَمَا
اسْتَحْيَيْ مِنْ عَمِيهِ أَنْ حَمَلَ قُتَيْمًا وَ تَرَكَهُ ،

قَالَ : ثُمَّ مَسَحَ عَلَيَّ رَأْسِي ثَلَاثًا ، وَ قَالَ كَلَّمَا مَسَحَ :

اللَّهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي وَ لَدِيهِ .

قَالَ : قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ : مَا فَعَلَ قُتَيْمٌ ؟ قَالَ : اسْتَشْهِدَهُ .

قَالَ : قُلْتُ : وَاللَّهِ أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ وَ رَسُولُهُ بِالْخَيْرِ ، قَالَ : أَجَلٌ .

جعفر بن خالد ابن سارہ کہتے ہیں کہ انہیں اُن کے باپ نے خبر دی کہ حضرت
عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں: کاش تم نے مجھے اور حضرت عباس ؓ کے دو بیٹوں تم اور
عبید اللہ کو دیکھا ہوتا جب کہ ہم کھیل رہے تھے، کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر وہاں سے گزرے
آپ ﷺ نے فرمایا: اس بچے کو میری طرف اٹھاؤ۔

حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں: پس مجھے اپنے سامنے بٹھالیا،

اور (پھر) تم کو اٹھانے کے لیے فرمایا: اس بچے کو اٹھا کر مجھے پکڑاؤ۔

پس آپ ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اور عبید اللہ، حضرت عباس ؓ کو تم سے

(۱) اصل میں ہے: ابو جعفر خالد اور یہ غلط ہے۔

زیادہ پیارے اور محبوب تھے۔ لیکن نبی کریم ﷺ نے اپنے چچا سے اس معاملے میں کسی قسم کی عار محسوس نہ فرمائی (کہ وہ کیا محسوس کریں گے) کہ تم کو اپنے ساتھ بٹھا لیا اور عبید اللہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں: پھر تین مرتبہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور صلح کے وقت فرمایا: **اَللّٰهُمَّ اِخْلُفْ جَعْفَرَ اِفْوًى وَ لَدِيْهِ**.

اے اللہ! جعفر کا اس کی اولاد میں نعم البدل عطا فرما۔
راوی نے کہا: میں نے عبداللہ بن جعفر سے پوچھا: تم کا کیا بنا؟
حضرت عبداللہ بن جعفر نے ﷺ فرمایا: وہ شہید ہو گئے۔
میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول بھلائی اور خیر کو بہتر جانتے ہیں۔
حضرت عبداللہ بن جعفر نے فرمایا: ہاں ایسا ہی ہے۔

[الاسناد]

روح و ابن جویح : دونوں کا ذکر حدیث نمبر (۳۱) میں گزرا۔
جعفر، و ابوہ خالد : حدیث نمبر (۳۵) میں گزر گئے۔

[التخریج]

اسے نسائی نے عمل الیوم واللیلۃ نمبر (۱۰۶۶) میں محمد بن ایشی سے، اور نمبر (۱۰۷۳) میں ابو داؤد الحرائی سے روایت کیا۔ دونوں نے ابو عاصم انہیل سے اور انہوں نے ابن جریج سے روایت کی۔
شیخ احمد شاکر نے کہا: اسے بخاری نے الکبیر (۱۹۴/۱۱۳) میں اور حاکم نے (۵۶۷/۱۳) میں ابن جریج کی حدیث سے روایت کیا۔ حاکم نے اس کی تصحیح کی اور ذہبی نے اُن کی موافقت کی۔
بخاری نے (مجمع الزوائد ۶/۲۸۹) میں کہا: اسے احمد نے روایت کیا اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔
اور یہ حدیث حسن ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے نمبر (۳۵) کی سند میں ذکر کیا۔
اور حدیث المسند (۱۷۶۰- شاکر) میں ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[45] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ حَدَّثَنَا رُوْحٌ قَالَ : قَالَ

ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَافِعٍ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَقْبَةَ

بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ :

مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ .

سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس شخص کو نماز میں شک ہو جائے تو اُسے بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لینے

چاہیے۔

[الاسناد]

حدیث نمبر (۲۵)، پہلے نمبر (۳۱) میں گزر چکی ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[46] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ .

أَنَّ زَوْجَ ابْنَتِهِ مِنَ الْحِجَاجِ بْنِ يُوسُفَ، فَقَالَ لَهَا: إِذَا دَخَلَ بِكَ

فَقُولِي :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ

هَذَا ، قَالَ حَمَّادٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ : فَلَمْ يَصِلْ إِلَيْهَا .

ابورافع حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا

نکاح، حجاج بن یوسف سے کر دیا اور میری بیٹی سے فرمایا کہ جب وہ تمہارے پاس آئے تو یہ

کلمات کہہ لینا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ بردبار اور کرم فرمانے والا ہے، اللہ ہر عیب

سے پاک ہے، عظیم عرش کا رب ہے اور سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔

اور فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ کو جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی لاحق ہوتی تو آپ یہی

کلمات کہتے تھے۔

حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرا گمان اور خیال ہے کہ راوی ابن ابی رافع نے یہ بھی کہا کہ حجاج اُن تک نہیں پہنچ سکا۔

یہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی آخری حدیث ہے اور یہ اس جزء کا آخر ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِ النَّبِيِّ وَ
آلِهِ وَ صَحْبِهِ أَجْمَعِينَ .

[الاسناد]

عبدالصمد: وہ ابن عبدالوارث ہیں۔ ایک جماعت نے اُن سے روایت لی۔ ثقہ صاحب

فضیلت ہیں۔

حماد بن سلمة : ثقہ صاحب فضیلت ہیں۔ احمد اور ابن معین نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

ابن ابی رافع : اُن کے متعلق ابن معین کا قول حدیث نمبر (۳۰) میں گزر چکا ہے کہ وہ

صالح الحدیث ہیں۔

عبداللہ بن جعفر : آپ ابن جعفر بن ابی طالب ذوالجناحین ہیں۔

[التخریج]

ابن جعفر رضی اللہ عنہ نے یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اس جگہ کے علاوہ اسے حضرت علی

بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ اور آپ مرسل صحابی ہیں۔ اور

واسطہ علی رضی اللہ عنہ، یہ حدیث میں مؤثر نہیں ہوتا۔

حدیث کو امام احمد نے (۷۰۱) میں اسامہ بن زید ، عن محمد بن کعب القرظی ،

عن عبداللہ بن شداد ، عن عبداللہ بن جعفر ، عن علی رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کیا۔

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ إِذَا نَزَلَ بِي تَحَوَّبْتُ أَنْ أَقُولَ الحدیث۔ اور نمبر (۷۲۶) ،

ابن حبان نے اپنی صحیح (۲۳۷۱-۲۳۷۲) میں ، ابن اسنی نے عمل الیوم واللیلۃ (۳۴۳) میں

محمد ابن عجلان ، عن محمد بن کعب کے طریق سے روایت کیا۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اسے احمد نے (۷۱۲) میں ابی اسحاق ، عن عمرو بن مرة ، عن عبد اللہ بن سلمة
عن علیؑ کے طریق سے روایت کیا۔ (۱۳۶۳) میں اسرائیل ، عن ابی اسحاق ، عن
عبدالرحمن بن ابی لیلی ، عن علی کے طریق سے روایت کیا۔ اور دونوں سندوں میں ہے:
أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ الحدیث۔

کیا میں تمہیں چند کلمات نہ سکھاؤں جب تو انہیں کہے گا اللہ تعالیٰ تجھے بخش دے گا۔
اور اس میں دعاء الکریم نہیں ہے یا یہ کہ آپ کرب و تکلیف میں ان کلمات کے ساتھ دعا کیا
کرتے تھے۔ شیخ شا کرنے اس حدیث کی نسبت المسجد رک للمحکم (۱۳۳/۱۳) کی طرف کی ہے۔
اور حدیث مشہورہ دعوات الکریم میں وہ ہے جسے ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد
صحیح ہے۔ اسے امام بخاری نے اپنی صحیح اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ دونوں اس کی تخریج پر متفق ہیں
حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ مصیبت پر یثانی کے وقت یہ دعا
کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ .
اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ، وہ عظمت والا بردبار ہے ، اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ،
وہ بردبار کریم فرمانے والا ہے ، اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ، وہ عظیم عرش کا رب ہے ، اللہ کے علاوہ کوئی
معبود حقیقی نہیں ، وہ آسمانوں کا رب ہے ، زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

بخاری (۹۳/۱۸) ، مسلم (۸۵/۱۸) ، اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد (۷۰۰) ،
(۷۰۲) میں ، ترمذی نے (نمبر ۳۳۳۵) میں بغوی نے شرح السنہ (نمبر ۱۳۳۱) میں روایت کیا اور فرمایا:
اس حدیث کی صحت ، متفق علیہ ہے۔

اسے الطیلسی نے اپنی مسند (۲۵۵/۱) میں ، اور اسی طریق سے بغوی نے روایت کیا (۱۳۳۲)
اشیخ شعیب نے کہا: اس کی اسناد صحیح ہے۔

فهرس اطراف الحديث

| رقم الحديث | طرف الحديث |
|-------------|---------------------------------------|
| ١٦ | آذالى ربحها |
| ٢٥ | أتذكر اذ تلقينا رسول الله ﷺ انا و انت |
| ٢٩ | اردفنى رسول الله ﷺ ذات يوم خلفه |
| ٣٣ | ارفعوا هذا الى |
| ٣٥ | اصنعوا لآل جعفر طعاما |
| ٣٣،٣٩،٢٨،٢٤ | اطيب اللحم لحم الظهر |
| ١٣ | القها فانا لا تحل لنا الصدقة |
| ١ | اللهم اهدنى فيمن هديت |
| ٩ | ألم تر ان النبى ﷺ مرت به جنازة |
| ٣٢ | أمرت ان ابشر خديجة |
| ٣٣ | إن اطيب الشاة لحم الظهر |
| ١٥ | إن من حسن اسلام المرء |
| ١٠،٨ | إنا آل محمد لا تحل لنا الصدقة |
| ١٩ | البخيل من ذكرت عنده لم يصل على |
| ١٢ | رأيا جنازة فقام احدهما وقعد الآخر |
| ٢٣ | رأيت النبى ﷺ يأكل القناء |

| | |
|-------------|---|
| ٢ | علمه أن يقول في الوتر |
| ١٨ | علمنى جدى النبى ﷺ كلمات أقولهن فى الوتر |
| ٢١ | قولوا بارك الله فيك |
| ٢٢ | قولوا بارك الله لكم |
| ٢٦ | كان اذا قدم من سفر تلقاه الصبيان |
| ٣٠،٣٠ | كان يتحنن فى يمينه |
| ٣٦ | لا اله الا الله الحليم الكريم |
| ٣٢ | لا تبكوا على اخى بعد اليوم |
| ٣،٢ | لقد فارقتكم رجل بالامس |
| ١٣ | للسائل حق ولو جاء على فرس |
| ٢٣ | لما نزل ارض الحيشة جاورنا خير جار النجاشى |
| ٤،٦ | ما تذكر من رسول الله ؟ |
| ١٤ | ما من مسلم ولا مسلمة يصاب |
| ٢١ | ما ينهى لنبى ﷺ ان يقول |
| ٥ | مرت بهم جنازة فقام القوم |
| ١١ | مرت بهما جنازة فقام احدهما و جلس الآخر |
| ٣٨ | من رب هذا الجمل ؟ |
| ٢٠ | من حسن اسلام المرء |
| ٣٥،٣٤،٣٦،٣١ | من شك فى صلاته فليسجد |
| ٣٢ | يهديكم الله و يصلح بالكم |

فهرس الاعلام المترجم لهم

| رقم الحديث | طرف الحديث |
|------------|----------------------------------|
| ٢٣ | ابراهيم بن سعد الزهرى |
| ٢٣ | ابراهيم بن عبدالرحمن القرشى |
| ٣١ | احمد بن عبدالملك الاسدى |
| ٢ | ابو اسحاق عمرو بن عبدالله السبعى |
| ٣٢ | اسحاق بن عيسى الطباع |
| ٣ | اسرائيل بن يونس السبعى |
| ٢٥، ٢٢ | اسماعيل بن ابراهيم بن غلبة |
| ٣١ | اسماعيل بن حكيم |
| ٢١ | اسماعيل بن عياش |
| ١١ | ايوب بن كيسان السختيانى |
| ١ | بريد بن ابى مريم السلولى |
| ٢٩ | بهبز بن اسد البصرى |
| ١٣ | ثابت بن عمارة الحنفى البصرى |
| ٣٣ | جرير بن حازم |
| ٣٥ | جعفر بن خالد بن سارة القرشى |

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

| | |
|------|----------------------------------|
| ٢٥ | حبيب بن الشهيد |
| ٣٣ | الحجاج بن ارطاة |
| ١٥ | الحجاج بن دينار الواسطي |
| ٣٦ | حجاج بن محمد المصيبي |
| ٢٨ | الحسن بن سعد القرشي |
| ٢٢ | الحسن بن يسار البصري |
| ٢١ | الحكم بن نافع الحمصي |
| ٣٥ | حماد بن سلمة |
| ١٣٠١ | ابو الحوراء ربيعة بن شيان السعدي |
| ٣٥ | خالد بن سارة القرشي |
| ٣١ | روح بن عباد |
| ٢١ | سالم بن عبدالله |
| ١٣٠٣ | سفيان الثوري |
| ٣٥ | سفيان بن عيينة |
| ١٩ | سليمان بن بلال التيمي |
| ١٨٠٢ | شريك بن عبدالله النخعي |
| ٦ | شعبة بن الحجاج بن الورد |
| ٢٦ | عاصم بن سليمان الاحول |
| ١٤ | عباد بن عباد المهلبى |
| ٣٦ | عبد الله بن جعفر |
| ١٩ | عبد الله بن علي بن الحسين |

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

| | |
|--------------|---------------------------------------|
| ٢٠ | عبد الله بن عمر بن حفص بن عاصم العمري |
| ٣٢ | عبد الله بن لهيعة |
| ٣٤ | عبد الله بن مبارك |
| ٢١ | عبد الله بن محمد بن عقيل |
| ٣١ | عبد الله بن مسافع |
| ٢٥ | عبد الله بن ابي مليكة |
| ١٥ | عبد الله بن نمير |
| ٣٠ | عبدالرحمن بن ابي رافع |
| ١٩ | عبدالرحمن بن عبد الله بن عبيد |
| ٣٩ | عبدالرحمن بن عبد الله بن مسعود الهذلي |
| ١٣ | عبدالرحمن بن مهدي |
| ١٦، ١١، ٤، ٣ | عبدالرزاق بن همام |
| ٣٦ | عبدالصمد بن عبدالوارث |
| ٣١ | عبدالملك بن عبدالعزيز بن جريج |
| ١٩ | عبدالملك بن عمرو البصري |
| ١٢ | عبدالوهاب بن عبدالمجيد الثقفي |
| ٣٢ | عروة بن الزبير |
| ٥ | عفان بن مسلم الانصاري |
| ٢٩ | عفان بن مسلم الصفاري |
| ٣١ | عقبة بن محمد بن الحارث |
| ٨ | العلاء بن صالح التيمي |

| | |
|--------|----------------------------------|
| ۳۷ | علی بن اسحاق السلمی الترمذی |
| ۱۹ | علی بن الحسنین (زین العابدین) |
| ۱۹ | عمارة بن غزوة الانصارى |
| ۳ | عمرو بن حُبشى الزبیدی |
| ۳۳ | قتادة بن دعامة السدوسی |
| ۲۳ | محمد بن اسحاق |
| ۷ | محمد بن بكر البرسانی |
| ۱۰ | محمد بن جعفر |
| ۲۶ | محمد بن خازم الضریر |
| ۹ | محمد بن سیرین |
| ۲۷ | محمد بن عبدالرحمن (شیخ من فهم) |
| ۸ | محمد بن عبد الله بن الزبیر |
| ۳۲ | محمد بن عبد الرحمن بن نوفل |
| ۵ | محمد بن علی بن الحسنین |
| ۲۳، ۲۰ | محمد بن مسلم بن عبید الله الزهری |
| ۲۷ | مسعر بن کدام |
| ۳۱ | مصعب بن شبیة |
| ۱۳ | مصعب بن محمد بن عبدالرحمن المکی |
| ۲۶ | مورق العجلی |
| ۲۰ | موسى بن داود الضبی الكوفی |
| ۳۰ | المنهال |

| | |
|------------------|--------------------------|
| ۳۳ | نصر بن باب |
| ۳۹ | هشام بن قاسم الخراساني |
| ۲ | هبيرة بن يريم الشيباني |
| ۳۹ | هاشم بن القاسم الخراساني |
| ۴۲ | هشام بن عروة |
| ۲۳ | هند بنت ابي امية القرشية |
| ۳۳، ۱۳، ۱۳، ۲، ۱ | وكيع بن الجراح |
| ۳۴ | وهب بن جرير |
| ۳۲ | يحيى بن اسحاق البجلي |
| ۶ | يحيى بن سعيد بن فروخ |
| ۲۷ | يحيى بن سعيد القطان |
| ۹ | يزيد بن ابراهيم التستري |
| ۲۸، ۱۷ | يزيد بن هارون السلمى |
| ۲۳ | يعقوب بن ابراهيم الزهرى |
| ۱۵ | يعلى بن عبيد الطنافسى |
| ۱ | يونس بن ابي اسحاق |
| ۲۲ | يونس بن عبيد |

المراجع

- [1] ارواء الغليل في تخريج احاديث منار السبيل ، محمد ناصر الدين الالباني ، المكتب الاسلامي ، بيروت
- [2] الاعلام (قاموس تراجم) خير الدين الزركلي ، دار العلم للملايين ، بيروت
- [3] البداية والنهاية ، الحافظ ابن كثير الدمشقي ، مطبعة السعادة بالقاهرة
- [4] تاريخ بغداد ، للخطيب بغدادي ، مكتبة الخانجي بالقاهرة
- [5] تاريخ الطبري للامام ابي جعفر محمد بن جرير الطبري ، دار المعارف بالقاهرة ، كذلك طبعة بيروت
- [6] تحفة الاحوذى شرح سنن الترمذى - للمبار كفورى ، المكتبة السلفية بالمدينة المنورة ، و كذلك طبعة الهند
- [7] تخريج احاديث مختصر المنهاج فى اصول الفقه ، للحافظ العراقي ، تحقيق صبحى البدرى السامرائي ، الناشر مكتبة السنة بالقاهرة
- [8] تذكرة الحفاظ - للذهبي ، دار احياء التراث العربى ، بيروت
- [9] تقريب التهذيب - للحافظ ابن حجر العسقلاني ، دار الفكر العربى ، القاهرة و كذلك طبعة دار الرشيد ، سوريا ، تحقيق محمد عوامة
- [10] تهذيب التهذيب ، للحافظ ابن حجر ، دار الفكر العربى ، القاهرة
- [11] تهذيب الكمال - للامام المزى ، النسخة المخطوطة ، نشر دار المأمون للتراث بدمشق ، والنسخة التى حققها الاستاذ بشار عواد معروف ، مؤسسة

الرسالة ، بيروت

[12] الجرح والتعديل - لابن ابى حاتم الرازى ، دار احياء التراث العربى ،

بيروت

[13] حلية الاولياء و طبقات أصفياء - لابی نعیم الاصبهانی ، مطبعة السعادة

بالقاهرة

[14] خطبة الحاجة - محمد ناصر الدين الالبانى ، المكتب الاسلامى ، بيروت

[15] خلاصة تهذيب الكمال - للخزرجى ، بتقديم عبدالفتاح ابى غدة ، مكتب

المطبوعات الاسلامية بحلب

[16] در السحابة فى مناقب الصحابة والقراية - للشوكانى ، دار الفكر بدمشق

[17] سلسلة الاحاديث الصحيحة - محمد ناصر الدين الالبانى ، المكتب

الاسلامى ، دمشق بيروت

[18] سلسلة الاحاديث الضعيفة - محمد ناصر الدين الالبانى ، المكتب

الاسلامى ، دمشق ، بيروت

[19] سنن الترمذى - تحقيق احمد محمد شاكر و آخرون ، مكتبة المصطفى

الحلبى ، القاهرة

[20] سنن الدارمى - دار الكتب العلمية ، بيروت

[21] سنن ابى داؤد - تحقيق محمد محيى الدين عبدالحميد ، دار احياء التراث

العربى ، بيروت

[22] سنن ابن ماجة - تحقيق محمد فؤاد عبدالباقي ، مكتبة عيسى الحلبي ،

القاهرة

[23] السنن الكبرى ، للبيهقى ، دار المعرفة ، بيروت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- [24] السنة - لابن ابي عاصم ، تحقيق الالباني ، المكتب الاسلامي ، بيروت
- [25] سير اعلام النبلاء - للذهبي ، تحقيق شعيب الارناؤوط ، مؤسسة الرسالة ، بيروت
- [26] شرح السنة - للامام الهوى ، تحقيق شعيب الارناؤوط و زهير الشاويش ، المكتب الاسلامي ، بيروت
- [27] شذرات الذهب - لابن العماد الحنبلي ، دار الآفاق الجديدة ، بيروت ، لبنان
- [28] صحيح البخارى ، دار الشعب مصور عن الطبعة الاستانبولية و مع شرحه فتح البارى
- [29] صحيح مسلم - بتحقيق محمد فؤاد عبدالباقي ، مكتبة عيسى الحلبي ، القاهرة ، و شرح الامام النووي ، المكتبة المصرية بالقاهرة ، و طبعة دار الشعب ، القاهرة
- [30] صحيح الجامع الصغير و زيادته - محمد ناصر الدين الالباني ، المكتب الاسلامي ، بيروت
- [31] ضعيف الجامع الصغير و زيادته - محمد ناصر الدين الالباني ، المكتب الاسلامي ، بيروت
- [32] طبقات الفقهاء - للشيرازي ، تحقيق الدكتور احسان عباس ، دار الرائد العربي ، بيروت
- [33] المعبر في خبر من غير - للسهيبي ، تحقيق الدكتور صلاح الدين المنجد ، الكويت
- [34] فتح البارى شرح صحيح البخارى ، للحافظ ابن حجر العسقلاني ،

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

المطبعة السلفية و مكتبها ، القاهرة

[35] فتح القدير (تفسير الشوكاني) - لمحمد بن علي الشوكاني ، دار المعرفة

بيروت

[36] قيام الليل - محمد بن نصر المروزي ، عالم الكتب ، بيروت ، لبنان

[37] الكامل - للإمام ابن عدي ، دار الفكر ، لبنان

[38] كشف الاستار عن زوائد البزار ، للإمام الهيثمي ، تحقيق حبيب الرحمن

الاعظمي ، مؤسسة الرسالة ، بيروت

[39] كنز العمال - للمتقى الهندي ، مؤسسة الرسالة ، بيروت

[40] مروج الذهب - للمسعودي ، دار الكتب العلمية ، بيروت

[41] مجمع الزوائد و منبع الفوائد - للحافظ الهيثمي ، مكتبة القدسي ،

بالقاهرة

[42] المحلى ، لابن حزم الظاهري ، تحقيق الشيخ احمد شاکر و آخرين بعده

الطبعة المنيرية ، القاهرة

[43] المستدرک للحاکم ، دار المعرفة ، بيروت

[44] المسند للإمام احمد بن حنبل ، الطبعة الاولى في ستة مجلدات ، تصوير

المكتب الاسلامي ، بيروت ، و تحقيق احمد محمد شاکر ، دار المعارف ،

مصر

[45] مسند طيالسي ، دار الكتاب المصري اللبناني ، القاهرة

[46] المعجم الكبير للطبراني - تحقيق حمدي عبدالمجيد السلفي ، العراق

[47] المعجم الصغير للطبراني ، بتصحيح الشيخ عبدالرحمن عثمان ، المكتبة

السلفية بالمدينة المنورة

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

- [48] معجم المؤلفين ، عمر رضا كحاله ، دار احياء التراث العربى ، بيروت
- [49] موارد الظمآن ، للهيثمى ، المكتبة السلفية ، بالقاهرة
- [50] المنتقى لابن الجارود - نشر السيد عبد الله هاشم يماني ، المدينة المنورة
- [51] المنتظم فى تاريخ الامم - لسبط ابن الجوزى ، مؤسسة الحلبي ، القاهرة
- [52] ميزان الاعتدال - للذهبي ، مطبعة عيسى الحلبي ، القاهرة
- [53] النهاية فى غريب الحديث والائر - لابن الاثير ، مطبعة عيسى الحلبي ، القاهرة

خوشخبرى

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ ذیل دو کتابوں کا ترجمہ
جاری ہے عنقریب شائع ہوں گی۔

الثُّغُورُ البَاسِمَةُ فِي مَنَاقِبِ السَّيِّدَةِ فَاطِمَةَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

مُسْنَدُ فَاطِمَةَ الزُّهْرَاءِ وَمَا وَرَدَ فِي فَضْلِهَا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

